

اعمال حسنہ

خُدا کے وارث:
آپ کا روحانی طور
پر لے پا لک ہونا
اور
آسمانی شہریت



اعمالِ حسنہ 2010

یہ رسالہ صرف مسیحی
خادمان دین کیلئے ہے
کراچی

جلد 25، نمبر 17

پاک روح کے دیلے سے روحاںی جلا دینا

انسانی نظرت ہے کہ وہ اپنی بکھر پر تجھی کرتا ہے۔ انسان زیادہ تر تجزیں تجھ پر سے سمجھتا ہے۔ بچپن ہی سے ہم اپنے اور گرو کے باحوال سے اپنے پانچ خواں، خس، چھوٹا، چھٹا، دیکھنا، سوچننا اور سنتا سے سمجھتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کے تجربات کی روشنی میں تجھے اغذ کرتے ہیں کہ زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیے۔ اسی وجہ سے اس معاملہ میں ہر شخص الگ رائے رکھتا ہے۔ مثلاً اگر چاہیکی خاندان کے افراد کو ایک جیسے تجربات ہوتے ہیں تو ہمی خاندان کا ہر فرد ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد ہوتا ہے یا اس کا زندگی کے بارے میں مختلف نظریہ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ہر شخص کا ایک ہی طرح کا تجربہ ہوا ہوتا ہے تو ہمی ہر فرد واقع کو فرق طریقے سے بیان کرتا اور فرق تجہیز کرتا ہے۔ اب یہاں پر ایک اہم نکتہ ہے: اگر ہر کوئی انسانی نقطہ نظر سے باہم کو سمجھنے اور جانے کی کوشش کرے تو باہم کے بارے میں ہر ایک کی رائے مختلف ہو گی۔ جیسا کہ کئی لوگوں کی آنچ کل ہے۔ اتنے خدا نے ہمیں چاہی کو پہچانے کیلئے حق کی روح عطا کی ہے۔

اعمالِ حسنہ منتشریز کا مقصد

یہ نوع تجھ کے بدن کیلئے ایک خدمت کے طور پر درلڈ میپ کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:-

- (1) موجودہ پاک روح کی لہر کے پیغام اور طریقہ کار کو زندہ مثال کے طور پر دنیا میں پہنچانے کیلئے ایک موثر ذریعہ بنانا۔
- (2) دنیا کی موجودہ مشدوں کو اس قبیل تحریر کیلئے ایک موثر کروانا ہے۔
- (3) روس یوکرائن ایشیا افریقا اور لاتین امریکہ کے مقامی پاٹریوں کو اسکی تربیت دیا جو کہ انہیں انجلی کے اچھے پایام برپا دے گی
- (4) مغربی ممالک کے بیجوں کو ان کلیسیا اؤں کی کامیابیوں اور مذکالت کے مقابلہ بناانا تاکہ کلیسیا زیادہ پر جوش دعا میں کر سکے اور ان لوگوں کیلئے اور زیادہ مالی امداد فراہم کر سکیں جو کہ بشارت کے ہر اوقیانوسوں کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

اعمالِ حسنہ منتشریز

ایگلرڈر سرفراز

CELL #

0323-3285838

8/29/7 روڈ کینٹ بازار، کراچی نمبر - 8

E-Mail: alexfranciso5@hotmail.com ; Tel : 021-4686905

پرائیوٹ سرکولیشن
صرف مسیحی خادمان دین کیلئے ہے۔

ناشوپیلشر.....	ایگلرڈر سرفراز.....
ڈائریکٹر و مردیر.....	فریجک و وینڈی بیرس
سرپرست اعلیٰ.....	ایگلرڈر سرفراز
مترجم.....	ایگلرڈر سرفراز
کمپیوٹر پروگرام.....	راجیل غیل
تعداد.....	5 ہزار



درلڈ میپ کی اشاعت

اس شمارے میں

لے پاک ہونا: خدا کے وارث

ازطرف ریورنڈ فرینک آر۔ بیرس

تعارف.....	1
لے پاک ہونے کا دستور.....	3
2-پاک کلام میں لے پاک ہونے کا اصول.....	5
3-لے پاک ہونے کا قیمت.....	11
4-لے پاک ہونے کا اعزاز.....	17
5-ہمارے لے پاک ہونے کا مقصد.....	24
6-نیج.....	28

آسمانی شہریت
باہم کے عالمی نظریے کو بڑھانا

تعارف.....	30
1-خدا کا نقطہ نظر.....	32
2-آسمان میں ہماری شہریت.....	35
3-ہمارا ڈنیا کے بارے میں نقطہ نظر.....	37
4-جب ہمارا نظریہ رکاوٹ بن جاتا ہے.....	40
5-زندگی کا تجربہ بالقابلہ خدا کا کلام.....	45
6-باہم کے نقطہ نظر کی نشوونما.....	51
7-باہم کا تبدیل کروانے والا نظریہ.....	55
8-تبدیل اور نیا بنانے والے اوزار.....	58
9-کچھ اضافی اصول.....	62

لے پا لک:

خُد اک

خاندان

کا ہونا!



ازطرف : ریورنڈ فرینک آر - پیرش

تعارف

لے پا لک ہونے کا تصور دنیا بھر میں پایا جاتا ہے جس کے بارے میں ہم میں سے کئی لوگ جانتے ہیں۔ جب کوئی جوان سال جوڑ اُسکی یتیم یا بے سہارا بچے کو اپنے خاندان کا حصہ بناتا ہے تو وہ پچھلے پا لک کہلاتا ہے۔ اس طرح سے لے پا لک ہونے کا رواج دنیا کے کئی حصوں میں رائج ہے جو کہ ہزاروں سال پرانا ہے۔ باطل مقدس اس کے بارے میں بہت کچھ بھتی ہے۔ تاہم پاک کلام سے لے پا لک ہونے کے بارے میں یتیم بچے کو لے پا لک بنانے سے بڑھ کر بیان کرتا ہے۔

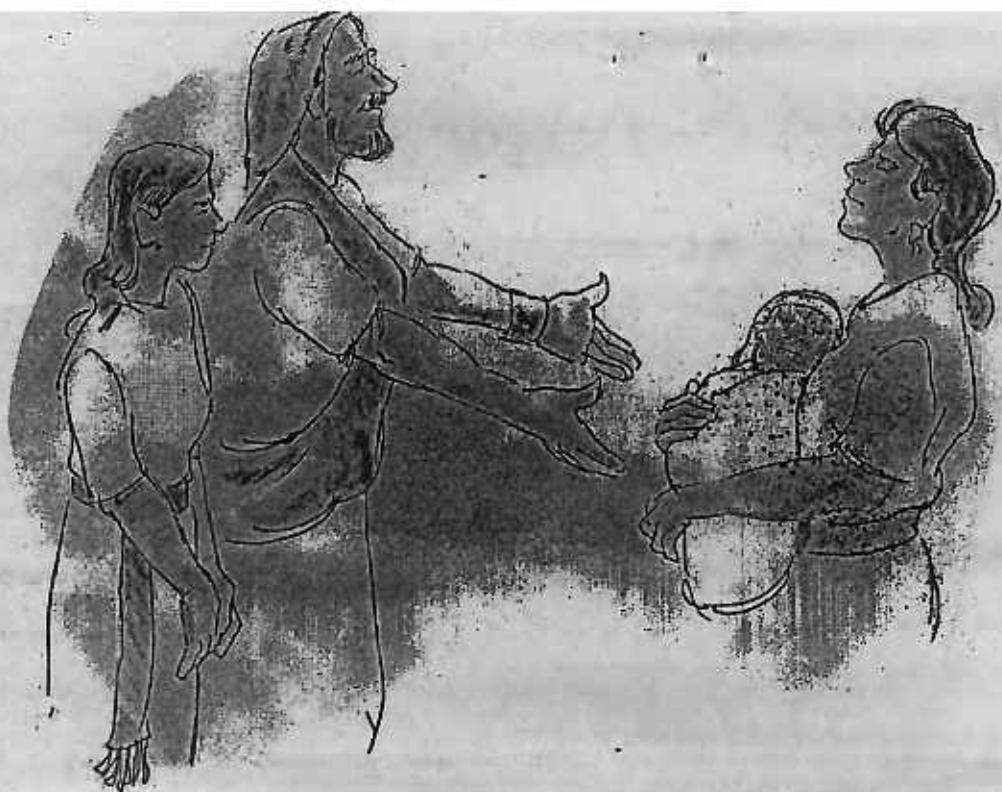
پاک روح ہمیں لے پا لک ہونے کے نظریہ کے بارے میں کیوں بتانا چاہتا ہے؟ جس نے پاؤں رسول کو یہ کہنے پر مجبور کیا: "کیونکہ تم کو غلامی کی روح

زوحانی طور پر لے پا لک ہونے کے بارے میں باطل مقدس کی تعلیم کا وضع طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی اُسے سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود باطل کیا مصلحت خدا سے ہمارے تعلق کے بارے میں اہم۔ شاعر اور سچائیاں خاہر کرتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ دعا یہی حالت میں زوحانی طور پر لے پا لک ہونے کے ہمارے میں باطل کی اس تعلیم کا مطالعہ کریں۔ مطالعہ کرتے وقت آپ پاک روح سے کہیں کرو آپ کی مدد کرے کہ آپ کے دل اور دماغ میں یہ سچائی بیٹھ جائے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو لے پا لک ہونے کے بارے میں کلام کی یہ سچائی زندہ خدا کے ساتھ آپ کی تعلق داری میں تبدیلی لائے گی اور آپ کی خدمت جو آپ اس کیلئے اور اپنی کلیما کیلئے کرتے ہیں نئی ہو جائے گی۔

پالک ہونا بھی ہماری کوشش، جدوجہد یا ہماری خوبی کے باعث نہیں ہوتا بلکہ اسکا انحصار ”فضل“ پر یہ جو یسوع پر ایمان لانے کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ عملی طور پر ہمارے لئے پالک ہونے کی قیمت مسیح یسوع کی زندگی اور خون تھے۔..... بلکہ ایک بڑے عیب اور بڑے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔ ہماری فرزندیت ہمارے لئے پالک ہونے کا انحصار یسوع کے کامل اور غیر فانی خون پر ہے۔ ایسا وقت بھی ہوتا ہے جب شیطان آپ کو رد کرے گا۔ آپ سے جھوٹ بولے گایا آپ سے کہے گا کہ آپ ناکام ہیں تاکہ آپ کی حوصلہ شکنی ہو۔ آپ کو کوئی نہیں پیار کرتا یا آپ غیر اہم شخصیت ہیں۔ لیکن آپ شیطان کو کہہ سکتے ہیں کہ میرے پاس تمہارے لئے پکائیوں نہ کہ تم جھوٹے ہو! آپ کی خدا کے نزدیک بطور انسان قدر و قیمت کا اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے آسمانی باب نے آپ کو بیٹا بناؤ کر یسوع کا ہم میراث بنایا ہے۔ جو قیمت آپ کو بیٹا اور وارث بنانے کیلئے ادا کی گئی وہ یسوع کا بیش قیمت خون تھا۔ ہمیں اپنی قدر و قیمت کے بارے میں شک ہٹھیں کرنا چاہئیے۔ یسوع کا خون۔ معافی اور اسکا پیار ہمیں قابل قدر بناتا ہے۔ ہمیں اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مت ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بطور خدا کیلئے پالک فرزند ہم بھی یسوع کی طرح اپنے آسمانی باب کی سب چیزوں کے وارث ہیں۔

نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی روح ملی جس سے ہم اب یعنی اے باب کہہ کر پکارتے ہیں۔ (رومیوں 15:8) ”اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے مُوافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مُقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لئے پالک بیٹھے ہوں۔“ (انسیوں 5:1) ”..... تاکہ شریعت کے ماتحتون کو مول لیکر جہڑا ہے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔“ (گلنتیوں 5,4:4) ٹھانے اپنے بندوں کی تحریر کے دلیل سے ایک الہی بیش قیمت سچائی ظاہر کی ہے تاکہ ہم اسے جانیں اور اپنا سکیں۔ یقین بچ کیلئے موجودہ جدید دور کا لے پالک ہونے کا تصور یقیناً شائد اور برا بر کرتا ہے۔ اگر ہم ذیادا ہی طور پر لے پالک ہونے کا بغور شاہدہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ذیادا ہی طور پر لے پالک ہونا ہمارے پیار بھرے آسمانی باب کی گہری برکت ہے جو کہ ذیادا ہی طور پر لے پالک ہونے کی ہمیہ ہے۔

ہمارا لے پالک ہونا خدا کے بیٹھے یسوع کی صلیبی کام کی وجہ سے معرض وجود میں آیا اور ہم مسیح خاندان میں بطور بالغ بیٹھے قبول کرنے گئے۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے مُافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مُقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لئے پالک بیٹھے ہوں۔ (انسیوں 5:1) یسوع کے ایک صلیبی کام یعنی ذکوہ اٹھانے اور ہمارے لئے موت کا مزہ چکھنے یسوع نے غصب کر کر فرزندوں ”وارث“ (انسیوں 2:3) کو ” وعدے فرزند“ (وارث) بنایا۔ (رومیوں 17:8؛ گلنتیوں 4:28) یسوع کے صلیب پر خون بھانے جانے سے قبل ہم ”ذشمن“ اور ”دور“ تھے۔ (رومیوں 10:5؛ افسیوں 2:12؛ 18:4؛ مزید دیکھیں کلسیوں 1:20) اور ہم یسوع پر ایمان لانے کے وسیلہ سے خدا کے بیٹھے بن گئے ہیں۔ (گلنتیوں 3:26) ہماری نجات کی طرح ہمارا لے



لے پاک ہونے کا دستور

(الف) شفافیت پر منظہ

- ۱۵.۷:۲ آستہ کے پالا۔ مردکی نے آستر کو اپنی بیٹی کر کے پالا۔
- ۲۰، ۱۹:۱۱ سلاطین کی طرح رہا۔ جنوبت فرعون کے محل میں کسکے بیٹوں کی طرح رہا۔
- ۱۰:۲ خروج ۲ فرعون کی بیٹی نے موہی کو لے پاک بنایا۔
- ۵:۴۸ پیدائش ۸ یعقوب نے یوسف کے دو بیٹوں کو اپنے لے پاک بنایا۔

(الف) ثقافتی پس منظر

1- یہودی اور مشرق وسطی کی ثقافتیں
لے پاک ہونے کا نظریہ یہودی ادب میں بھی پایا جاتا ہے۔ (امثال 17:2؛ 21:29) ہو سکتا ہے کہ یہ حوالہ جات کسی گھرانے کے بارے میں ہوں جو غلام کو اپنا لے پاک بنانے کے بارے میں ہوں۔ ہریدہ رہاں اس قسم کا لے پاک ہونا کسی بچے کو آزاد باپ اور غلام میں سے پیدا ہو کر وراثت کا حصہ دار بنانے کی سہولت فراہم کرتا ہو۔ (پیدائش 1:21؛ 10:13:30)

"لے پاک ہونے" کی اصل عبرانی اصطلاح پر اے عہد نامے میں نہیں پائی جاتی۔ تاہم کسی پچھے کے درمرے خاندان کی کھولیات کا حصہ دار بننے۔ فائدے اور درمرے خاندان کے نام سے موسوم ہونے کا نظریہ میں عہد نامے میں پایا جاتا ہے۔ ۴) ابراہام اپنے خاندان کے نوکر کو اپنے خاندان کا وارث بنانے کیلئے لے پاک عہد نامہ ہے۔ (بیدائش 4:15-18)

۲۰۴۔ (پیدائش 3-1:16) نے اسی میں اپنے پیارے بھائی کا قصور نہیں ادا کیا۔

عہد نامے میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ یہودی لوگوں کی ثقافت اور نہجی تربیت میں موجود تھا۔ پلوس رسول کی حیات اور خدمت کے دوران میں۔

مثلاً

2- رُوْمی اور یونانی ثقافتیں

پلوس رسول کی زوحانی طور پر لے پا لک ہونے کے بارے میں وضاحت میں واضح طور پر بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے خیالات اور تصاویر شامل ہیں۔ پلوس رسول نے بھی رُوْمی ثقافت میں پروردش پائی تھی۔ رُوْمیوں نے پورے طور پر لے پا لک ہونے کے ثقافتی رواج کو بھر پور ترقی دی۔ اس دستور کو علی طور پر معاشرتی کاموں کیلئے قانونی ادارے کے طور پر استعمال کیا گیا۔

یوں پلوس رسول ہمارے زوحانی طور پر لے پا لک ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے دونوں ثقافتیں کے اندازوں اور تصورات کو یوں سمجھا کرتا ہے:-

★ یہودیوں کی تاریخ اور

★ لے پا لک ہونے کے قوانین اور رواجوں جن میں پلوس رسول پر دلچسپی حاصل یاد رکھیں کہ ان دونوں ثقافتیں کاملاً مطابق کرنے سے ہمیں زوحانی طور پر رُوْمی ثقافت میں پائے جانے والے پلوس رسول کے تصور کو سمجھنے میں مدد ملتے گی۔

لے پا لک ہونا رُوْمی ثقافت میں۔

رُوْمی گرانے میں باپ سربراہ اور حکمران ہوتا ہے۔ اور اس کے گرانے کے سب افراد جن سے اُس کا خونی رشتہ ہوتا ہے اُس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اُس کے ماتحت خاندان کے ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو لے پا لک ہونے کے ماتحت ہیں۔ لے پا لک کرنے کا قانونی عمل تقریباً انتقال سے مکمل ہوتا تھا۔ یہ تقریباً رُوْمی عدالتی میں بخ دنداریوں کو تمدید کرے۔

لے پا لک ہونے کے عمل میں یہ بھی لازم تھا کہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کی ہر طرح سے مدد کرنے کی پابندیں۔ باپ لے پا لک ہونے والے فرد کی مدد اور خیال رکھتا تھا اور لے پا لک ہونے والا فرد اپنے نئے خاندان کی مدد اور خیال رکھتا تھا۔ لے پا لک ہونے کا عمل واضح طور پر نئے دراثت کو حقوق اور موقع فراہم کرتا ہے۔ تاہم لے پا لک ہونے والے پر بھی لازم تھا کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو تمدید کرے۔

لے پا لک ہونے جانے والے کی طرف سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بیٹے باپ کی تابع فرمائی اور فرمائی برداری کرے۔

لے پا لک کئے جانے والے فرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے نئے باپ اور خاندان کی بے عزتی یا بد ناتی کا باعث نہ ہو بلکہ اُسے ایسا طرزِ زندگی برکرنی چاہئے جس سے اس کے باپ اور خاندان کی عزت و ناموس اثر و سرخ میں اضافہ ہو۔

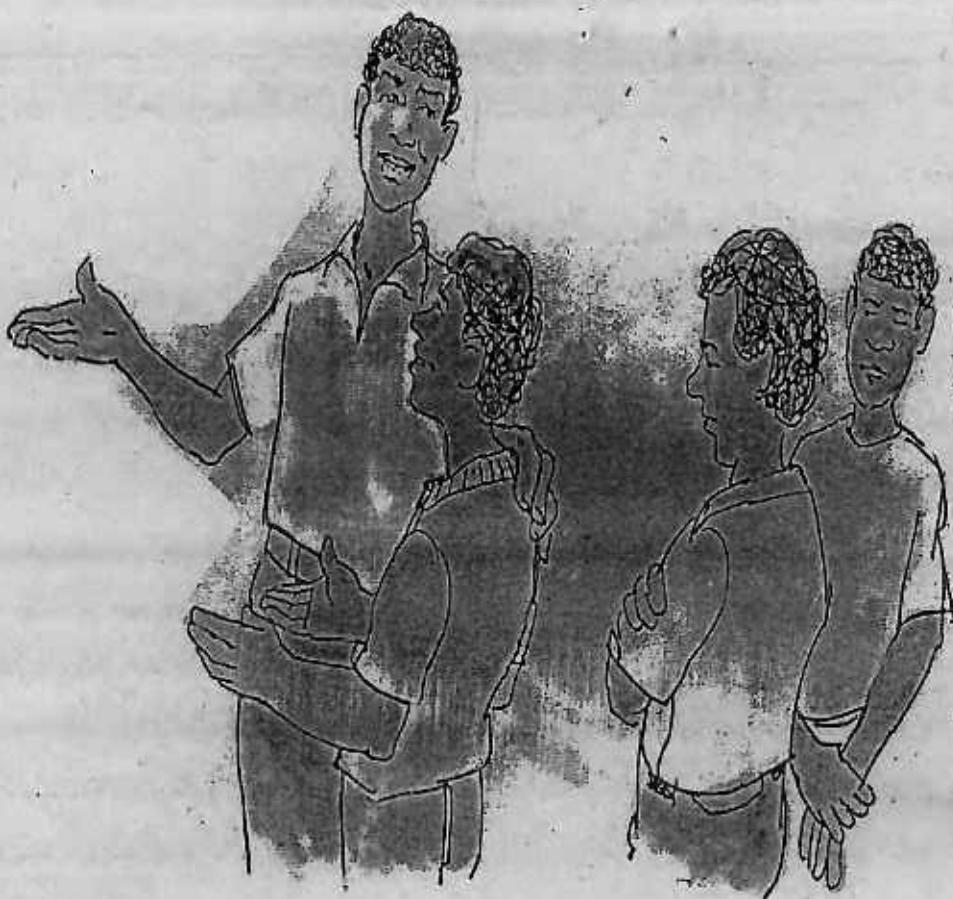
رُوْمی معاشرے میں لے پا لک (گو دیتا) کرنے کے عمل کو سمجھنے کیلئے دلکشی باتوں کو سمجھنا ضروری ہے:-

(i) گو دیتے والے باپ کا اختیار

(ii) گو دیتے کے عمل جس سے گو دیتے جانے والے کی زندگی بکر تبدیل ہو جاتی ہے۔

پا لک کلام کالرے پا لک ہونے کے بارے میں اصول کو واضح طور پر سمجھنے کیلئے ہمیں اسکی تعریف بیان کرنی چاہئی جس طرح نئے عہد نامے میں مستعمل ہے۔

پاک کلام میں لے پاک ہونے کے اصول



1 - لے پاک ہونے کی وضاحت

نے عہد نامے کی یوں انی زبان میں "لے پاک بنانے" کیلئے لفظ "huiothesia" ہے۔ یہ الفاظ "بینا" اور "رکھنا" کے بنیادی الفاظ کا مرکب ہے۔ اس کے معنی "پچھے رکھنے سے بڑھ کر ہے"۔ اس کا مطلب بیٹھا رکھنے کے ہیں۔ اس بات کی اہمیت کے بارے میں باہم کی ایک اور سچائی پر مختصر انور کریں جس سے ہمیں اسے سمجھنے میں مزید مدد ملتے۔ جب باہل مقدس میں لفظ "بینا"، مجھ کے پیروکاروں کیلئے استعمال ہوا ہے جس میں پر مروزن دنوں شامل ہیں۔ پس اس تعلیم میں ہم لے پاک بچے کیلئے باہل کی اصطلاح "بینا" (مردوں کیلئے) استعمال کریں گے۔

اس فرزندیت کا مطلب ہے کہ ہر ایماندار (مردوں) وارث ہے۔ (دیکھیں گلکتوں 26:3-28: اور گلکسیوں 11:3) مرد یا عورت دونوں وراثت میں حصہ دار ہیں۔ ہر شخص (عورت یا مرد) سب یوں کی وارثت میں شامل ہونے کی وجہ سے بطور بیٹے سب فائدے حاصل کرتے ہیں۔

انسانی طور پر لے پاک ہونے کی حدود

پاک کلام کا لے پاک ہونے کے بارے میں اصول کو واضح طور پر سمجھنے کیلئے ہمیں اس کی تعریف بیان کرنی چاہیے جس طرح نے عہد نامے میں مستعمل ہے۔ پولوں دوبارہ آئے گا اور ہمارے ایمان کی تجھیں ہوں گی۔ (رومیوں 23,22:8)

"huiothesia" ہے۔ یہ الفاظ "بینا" اور "رکھنا" کے بنیادی الفاظ کا مرکب ہے۔ اس کے معنی "پچھے رکھنے سے بڑھ کر ہے"۔ اس کا مطلب بیٹھا رکھنے کے ہیں۔ اس بات کی اہمیت کے بارے میں ہم آگے چل کر دیکھیں گے۔

(الف) پولوں رسول لے پاک ہونے کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔

نے عہد نامے میں پولوں رسول ہی واحد لاکھاری ہے جو لفظ "لے پاک ہونا" استعمال کرتا ہے۔ پولوں رسول پاک درج کے الہام سے نے عہد نامے میں اس کی لفظی تصویر پیش کرتا ہے۔

لفظ "لے پاک ہونا" ایک بارہی اسرائیل کے حوالے سے استعمال کیا گیا تھا۔

(رومیوں 4:9) اسے نبی زندگی والے ایماندار کیلئے تین بار استعمال کیا گیا ہے۔

(رومیوں 12:8-17؛ گلکتوں 4:1-5؛ افسیوں 3:1-6) اور آخر میں "لے پاک ہونے" کو پولوں رسول ہمارے مستقبل کی امید کیلئے استعمال کرتا۔ جب مجھ دوبارہ آئے گا اور ہمارے ایمان کی تجھیں ہوں گی۔ (رومیوں 23,22:8)

روزگار کی زندگی کی اصطلاح سے بالکل فرق ہے جو ہم لے پا لک ہونے کیلئے ہونے کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ استعمال کرتے ہیں۔

باعبل ہمیں بتاتی ہے کہ جب ہم سچ جاتے ہیں تو ہم سچ میں نے خلوق بن جاتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ لے پا لک ہونے کے عمل سے بچ دوسرے خاندان (کلمتوں 15:6) نجات پانے سے ہماری پرانی فطرت تبدیل ہو جاتی ہے۔ کامکل طور پر مجرم بن سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ گود لئے گئے بچے کی خصوصیات گود لینے کا۔ کرنخیوں 9:6-11) ہم نے خلوق بن گئے ہیں اور سب چیزیں نئی ہو گئیں والے خاندان سے بہت فرق ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ گود لئے گئے بچے اور گود لینے ہیں۔ (2۔ کرنخیوں 17:5) ہم ایسے انسان کے طور پر زندگی گزارنا شروع کرتے ہیں۔ اب سچ یہوں پاک روح کے دلیل سے ہماری زندگیوں میں سکونت سے فرق ہوں۔

عام طور پر گود لینے والے والدین بتیم بچے میں کوئی ایسی خوبی کی تلاش کرتے ہیں جس آغاز کر دے ہیں۔

بلطور نے انسان ہم فوری طور پر نے خاندان سچ کر چکا کے خاندان کا حصہ بن کے ہیں۔ ہم بتیم بچے سے بڑھ کر ہیں جو دوسرے خاندان میں شامل ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم خدا کے خاندان میں نیا پیدا شدہ بچے ہیں جو بالکل نیا بیٹا ہے۔ ہم خدا کے بدن (کلینیا) کے پورے طور پر کن ہیں۔

فرزندیت حاصل کرنے یا خدا کے خاندان میں قبول کے جانے کیلئے ہم اپنی البتہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نجات پانے کے وقت ہم اپنے آہلی باب کے

لئے جانے والے بچے میں اس کے نئے والدین کا مزاج یا خوبیاں۔ فطرت اور عادات خود بخوبیں آ جاتیں۔

لیکن اس لحاظ سے انسانی طور پر لے پا لک ہونے کے عمل اور ہماری روحانی طور سے خدا کے خاندان میں لے پا لک ہونے میں شاندار اور بہت زیادہ فرق ہے۔

نیا خلوق

اس فوری روحانی لے پا لک کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم فوری طور پر سچ یہوں میں بالغ پہلا اور اہم فرق یہ ہے کہ جس شخص کو خدا اپنائے پا لک فرزند بناتا ہے۔ (بلطور بینا قبول کیا جانا=huiogenesis) اسے نئے مرے سے پیدا ہو کر خدا کا بیٹا بنتا ہوتا ہے۔ (بیوٹا 12:1، 13:1) خدا کی طرف سے لے پا لک ہونے کے عمل میں بینائیں بنایا جاتا بلکہ سچ یہوں کے دلیل سے نجات پانے سے بلطور بینا قبول یا حق دیا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص یہوں پر ایمان لانے کے دلیل سے فضل سے نئے مرے سے پیدا ہوتا ہے تو وہ خدا اسے فوراً اپنا بیٹا بناتا ہے۔ (افسیوں 8:2-10) یہوں کی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کے عمل کی بد دلت ہر شخص نجات حاصل کرتا اور خدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔ پھر خدا اور آور مطلق العنانیت سے اس شخص کو اپنے خاندان میں لے پا لک بنا لیتا ہے۔ جب کوئی شخص یہوں کو شخصی طور پر قبول کر کے اپنے نجات دھنده مان لیتا پورے طور پر بلطور میں قبول کئے گئے بینائیں جانے کے بعد ہمیں خدا کے خاندان میں اور روح میں نئے مرے سے پیدا ہوتا ہے تو اسی وقت روحانی طور پر لے پا لک تمام ذمہ داریاں اور سہولیات حاصل ہو جاتی ہیں خواہ سچ میں ہمارا روحانی معیار کیسا

اس حصہ پر غور کرنے سے قبل آئیں ہم پہلے گفتگوں کے تیرے باب کو دیکھیں۔ اس سے ہمیں پولوس رسول کے بیان کے ساق و ساق کو جانے میں مدد لے گی۔

شریعت کا مقصد

پولوس رسول نے ذور طور پر بحث کرتا ہے کہ کوئی شخص شریعت کے دلیل سے راستہ جانشین تھرستا۔ (گلوبیوں 10:3-14، 21، 22، 28؛ رویوں 9:3-9، 20) انسانوں کیلئے شریعت کی مکمل طور پر پیروی کرنا ناممکن ہے۔ پس شریعت ہمیں نہیں پہاڑتی یا ہمیں زندہ خدا کا بینا نہیں ہنا سکتی۔

لیکن پھر بھی شریعت جو خدا داد ہے اُس کے بڑے مقاصد ہیں: اس کا مقصد ہمارے گناہ ہم پر ظاہر کرنا اور ہمارے لئے یہوں کو شخصی طور پر جانا جو کہ شریعت کو پورا کر کے ہمیں بحال کرتا ہے۔ (گلوبیوں 19:3-22)

بیت پولوس رسول نے پاک ہونے کے بارے میں روی خصوصیات کو تزیید یہ بتا نے کیلئے استعمال کرتا ہے کہ خدا شریعت کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ پاک کلام بیان کرتا ہے کہ ایمان کے آنے سے پہلے (نجات) شریعت کی ماحقیت میں ہماری تکمیل ہوئی تھی اور شریعت ہمارا استاد بنی۔ (گلوبیوں 23:3)

روی گھرانوں میں ایک جواں سال ختار یا سرپست ہوتا تھا جس کی ذمہ داری پھر ہم کی تربیت اور ان کی حفاظت کرنا ہوتا تھا۔ پس اس طرح پولوس رسول ہماری تکمیل ہوئی تھی مختار (شریعت) ہونے کا موادنہ ہمارے نئے مقام بطور میٹے (نجات کی وجہ سے) کرتا ہے: "کیونکہ تم سب ان ایمان کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو۔" (گلوبیوں 3:26)

پولوس رسول نے اس حصہ میں "بیٹوں" کیلئے یونانی لفظ (huios) استعمال کیا ہے۔ غور کریں کہ یہی بنیادی لفظ "لے پاک ہونے" (huios / thesia) ہے، یعنی قبول کیا جانا) کیلئے استعمال کیا ہے۔ پولوس رسول کے اس لفظ کے استعمال کرنے

سے پہلے چلتا ہے جس وقت تم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو پھر ہم شریعت کے ماحق نہ ہے۔ (گلوبیوں 25:3؛ رویوں 6:7) بلکہ خدا کے الہی کام کے دلیل سے ہم پورے طور پر خدا کے خاندان کے بیٹے قبول کئے گئے ہیں۔ بالفاظ دیگر نجات پاتے وقت خدا ہمیں بطور بانغ بیٹا قبول کرتا ہے۔ ان باتوں اور حوالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آئیں ہم پولوس رسول اس کلیدی عبارت پر غور کریں جو اس لے پاکی کے اصول کے بارے میں لکھتا ہے۔ (گلوبیوں 4:7) لیکن کلام کے

ہی کیوں نہ ہو۔ بانغ بیٹے کا مقام حاصل ہونے کا بھی مطلب ہے۔ پاشر سے پاشر

پاشر خدا کی طرف سے روحانی مقام دیئے جانے کے بارے میں یہ ایجاد اور دوں کو سکھانے اور تربیت دینا اسی لئے بہت ضروری ہے۔ اُن کیلئے جانا ضروری ہے کہ خدا کون ہے اور اُس نے یہوں کے دلیل سے اُن کیلئے کیا کچھ کیا ہے اور وہ اُن سے کیا ترقع رکھتا ہے۔ انہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ بطور خدا کے پیارے بیٹے کس طرح کام کریں اور بطور اُس کے اپنی کس طرح زمینی زندگی بسر کریں۔

ہمیں انہیں چھوٹے بچوں کی طرح "سچے یہوں میں پہلے" روحانی خواراک کھلانے۔ سکھانے اور تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ بطور گانہ کے چوا ہے یہ ہمارا بنیادی نکادا ہے۔ (1-پلرس 5:2) یہ پاسبانی کردار ایک عظیم نکادا ہے اور جس پر بوجی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ خدا نے بھیڑوں کی ذمہ داری ہمیں سونپی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں روحانی خواراک مہیا کریں اور خداوند کے ساتھ چلنے کی راہنمائی کریں۔ اس کام کیلئے ہمیں وہیں - باصلاحیت یا بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوئے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہمیں موہی کی طرح وفادار ہونا چاہیے۔ (عبرانیوں 3:2) بطور پاشر بھیڑوں کو پیار کرنا اور اُنکی ہر طرح سے رکھوالي کرنا چاہیے۔ (اعمال 20:27-29) ہم اپنے گانہ کی محبت سے خدمت کرنی چاہیے۔ اُن کی مدد کرنی چاہیے کہ وہ بطور آسانی بآپ کے بیٹے اور بیٹیاں بانغ ہوں اور ترقی کریں۔ بطور یہی ایسی رہنمائی ہمیں خود کو بھیڑوں کا عظیم اور وفادار چوا ٹابت کرنا چاہیے۔ ہمیں بیش انہیں پاک کلام کی ذرست تعلیم دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے آسمانی بآپ کی پیچان میں آگے بڑھیں۔ ہمیں ایک دن حساب دینا ہو گا کہ ہم نے کتنی وفاداری سے اس پاک نکادے پر عمل کیا۔ (عبرانیوں 13:17؛ 1-پلرس 5:4-2:5)

غلط انسانی منطق

روحانی طور پر لے پاک ہونے کے بارے میں باطل کی تعلیم کو اکثر غلط طور سے بیان کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے نجات کے بعد ہمیں خدا کے حضور ذرست طور پر کھڑے ہونے کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔

انسانی معاشرے میں جوان بیٹا باپ کی دراثت میں حصہ دار ہوتا ہے۔ کچھ لوگ غلطی سے اسی انسانی مختلط کو پولوس رسول کے کلیدی حصہ پر لاگو کرتے ہیں جس میں وہ بنے ہماری روحانی طور پر لے پاک ہونے کے بارے میں تحریر کی ہے۔

اس طرح پلوس رسول نہیں کہہ رہا کہ تج یوں میں بالغ ہونے سے ہمیں فرزندیت حاصل ہوتی ہے۔ پلوس رسول کی لفظی تصور معمولی لحاظ سے بڑی واضح ہے۔ ہمیں خدا کا بیٹا بننے کیلئے چد و جد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بجائے جب ہم تج یوں کو اپنا نجات و حنفہ تسلیم کرتے ہیں تو ”بچہ“ فوراً بیٹا بن جاتا ہے۔ ہم اپنے باپ کے ساتھ پوری تعلق دار میں بالغ درجہ پاتے اور وراثت میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔

اس مقام یاد رجہ کو حاصل کرنے کیلئے کچھ محنت کرنے کی ضرورت چیز نہیں آتی۔ مُدعاً ہمیں یہی کا درجہ یا مقام بالکل مفت دیتا ہے اسے حاصل کرنے کیلئے ہمیں تج و دو کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ایک مفت تجہ ہے۔ اس تجہ سے ہم خدا کی مرخی کو پورا کرنے کیلئے قوت حاصل کرتے ہیں اور اس کے نام کو زیادہ جلال دیتے ہمولیات حاصل ہوتی ہیں۔

بیان - ملیکیویاہ۔

خُ. اکا خاص وقت

اس عبارت میں پلوس رسول انسانی تاریخ میں خدا کے کاموں کو بیان کرتا ہے۔ یوں کے ذمیں آنے سے قبل لوگ یا تو جھوٹے مذاہب یا یہودی قانون کے بیروکار ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی اپنے گناہوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا

تجایا خدا سے تعلق داری قائم کر سکتا تھا۔

لیکن ٹھیک وقت پر جب ”وقت پورا ہو گیا تو اس نے اپنا اکلہوتا بیٹا بیج دیا“ تاکہ بیٹا شریعت کو پورا کرے۔ (متی 18:5) اور بذریعہ ایمان اس میں نجات کا کام پورا ہو۔

پاہر سے پاہر

گلنوں 4:8 پلوس رسول لکھتا ہے: ”لیکن اس وقت خدا سے ناواقف ہو کر تم ان معبودوں کی غلامی میں تھر جو اپنی ذات سے خدا نہیں۔“ پھر پلوس رسول لکھتا ہے: ”..... ضعیف اور نکسی ابتدائی باتوں“ (گلنوں 9:4) پلوس واضح طور پر پاک روح کی مدد سے شیطانی قوتوں کا تعلق نہیں (انسانی) رسمات اور قلفے سے جوڑتا ہے۔ لوگ جب نہیں ہوتے ہیں تو ان پر شیطان کی گھرانی نہیں ہوتی۔ بہر حال شیاطین نے ہی

لے پاک ہونے سے قبل ہماری رُوحانی حالت

”لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وارث جب تک بچہ ہے اگرچہ وہ سب کا مالک ہے اُس میں اور غلام میں کچھ فرق نہیں پس اب تو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہے اور جب بیٹا ہوا تو خدا کے وسیلہ سے وارث بھی ہوا۔“ (گلنوں 1:4-7)

پلوس رسول اس عبارت میں رُوحی ثقافتی لے پاکی کو رُوحانی چائیوں کو ظاہر کرنے کیلئے لفظی تصور پیش کرتا ہے۔ خاندان میں آزادی کے لحاظ سے ایک غلام سے زیادہ آزادی حاصل تھی (پہلی آیت) اُس کے علاوہ اُس میں اتنی قوت ہوتی تھی کہ بالغ ہو جانے کے بعد اُس کے بیٹے کے طور پر قول کیا جاتا تھا اور اسے سب بیٹے والی سہولیات حاصل ہوتی تھیں۔

اُس کے بعد پلوس رسول ”بچوں“ کی رُوحانی حالت پر روشنی ذکر تھا (آیت 3) کہ وہ ہیں ”ای طرح ہم بھی جب بچے تھے تو ڈنیاوی ابتدائی باتوں کے پابند ہو کر غلائی کی حالت میں رہے۔“ یہ آیت رُوحانی لے پاکی کو سمجھنے کیلئے کلیدی نقطہ فراہم کرتی ہے۔

لے پاک ہونا: مفت تجہ

پلوس رسول نے الفاظ ”ابتدائی باتوں“ کو نئے عہد نامہ میں استعمال کیا ہے جس کے دو منی ہیں۔ یہ پہلے عہد نامے کے قانون کے بنیادی اصولوں اور غیر اقوام اور بے دین لوگوں کے رسم و رواج کو بیان کرتی ہے۔ (دیکھیں گلنوں 4:11-8:4) گلسوں 2:16-23)

یہودی قانون اور بے دین نہیں کی رسم و رواج کے مابین بہت تھوڑا فرق تھا۔ تاہم انہوں نے یوں پر ایمان لا کر اور پاک روح کی قوت کے ذریعے نجات حاصل کرنے کے بجائے نہیں رسومات۔ رویات۔ سماجی رسم و رواج کے ذریعے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ (مزید دیکھیں گلنوں 3:9) یہودیوں کے قوانین اور بے دینوں کے ڈنیاوی رسم و رواج کی کوئی نجات نہیں دلا سکتے۔

جب پلوس رسول ڈنیاوی ابتدائی باتوں کا ذکر کرتا ہے تو وہ واضح طور پر غیر نجات یافتہ شخص کی بات کرتا ہے۔ (گلنوں 3:4) وہ اس آیت میں کسی نئے ایماندار یا خدا کی باتوں میں نابالغ ہونے کے بارے میں بھی کہہ رہا تھا۔

ذینا جھر میں جھوٹے انسانی نہ اہب ایجاد کئے ہیں اور ان کے دھوکوں کی خلائی نے خدا کی گلوف کوتاہ و بر باد کر دیا ہے۔

ہماری موثر اور پھل دار خدمت کی وجہ سے خدا اسیں زیادہ پیار نہیں کرنے لگ جاتا یا ہم پہلے سے زیادہ اُس کے بیٹے بن جاتے ہیں۔ قبولیت کے وقت ہم پورے طور پر اُس کے بیٹے بن جاتے ہیں۔

بلطور ایمان دار ہماری پہلی پیچان خدا کا بیٹا اور اُس کے خاندان کا حصہ ہوتا ہے۔ اس (کلمتوں 15:14:2؛ عبرانیوں 14:1؛ 1-یوحنا 8:3؛ 4:4) وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ اپنالا بادعذاب میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ (مکافہ 20:10)

خدا نے یسوع کو ہمیں نیازِ حب۔ فلسفہ یا نہیں رسومات دینے کیلئے ذینا میں نہیں بھیجا بلکہ کثرت کی زندگی دینے آیا۔ (یوحنا 10:10) یہ زندگی پاک روح کی قوت سے سچ (انسیوں 18:5) کرتا ہے تا کہ اُس کا کام کیا جائے۔ اور ایدی اور زندہ امید کا احساں ہو۔ (۱-پطرس 3:1-9) یسوع کے دلیل سے ہم جھوٹے نہ اہب اور فربع یعنی کرذیاولی ابتدائی اور کمزور باتوں سے آزاد کئے جا پکے ہیں تاکہ خدا کے پیارے نیچے کی چالی اور روشنی میں چلیں۔ (کلمتوں 13:1) ہمیں دیا ہوا

نجات پاتے ہی پورے طور پر بیٹے بن جانا

پولوس رسول اسی لفظی تصویر کو اپنے گلنتیوں کے خط میں جاری رکھتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ جس طرح روحی ثقافت میں لے پا لک ہونے میں گواہی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح مسیحیوں کیلئے بھی ایک گواہی دی گئی ہے: پاک روح! (گلنتیوں 6:4)

جب ہم سچ گئے تو پاک روح گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے خاندان کا حصہ ہیں گے ہیں۔ نجات کے وقت پاک روح ہمیں دیا گیا۔ (یوحنا 3:5-8؛ پطرس 5:3) پولوس رسول مزید تسلیم ہاتا ہے کہ نجات پاتے وقت ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے:-

”خدا ابا کے ساتھ ہمارے گھری تعلق داری ہو جاتی ہے۔“ (گلنتیوں 6:4؛ ردیوں 16:15:8)

”ہم سچ یسوع کی وراثت میں بھی حصہ دار ہیں۔“ (گلنتیوں 7:4)

یہ چیزیں جو ہماری روحانی لے پاگی سے مطابقت رکھتی ہیں ہماری نجات کے وقت فوری طور پر معرض و جہود میں آتی ہیں۔ یہ سب کام صرف خدا کے فضل ہی سے ہوئے ہیں۔ ہماری لے پاگی ہماری نجات کی طرح ہمارے اعمال اور کوششوں کی بدولت حاصل نہیں ہوتی۔

نجات کے موقع پر ہم اپنے خدا ابا کے شفقت بھرے ہاتھ سے خدا کے خاندان میں پورے طور پر بلور بیٹے قبول کئے جاتے ہیں۔ جب ہم خدا کی باتوں میں شخصی طور پر بالغ اور مسلم ہوتے ہیں تو ہماری خدمت کا کام موثر اور پھل دار ہوتا ہے۔ تاہم

دانانی اور درست طور پر مقابلاً حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ پرانے عہد نامے کی کتب واعظ - امثال اور ایوب کا کچھ حصہ یہ حکمت کی کتب کھلاتی ہیں۔ ان میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ زندگی کے درپیش حالات و واقعات میں کیا کرنا چاہئی۔ ان کتب کو پڑھنے سے آپ سیکھ سکتے ہیں کہ آپ ہر قسم کی عملی صورت حال سے کس طرح نیٹ سکتے ہیں بشمول:

- ☆ مختلف لوگوں یعنی کہ شریف اور دانا سے لیکر بیوقوف اور سُست آدمیوں تک کس طرح نیٹا جانا چاہئی۔
- ☆ اچھی صحت اور مضبوط بدن اور کمزور اور بیمار سے کس طرح نیٹا جانا چاہئی۔
- ☆ دولت منڈی - غربت اور متوسط صورت حال کو کس طرح نیٹنا چاہئی۔

بطور مسیحی ہمیں فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہونے کیلنے بلا یا گیا ہے، ہمیں پورا یقین اور بھروسہ ہے کہ خدا کے کلام پھر ایمان ہونے کی وجہ سے کسی قسم کے حالات اور دنیا کی کوئی چیز سے بھیں خدا کی محبت سے جدا نہیں کر سکتی۔ (رومیوں 8:37-39) واضح طور پر بیان کرتی ہے:-

”مگر ان سب حالتوں میں اُنکے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہے کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے..... فرشتے نہ حکومتیں - نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں - نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔“.

اپنے گناہوں اور قصوروں کے بہب سے فردہ تھے لیکن ہم یوں سچ کے دلیل سے مجات پا کر نئے خلاقوں بن جاتے ہیں۔ (افسیوں 5:1-2)

تین پیدائش کا نئے پالک ہونے سے گہر اعلیٰ ہے۔ تین پیدائش کا تجربہ ہونے سے ہم خدا کے خاندان میں نئے بھر بننے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ تجربہ ہمیں لے پاگلی کا اعزاز حاصل کرنے اور اس میں زندگی بر کرنے کیلئے بھی تیار کرتا ہے۔ جو لوگ تین پیدائش کا تجربہ رکھتے ہیں وہ خدا کے فضل اور رحم کی بدولت لے پالک ہو جاتے۔ وہ خدا کے دراثت اور سچ کے تمیرات ہو جاتے ہیں۔ (رومیوں 8:15-17، گلتیوں 4:7, 6:4)

پیشتر سے بیٹھے ہونے کیلئے مقرر کیا

ہمارے لے پالک ہونے کا خدا کا منصوب پیشتر سے تھا۔ ”اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسرع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹھے ہوں۔“ (افسیوں 5:1) خدا نے ہمیں پیدا کرنے کے بعد ہمیں بطور بیٹھوں کرنے کا منصوبہ نہیں بنایا۔ اُس نے ہمیں اپنے بیٹھنے کیلئے خلق کیا تھا۔ ہم نے اپنی دراثت گناہ کی وجہ سے کھو دی۔ پس خدا نے اپنے رحم اور پیار سے ہمارے گناہوں کی غلکھی کیلئے سچ یوں کی موت اور تی اٹھنے کے دلیل سے ہمیں راہ ہمیا کی جس سے ہماری بچی دراثت اور مقام بحال ہو گئے۔ (گلتیوں 4:5, 4:6)

ہم اپنے آپ خدا کے بیٹھنے بن سکتے۔ صرف خدا اپ ہمارے لئے ایسا کر سکتا ہے۔ وہ لوگ جو نجات پانے کیلئے اپنے دل خدا کے حضور جھکاتے اور یوں پر ایمان لاتے ہیں ان کیلئے خدا کی مرثی یہ ہے کہ وہ خدا کے خاندان میں لے پالک بیٹھے ہمیں۔ ایسی صورت حالات میں اپنی کوشش بطور بیٹھنے قبول ہوتے کیلئے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

”دنیا میں شیطان کا لانحہ عمل بہت سادہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی میں ایسے تجربات پیدا کرنا جن کی وجہ سے وہ خدا کی محبت جو مسیح یسوع میں پائی جاتی ہے سے جدا ہو جائے۔ لیکن خدا کا پالک کلام ہمیں دیا گیا ہے۔ جسکی مدد اور رہنمائی سے ہم

لے پاک ہونے کی قیمت



خدا کا شکر ہو کر اس نے ہمارے لئے کیا انتظام کیا ہے: ہمارے گناہ کی خلاصی کیلئے یوسع کوڈ نیا میں بھیجا۔ ہمیں لے پاک بنانا کراپنے خاندان میں پورے طور پر بطور میں عدالت ہونا ملتے ہے۔ چو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے میٹے قبول کیا۔ (افسیوں 1:6) لیکن یقیناً ہمارے آسمانی باپ نے ہمارے لئے گئی۔ (حرقی ایل 18:4، 20:4) ہمارے دانت گناہوں کی مزدودی موت ہے۔ تو بھی خدا کی محبت نبی قوع انسان کیلئے ثتم نہ ہوئی جو کہ اس کی صورت پر اس کا جلال ظاہر کرنے کیلئے اس کی صورت پر بنا لایا گیا تھا۔ (پیدائش 27:1، 26:2)

خدا چاہتا تھا کہ انسان پورے طور پر پاک ہو۔ اس لئے انساف کا تقاضا تھا کہ گناہ کی

ہم اس بات کیلئے شکر گزار ہو سکتے ہیں کہ لے پاک ہونے کا انحصار ہماری کسی خوبی پر نہیں ہے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی خدا کی محبت اور رحم کے لائق ہے؟ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ (رومیوں 3:23، 8:37-39) تو پھر خدا کیا کر سکتا ہے؟

خدا کا ابدی منصوبہ پورا ہوا

فرزند تھے۔ (افسیوں 3:2، 5:6، 6:3) گلیسوں 7، 6:3 آدم اور خواتیں گناہ میں گرفتار ہوئے کے وقت سے ہی خدا اپنی حکمت اور رحم کی پردازی کچھ نہیں کر سکتا۔ (افسیوں 9، 8:2، 20:3) ہمیں پھاپتے ہیں تو کیا وہ ہمیں بچانا چاہے جانتا تھا کہ وہ کیا کرے گا۔ دیکھیں (پیدائش 3) یعنی عہد نامے کی پانچ عبارتوں میں سے ایک ہمارے زوجانی طور پر لے پاک ہونے کے بارے میں یہاں کرتی

(الف) مفت انعام کی قیمت

ہم اس بات کیلئے شکر گزار ہو سکتے ہیں کہ لے پاک ہونے کا انحصار ہماری کسی خوبی پر نہیں ہے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی خدا کی محبت اور رحم کے لائق ہے؟ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ (رومیوں 3:23، 23:3) تو پھر خدا کیا کر سکتا ہے؟ دیکھیں 10-18) گلی نبی ذوح انسان گناہ میں گرفتار ہوئے کی وجہ سے غصب کے

آدم اور خواتیں گناہ میں گرفتار ہوئے کے وقت سے ہی خدا اپنی حکمت اور رحم کی پردازی کچھ نہیں کر سکتا۔ (افسیوں 9، 8:2، 20:3) ہمیں پھاپتے ہیں تو کیا وہ ہمیں بچانا چاہے جانتا تھا کہ وہ کیا کرے گا۔ دیکھیں (گلیسوں 2:16) پھر کون ہمیں بچا سکتا ہے؟ اور اگر وہ (انسان) ہمیں بچا سکتے ہیں تو کیا وہ ہمیں بچانا چاہے

ہے جس سے خدا بپ کا ابدی خصوب ظاہر ہوتا ہے۔

"..... تاکہ شریعت کے ماتحتوں کومول لیکر جہڑالی اور ہم کو لے بالک ہونے کا درجہ ملے۔" (گنتیوں 4:5، 18:1، 19:1؛ مزید دیکھیں 23:1)

اس طرح لکھا: "کیونکہ خُد انے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لانے والا نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پانے۔" (یوحنا 3:16)

بطور پاسٹر اور دہما آپ کو معلوم ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے یوسف کو زمین پر شخص دورہ کرنے یا ہمیں کوئی دیانتہ ہب دینے کیلئے نہیں بھجا تھا۔ بلکہ خدا نے مفترہ انتظام اور علم سابق کے موافق اسے زمین میں بھجا تاکہ وہ ذکر اٹھائے۔ (اعمال 2:23؛ 18:3؛ مزید دیکھیں میراث 9:2) یوسف نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی۔ اُس نے رضا کار اور طور پر ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی جان دی۔

(2- کرختیوں 21:5) (2)

ہماری فرزندیت ہمارے لے پاک ہونے کا اختصار یوسف کے کامل اور غیر فانی خون پر ہے۔ ایسا وقت بھی ہوتا ہے جب شیطان آپ کو زد کرے گا۔ آپ سے جھوٹ بولے کا یا آپ سے کہے گا کہ آپ ناکام ہیں تاکہ آپ کی حوصلہ شکنی ہو۔ آپ کو کوئی نہیں پیار کرتا یا آپ غیر اہم شخصیت ہیں۔ لیکن آپ شیطان کو کہہ سکتے ہیں کہ میرے پاس تمہارے لئے پکا ثبوت ہے کہ تم جھوٹ ہو! آپ کی خدا کے فردیک بطور انسان قدر و قیمت کا اس بات سے پڑ چلتا ہے کہ ہمارے آسمانی باپ نے آپ کو پہنچا ہا کر یوسف کا ہم میراث بنایا ہے۔ جو قیمت آپ کو بیٹا اور وارث بنانے کیلئے ادا کی گئی وہ یوسف کا میش قیمت خون تھا!

ہمیں اپنی قدر و قیمت کے بارے میں لیکن نہیں کرنا چاہیے۔ یوسف کا خون۔ معافی اور اُس کا پیار ہمیں قابل قدر ہاتا ہے۔ ہمیں اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بطور خدا کے لے پاک فرزند ہم بھی یوسف کی طرح اپنے آسمانی باپ کی سب چیزوں کے وارث ہیں۔ ہمیں اپنے گذشتہ جرم اور گناہوں کے بارے میں جدو جهد کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب ہم اپنے گناہوں

جب ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کی خاطر مر گیا تو اس سے ممکن ہو جاتا ہے کہ ہم اُس پر نجات پانے کیلئے رجوع کریں۔ یوسف کا نجات بخش کلام اسے فضل کا تخفیف ہے جو کہ ہم خریدیں سکتے۔ خدا نے یوسف اپنی محبت اور خواہش کی وجہ سے یوسف کو ہمارے لئے ذمیاں بھیجا۔ (رویوں 10:5-6؛ افسیوں 2:1-10)

"... بہت سے بیٹھوں کو جلال میں داخل کریے " ہمیلیو یاہ خدا کے فزو یاک آپ کی قدر قیمت

ہمارے لے پاک ہونا خدا کے بیٹے یوسف کی صلبی کام کی وجہ سے معرض وجود میں آیا اور ہم سچے خاندان میں بطور بانی بیٹے مقول کے گے۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کرے مُوافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یوسف مسیح کے وسیلہ سے اسکے لئے بالک بیٹھے ہوں۔ (افسیوں 1:5) یوسف کے ایک صلبی کام یعنی ذکر اٹھانے اور ہمارے لئے موت کا مرد ہجھنے یوسف نے غصب کے فرزندوں" (دارث) (افسیوں 2:3)

کو " وعدے فرزند" (دارث) بنایا۔ (رویوں 8:17؛ گنتیوں 4:28)

یوسف کے صلب پر خون بھائے جانے سے قل ہم "وَثَمَنْ" اور "وَدُور" تھے۔ (رویوں 10:5؛ افسیوں 2:12؛ 18:4؛ 18:1؛ مزید دیکھیں گنتیوں 1:20) اور ہم یوسف پر ایمان لانے کے دلیل سے خدا کے بیٹے بن گئے ہیں۔ (گنتیوں 3:26)

ہماری نجات کی طرح ہمارے لے پاک ہونا بھی ہماری کوشش، جدوجہد یا ہماری خوبی کے

سے تو بکر کے اپنے آسمانی باپ کے خاندان میں لے پا لک ہو جاتے ہیں تو ہمارے ہاتھی کے تمام گناہ اور ناکامیاں معاف اور ختم ہو جاتے ہیں۔ خدا کی تعریف ہو! تاہم نجات کے وقت گناہ اور بندھوں سے جو آزادی ہمیں حاصل ہوئی ہے اسے ہم اب شیطان ہمیں دوبارہ اپنا غلام بنانے کی قوت نہیں رکھتا۔ (عمرانوں 2:14-16)

کیونکہ اس نے صلیب پر فتح پائی ہے۔ (کلمیوں 15:2) لیکن ہمیں بطرے پا لک فرزند اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انہ کھڑا ہو جانا چاہیے! ہمارے لے پا لک ہونے کے تاثر میں یسوع کا بیش قیمت خون برا منی خیر ہے۔ دوسرا کام ہے کہ اس کے لے پا لک فرزند ہونے کا مطلب ہے کہ ہم مرانی زندگی برسن کریں۔

2 - ہمارا فرض ہے کہ خدا کی وفاداری اور فرمابرداری کریں

باندھتائی ہے کہ: "اور وہ اسلئے سب کے واسطے مُوا کہ جو جیتے ہیں وہ آگرے کو اپنے لئے نہ جھیں بلکہ اس کیلئے جو انکے واسطے مُوا اور پھر جی اُنہا"۔ (2- کریمیوں 15:5) ہمارا خدا اوند ہمارے کاموں اور لفاظ پر صرف چرچ یا فرشتی کے کام کے دراں ہی محروم نہیں کرتا۔ اگر ہمارا طرز زندگی اور طرزِ عمل ایسا ہے تو یسوع کے دو رکے فریں اور فقیہ کھلائیں گے۔ (متی 23) ہم یہودی طور پر زندگی پن کا ٹھکار ہیں اور ہم اپنے دلوں اور زندگیوں سے پورے طور پر خدا کی خدمت نہیں کر رہے۔ (متی 9:7-15)

یسوع نے اپنا یقینی خون اور اپنی جان دے دی تاکہ وہ ہماری زندگی کے ہر حصے کا خدا اوند بنے۔ ہمارے دلوں اور عادات کا خدا اوند۔ اس کی اور اُسکے باپ کی خواہش ہے کہ وہ ہماری زندگیوں کو معمور کرے اور ہمارے دلوں میں اذل درجہ پائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سرف بیٹھے سے بڑھ کر ہوں۔ بالفاظ دیگر ہمیں یسوع کی موت کے دلیل سے لے پا لک ہونا نصیب ہوا اور لے پا لک ہونے کی وجہ سے ہمیں زندگی۔ آشتی۔ خوشی۔ فضل اور امید حاصل ہو سکیں اور ہمیں انہیں حاصل کر کے سرف بیٹھے کی طرح ضائع نہیں کر دینا چاہیے۔ (سرف بیٹھے کے بارے میں مزید پڑھیں لوقا 15:11-32) نعمتیں اور خدا کے نمادے ہمارے لئے اُس کی برکات ہیں اور اُس کی مرضی پوری کرنے اُس کا جلال اور اُس کی بادشاہی کو دعست دینے کیلئے دیئے گئے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ سرف بیٹھے کو اُس کے باپ نے معاف کر کے اپنے خاندان میں قبول کیا۔ سرف بیٹھے کی کہانی خدا کی محبت اور حرم کی خوبصورت تصویر ہے۔ تاہم سرف بیٹھے نے جو اپنی خدا داد قوت۔ مقصد اور نعمتیں کھو دیں تھیں وہ انہیں واپس نہ پاسکا۔ مزید یہ کہ اگر وہ اپنی گراہ گن را ہوں سے بازنہ آتا تو ابدی ہلاکت پاتا۔

سے تو بکر کے اپنے آسمانی باپ کے خاندان میں لے پا لک ہو جاتے ہیں تو ہمارے ہاتھی کے تمام گناہ اور ناکامیاں معاف اور ختم ہو جاتے ہیں۔ خدا کی تعریف ہو!

اب شیطان ہمیں دوبارہ اپنا غلام بنانے کی قوت نہیں رکھتا۔ (عمرانوں 2:14-16) کیونکہ اس نے صلیب پر فتح پائی ہے۔ (کلمیوں 15:2) لیکن ہمیں بطرے پا لک فرزند اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انہ کھڑا ہو جانا چاہیے!

ہمارے لے پا لک ہونے کے تاثر میں یسوع کا بیش قیمت خون برا منی خیر ہے۔ اس کے لے پا لک فرزند ہونے کا مطلب ہے کہ ہم مرانی زندگی برسن کریں۔

(ب) مفت تختے کے لوازمات

جب ہم یسوع کو پالیتے ہیں تو ہم خدا کی بادشاہی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (کلمیوں 13:1) اور اس کے گھرانے کے اداکیں ہو گئے۔ (افسیوں 2:19)

(رومیوں 17:8) لیکن اس وجہ سے سچھائی چیزیں اور کام ہیں جو باپ کے لے پا لک فرزند ہونے کے طور پر ہمیں روزمرہ کی زندگی میں کرنے ہیں:

1 - ہمیں اپنے پرانے مالکوں کے وفادار نہیں رہنا

یہ نہ اُنے مالک کون ہیں؟ (کلمیوں 4:3) میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ: "اسی طرح ہم بھی جب بھی تھے تو دنیوی ابتدائی باتوں کے پابند ہو کر غلامی کی حالت میں رہیں۔" اس آیت میں ہم لفاظ "ابتدائی باتوں" کے معنی خالی اور فضول نہ اہب۔ قلفے اور نہایت اور شریعتی غلامی ہیں جو ہمیں نہیں بچاسکتے۔ نجات پانے سے قبل ہم اُن پرانے مالکوں کے غلام تھے۔ لیکن اب ہم سچ یسوع میں مندرجہ ذیل باتوں سے آزاد ہیں:

﴿ ۚ ہمارا گناہ اور اُس کی لعنت (کلمیوں 14:1-14:2) ﴾

﴿ ۚ ہماری گناہ آلوہ نظرت سے آزادی (رومیوں 6) ﴾

﴿ ۚ نجات پانے کیلئے ذہنی پن - جموئی تعلیمات اور شخصی جدوجہد (کلمیوں 2:16-23) ﴾

﴿ ۚ خوف-ڈر-اپیس کی مکاری - جھوٹ (کلمیوں 2:15؛ عبرا 14:2-18) ﴾

ہمیں اپنے پرانے بت پرستانہ مالکوں سے لا تعلق ہونا چاہیے۔ پا لک کلام ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ مج میں پرانے مالکوں کو ترک کرنے کی پوری قوت حاصل ہے: "اسلنے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی

پاشر سے پاشر

جسماں خواہشون کو ظاہر کرے جو آپکے دل میں ہر چیز رہی ہیں۔ ہم اپنے دل کو نہیں
جانشیکتے۔ (بی میاہ 17: 9, 10)

لیکن خدا ہمارے دلوں پر نگاہ رکھتا ہے۔ (1- سوئیل 16: 7) اور پاک زوح کی قوت
سے ہم پر ظاہر کر کے آئیں رہائی دے سکتا ہے۔

روزانہ وقاداری سے باطل مقدس بھی پڑھا کریں۔ کیونکہ خدا کے کلام میں آپ کے
دل کی باتیں عیاں کرنے کی قوت پائی جاتی ہے۔ (عبرانیں 4: 12) پھر جو آپ
کلام میں پڑھتے ہیں اُس پر عمل کریں۔ تاکہ آپ کلام پر عمل کرنے والے میں جائیں۔
(یعقوب 22: 1)

3 - ہمارے پاس جو کچھ ہے اور کچھ ہم نہیں ہوئے ہیں وہ سب
خداوند کا ہے

بلطور لے پاک فرزند ہماری زندگیاں۔ رشتہ داریاں۔ نعمتیں۔ صلاحیتیں۔ قوت
اور زمینی ملکیتیں سب خدا کی ہیں۔ ہمارے متعلق سب کچھ بیشمول ہماری خواہشات
اور امیدیں (زبور 5: 37، 4: 37) خدا اور اُس کی حکمت والی حاکیت کے تابع کی
جانی چاہیں۔

کچھ لوگ خود غرضی یا اپنے خوف کی وجہ سے اپنا وقت۔ نعمت یا دولت خدا سے دور
رکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہم خدا کو چیزیں نہیں کرتے ان چیزوں کو ہم
خدا کی برکتوں سے دور رکھتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کی سب چیزوں میں خدا کی
برکات کو مقدم جانا چاہیے لیکن ایسا کرنے کیلئے ہمیں اپنی سب چیزوں اُس کے تابع
کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ہم اپنی زندگی کا غیر تبدیل شدہ علاقہ بھی اُس
کے حوالے کرتے ہیں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں تو خدا ہماری زندگی میں اپنی پوری
حکمت اور قوت والی راہوں اور طریقوں سے ہمارے گناہوں۔ ضرورتوں اور ہماری
خواہشون کے تاظر میں برداشت کرتا ہے۔ جب ہم اُس کے تجدیل کرنے والے کام کو
قبول کرتے ہوئے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے تو بکرتے اور اُس کے کلام کی تابع
فرمانی کرتے ہیں تو وہ پھر ہمیں اُس کے بینے کے ہمیشکل بناتا ہے جو کہ اُس کی
ہمارے لئے مرضی ہے۔ (رومیوں 8: 29)

ہمیں اپنی برکات اور کام درختا ہے!

بلطور لے پاک فرزند یاد رکھیں ہماری ساری زندگی کا مقصد اپنے آسمانی باپ کے نام
کو تغیرت اور جلال دینا ہے۔ ہمیں اُس کے گرانے (کلیسیا) کے ساتھ تکمیل اور تغیرت
و تکمیل کریں۔ (کلیسیا - گلتنیوں 6: 10؛ افسیوں 2: 19) جسکا ہم اہم حصہ ہیں۔

ہم سب ایسے زندگانی رہنماؤں کے بارے میں جانتے ہیں جو خدا کے مرضی کے مطابق
میاٹے گئے اور خدا نے انہیں بھرپور طور پر استعمال کیا۔ خدا نے انہیں اچھی نعمتیں اور
صلاحیتیں دیں تھیں۔ اُس نے انہیں اپنی خدمت کے کام اور دوسروں کی اُس کے ابتدی
مقاصد کیلئے چیتے کیلئے استعمال کیا۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے بے دینی کو اپنے دلوں میں داخل ہونے
دیا۔ اکثر اوقات غرور یا خود غرضی ان کی زندگیوں میں داخل ہو گئے جس کا علاج نہیں کیا
گیا۔ جلد ہی وہ مختلف گناہوں میں گھر گئے مثلاً اپنیوں کی چوری کو ذرست قرار دیتا۔
جنہیں بد اخلاقی۔ اپنے گھر انوں کو چھوڑ دیا یاد و سرے جسم کے کاموں کو ترجیح دی۔ انہوں
نے اپنے مہدوں۔ القاب اور عزت سے محبت کی۔ "کیونکہ وہ خدا سے
عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا
چاہتے تھے"۔ (یوحنا 12: 43) خداوند کی خدمت کرنے کے بجائے دوسري
چیزوں کی خدمت کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ کچھ وقت کیلئے ایسا لگے کہ رہنماؤں کو خدمت کا میابی سے ہو رہی ہے لیکن
وہ دراصل لوگوں اور جنی کو خدا کے ساتھ بھی مشتمل بازی کرتے ہیں۔ لیکن خدا ملکیوں
میں نہیں اڑایا جاتا۔ (گلتنیوں 8: 7، 6) زندگانہ اگناہ اور سرکشی کے بارے میں نہیں
برتا ہے۔ (عبرانیں 11: 8-12، 15: 11-12) گناہ آلوہہ رویہ سے خطرناک
تباہی برآمد ہوتے ہیں حقیقت کریبا ہی آتی ہے۔ (یعقوب 13: 1-15) یہ بات سب پر
بیشمول ہکلیسیا اور رہنماؤں کے لاگو ہوتی ہے۔

گناہ کی وجہ سے پاشر حضرات اور برادری میں کلیسیا کی گواہی خراب ہوتی ہے۔ کتنی
گمراہ نہ کہ اور مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور جن لوگوں کو رہنماؤں کی ناکامیوں
کے بارے میں پتہ چلتا ہے وہ بھی دیکھی اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ بے شک شیطان
کلیسیائی رہنماؤں کو آزارناشوں میں ڈال کر جاہ و بر باد کرتا رہتا ہے۔ (لوتا 31: 22)
لیکن گناہ کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اسکا آغاز دل سے ہوتا ہے۔

(متی 12: 35، 34: 15، 19: 15) جب ہمارے دل پر ہے طور پر خدا
کے وقادار اور تابع فرمان نہیں ہوتے تو ہمارے دلوں سے خداوند کی موجودگی اور حضوری
ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم پورے طور پر اپنے دلوں کو خداوند کو دیں تو وہ ہمارے آگے
آگے چل کر ہماری راہوں کو تیار کرے گا۔ (1- سوئیل 3: 7؛ امثال 5: 3- 8)

پس پاشر حضرات اپنے دل کی خفافت کریں! (امثال 4: 23) روزانہ اپنے دل کو دعا
میں خدا کے تابع کریں اور اُس سے کہیں کہ وہ آپ پر اپنی کمزوریاں۔ گراہیاں یا

- 4 - جبکہ بطور بیٹھیں وراشت میں بالغ مقام حاصل ہے تو پھر
ہمارا فرض ہے کہ زوجانی بلوغت کی طرف مسلسل بڑھتے رہیں۔
- جب ہم نے مرے سے بیدا ہوتے ہیں تو ہم اُس کے لے پاک فرزند بن جاتے
ہیں۔ ذیناوی طور پر لے پاک ہونے سے لے پاک شدہ بچوں والدین کی موت کے
بعد جائیداد کا وارث ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بچوں جوان اور بالغ ہو جائے تو
پھر جائیداد کا وارث بنے۔
- نہ ہم خدا کی راہیں انسان کی راہوں سے فرق ہے۔ (یوحنا 9:8-55)
- درافت کے لائق بنانے کیلئے خود کو بیٹھا اور مقدس ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ
مندرجہ بالائی طریقوں میں سے چند مثالیں ہیں جن میں ہمیں نجات کے بعد مسلسل
بڑھنے اور تبدیل ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ وقت نکال کر باقی مقدس میں سے
مزید مثالیں خلاش کریں جن پر بطور خدا کے بیٹھنے عمل کرتے ہوئے زوجانی طور پر
ترقی کریں۔
- ### بڑھنے کا راستہ
- سچ یسوع میں زوجانی ترقی اور بلوغت خود بخوبیں ہوتیں۔ خدا پاک زوج کی
میروت میں تبدیل ہونے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ لیکن اس تبدیلی کے عمل میں اُسے
ہمارے کامل تعاون کی ضرورت ہے۔ یعنی کو تو پر کرنے کیلئے راضی ہونا۔ خود انکاری۔
خدا کے کلام کی فرماتبرداری کرتا وغیرہ۔ باقی مقدس ہمیں واضح طور پر بتاتی ہے کہ
زوجانی طور پر ترقی اور بالغ ہونے کیلئے ہمیں یہ چیزیں کرنی ہیں:-
- ★ ہمیں خدا کے کلام کو بطور خواراک استعمال کرنا چاہیے۔ (1-پطرس 2:2)
- عمرانیوں 5:14-11:5
- ★ خود کو (بطور کلیسیا رہنماء) خدا کے کلام کے باقاعدہ مطابع کیلئے وقف کریں۔
تکمیلی میں 13:4، 2-تکمیلی میں 15:2)
- ★ اپنی زندگی میں اُنکی چیزوں کا اختاب کریں جو آپ کو زوجانی طور پر بالغ بنانے
میں مددگار و معاون ہوں۔ (1-تکمیلی میں 8:4، 16:6، 20:12، 11:6)
- عمرانیوں 5:14:1-1:3-3)
- ★ پاک زوج سے بار بار اور مسلسل معور ہوتے رہیں۔ (افسوس 18:5)
- ہمارا آسمانی بآپ چاہتا ہے کہ ہم اُس میں ترقی کریں۔ اُس نے ہمیں اپنی الٰی
قدرت سے وہ سب کچھ دیا ہے جس سے ہم اُس کی وراشت کے حصہ دار ہیں۔
- جب ہم خدا کی تابع فرمائی کرتے اور باطنی طور پر تبدیل ہو جاتے ہیں تو پھر خدا کی
طرف سے تقویض کردہ زیادہ فہرستہ دار یاں سنبھالنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔
(یکمین متی 29:14-25)
- باقی مقدس میں کئی حوالہ جات پائے جاتے ہیں جو ہماری بلوغت بطور خدا کے بیٹھنے
حاصل ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر ہمیں ترقی کرنی چاہیے:

(2-پطرس 4:2-4) اُس نے خود کو اور اپنے مدارے آسمانی لکھروں کو ہماری روحانی ترقی اور بلوغت کیلئے نذر کر رکھا ہے۔ اور وہ ہمارے دلیل سے کام کرتا ہے۔
(فلپوس 13:12-2)

اپنے ذہن کی تبدیلی کیلنے ہیں اپنا جائزہ لینا چاہئیے کہ ہم کیا مانتے ہیں۔ چیزیں اور باتیں جو ہم ذہنی سے سیکھتے ہیں انکا موازنہ ہمیں ان باتوں سے کرنا چاہئیے جو ہمیں خدا سکھاتا ہے۔ ہمارے ذہنوں کے ان سب خیالوں اور نظریات کو تبدیل ہونے کی ضرورت ہے جو ذہنیاوی اور یہ دینی ہیں۔ ”مگر تم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پائی۔۔۔ اور نہیں انسانیت کو پہنچو جو خُدا کے مطابق سچانی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔“ (افسیوں 4:20-24) جب ہم نہیں سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو ہماری رُوح زندہ ہو جاتی ہے اور ہم خُدا سے بات چیت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہ بات چیت دو طرفہ ہوتی ہے جس میں ہم بولتے ہیں اور وہ سُنتا ہے۔ پاک رُوح سچانی کا رُوح ہے جو ہمارا مددگار ہے اور ہمارے اندر رہتا ہے۔ پاک رُوح ہم پر خُدا کے کلام کے ذریعہ ہماری خامیاں اور کمزوریاں ظاہر کرتا ہے تاکہ انکی ڈرستی ہو سکے۔ یہ صلاح کاری ہمارے ذہنوں کی تبدیلی کا عمل ہے۔ نیا اور تبدیل شدہ ذہن نہ صرف بڑی ذہنی قابلیت رکھتا ہے۔ لیکن وہ خُدا کے کلام کی سچانی کو جاننے اور پہچاننے کی قابلیت بھی رکھتا ہے۔ ہماری تبدیلی کے عمل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے: ”اور خُداوند رُوح ہے اور جہاں کہیں خُداوند کا رُوح ہے وہاں آزادی ہے۔۔۔“ (2-کرنتھیوں 3:17، 18) جب ہم پُرانی انسانیت کو اُتار کر نئی انسانیت پہن لیتے ہیں تو پھر ہمارے ذہن نئے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارا رویہ اور بر تاؤ بدل جاتے ہیں۔

بانبل بتاتی ہے کہ سب نئے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔ (رومیوں 3:23) بطور گناہ میں گرے ہونے انسان ہم سب خُدا کی رُوحانی سچانیوں کے بارے میں اندھے ہیں۔ جو شخص نجات پا کر نئے سرے سے پیدا نہیں ہوتا وہ نفساتی آدمی کہلاتا ہے۔ ”مگر نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُسکے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ رُوحانی طور پر کہی جاتی ہیں۔“ (1-کرنتھیوں 2:14) نفساتی آدمی صرف اپنے ذہن (جان) سے سوچتا اور سمجھتا ہے۔ اسلئے وہ خُدا کی رُوحانی باتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔ تاہم جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو ہمیں رُوحانی چیزوں کی سمجھ آنے لگتی ہے۔ ہمارا نظریہ پاک کلام کے مطابق بنانے کی صلاحیت اور گنجائش پاک رُوح کے کام کی وجہ سے ممکن ہے جو ہم میں بسا ہوا۔ نجات پاجانے کے وسیلے سے ہماری عقل نئی ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ہمارا نظریہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ (رومیوں 12:2)

لے پاک ہونے کا اعزاز



ہمارے لے پاک بیٹھے ہوتے سے ہم نبی قسم کی تعلق داری حاصل کرتے ہیں۔ ہم باپ نہیں، بن سکتا اور تم لے پاک ہو کر خدا کے بیٹھیں بنتے۔ بے ایمان لوگ خدا کو لے پاک بیٹھے ہن جاتے ہیں اور ہمیں گود لینے والے والدین مل جاتے ہیں جو "منصف" کہہ کر پاک رکھتے ہیں تاکہ بہاپ۔

ہماری ہر حلقہ سے مدد اور حفاظت کرتے ہیں۔ ہم نے ابھی لے پاک ہونے والے اب ہم یسوع پر ایمان لانے کے دلیل سے حقیقت میں خدا کے بیٹھے ہن گئے ہیں جو ہماری کتب سے ہر حق و فرائض کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن لے پاک ہونے والے کو کئی اعزازات حاصل ہیں۔ یہی کچھ انسانی طور پر لے پاک ہونے کے عمل میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ خدا کے بیٹھے ہن گئے ہیں انہیں مفت اور ابدی اعزازات حاصل ہیں۔ آئیں ہم ان کا مطالعہ کریں۔

(الف) لے پاک ہونے کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ خدا ہمارا باپ ہے (رومیوں 15:8؛ گلنتیوں 5:4)۔

ہمارا باپ ہمیں اپنے بیٹھے اور بیٹھیاں کہنے میں نہیں شرماتا۔ (2- کرتیوں 6:18؛ ہمارا باپ ہمیں اپنے بیٹھے اور بیٹھیاں کہنے میں نہیں شرماتا۔

عبرانیوں 11:2) ہم چھوڑے گئے ہوئے بیٹھیں ہیں۔ باکل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ "چنانچہ اُس نے ہم کو بنای عالم سر پیشتر اُس میں چن لیا....."۔ (افرمیوں 4:1) زندگی کے مرض و جرموں آنے سے قبل خدا ہر جاندار چیز کو خدا نے خلق کیا ہے خاص طور پر نبی نوع انسان کو۔

(امال 28، 25:17) سب انسانوں کا خالق ہونے کے ناطے وہ سب کا باپ خدا نے اپنی مرضی کر نیک ارادہ کر مُوفق ہمیں اپنے لئے ہے۔ (یوحنا 1:3) جب تک ہم نئے سرے سے پیدا نہ ہوں خدا ہمارا زوالی طور پر پیشتر سرے منتظر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لئے

بالک بیٹھے ہوں۔” (افسیوں 5:1) خدا کی مرضی کئی چیزوں کیلئے تھی۔ لیکن حاصل کرنے کے ناقابل اور راضا مند ہو جاتے ہیں۔

گرانے اور خدمت کے کام کے مابین توازن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص اسے خوش اسلوب سے سراج نام نہیں دیتا۔ لیکن ہمیں اپنی زندگی میں خدا کی بہایات کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ بہایات اس کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ پس پاک کلام کا مطالعہ کریں تا کہ آپ کو اپنے خاندان کی راہنمائی کیلئے خدا کی ترجیحات اور معیاروں کا پتہ چل سکے۔ (افسیوں 4:1-6؛ گلیسوں 3:20، 21، 21:1-7؛ پطرس 1:3-7؛ اور طالکی 13:2، 14:16)

(ب) ہمارے باپ نے ہمیں اپنا پاک روح دیا ہے
خدا کی پاک روح کی نعمت ”وراثت“ کے لئے فائدے ہیں لیکن انہیں سے کچھ یہ ہیں:-
1 - پاک روح ”لے پاک ہونے کی روح“ ہے۔

(رومیوں 15:8)

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے اندر پاک روح کے سکونت کرنے کی وجہ سے ہم شخصی طور اور سچائی سے اپنے خدا باپ کے ساتھ قریبی تعلق کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ پاک روح کے ذریعہ ہم اسے اپا یعنی اے باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ (رومیوں 15:8؛ گلتنیوں 6:4)

اصطلاح ”اٹا“ مجتب اور دلی لگا اور عزت و محکم کو ظاہر کرتی ہے۔ باطل مقدس کے زمانہ میں یہ اصطلاح بچے (جنی کو فوجہاں) اپنے باؤپوں اور کبھی کھمار طباہ اپنے انسادوں سے مخاطب ہونے کیلئے استعمال کرتے تھے۔ مشرقی ممالک میں بھی اپنے باپ سے مخاطب ہونے لئے لفظ ”اٹا“ استعمال کیا جاتا ہے اور مغربی ممالک میں باپ سے مخاطب ہونے کیلئے لفظ ”ڈیلی“ استعمال ہوتا ہے۔

یسوع نے بھی باپ سے مخاطب ہونے کے لئے اسی اصطلاح کو استعمال کیا۔ (قریں 36:14) لیکن یہودیوں نے خدا سے مخاطب ہونے کیلئے کبھی کھمار ”اٹا“ کا لفظ استعمال کیا۔ اگرچہ ان کے پاس اس سے شخصی تعلق دار قائم کرنے کا بے مثال احتیاق تھا۔ یہ احتیاق صرف یسوع کے میلی کام کی وجہ سے حاصل ہوا۔

2 - ہم خدا کے غلامانہ خوف سے آزاد کئے گئے ہیں۔

اگر آپ کی ازدواجی زندگی یا بچے نظر انداز کئے جاتے ہیں تو آپ کلیسا میں رہنا ہونے کیکونکہ تمکو علامی کی روح نہیں ملی جس سے ڈرپیدا ہو۔” (رومیوں 8:15) ہمیں معلوم ہے کہ ”خداونکا خوف“ ایک محنت بخشن اور استیازی ہے۔ خدا کی الوہیت اور اس کا کرم۔ لیکن بطور سمجھی ہمیں حریمی محنت کرنے کی ضرورت

ہماری لے پاکی اس کی نیک ارادہ کے موافق تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ ہم یسوع کے دليل سے اس کے بچے ہیں۔ یہ ہمارے لئے کتنا عزت اور جلال کی بات ہے کہ ہم اس کے نیک ارادہ کے موافق خدا کے بیٹے ہیں!

ہو سکتا ہے کہ آپ (یا آپ کی کلیسا کا کوئی فرد) اپنے دنیا وی والدین کے ناپندیدہ بچے ہوں۔ یا شاید آپ سے محبت نہیں کی جاتی ہو۔ آپ کو خاندان پر بوجہ سمجھا جاتا ہو۔ یاد رکھیں کہ آپ کا آسانی باپ ہمیشہ آپ سے محبت کرتا تھا اور کرتا ہے! وہ آپ اور آپ کے خاندان اور آپ کی کلیسا کیلئے بیش قیمت اور شاندار منصوبے رکھتا ہے۔ (بریلیا 11:29-13:1؛ آسٹر 14:4: 1- کرختیوں 9:2) خدا نے آپ کیلئے سب چیزوں مہما کیں ہیں۔ (متی 33:6؛ فلپیوں 4:19) اور وہ مستعدی سے کام کر رہا ہے۔ (رومیوں 8:28-30) اس کے نام کی تعریف ہوا

پاشر سے پاشر

جب کسی کے والدین اسے نظر انداز یا تذییل کرتے ہیں تو وہ سوچتا ہے کہ وہ خدا اور دوسرے لوگوں کے نزدیک غیر اہم اور بے کار انسان ہے۔ پس اے پیارے پاشر بھائی میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی نبشری کی مصروفیات کو اتنا زیادہ نہ بڑھائیں کہ آپ اپنی اولین ترین ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو جائیں۔ یعنی کہ آپ اپنے بیوی اور بچوں کو وقت دینا چھوڑ دیں۔ باطل مقدس واضح طور پر بتاتی ہے کہ آپ کا خاندان اور ازدواجی زندگی آپ کی نبشری سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ (افسیوں 22:5-33) خداوند کے ساتھ آپ کی شخصی تعلق داری آپ کی زندگی کیلئے اول درجہ رکھتی ہے۔ لیکن اگر آپ شادی شدہ ہیں تو بیوی آپ کی دوسری ترجیح ہے۔ اگر آپ کے بچے ہیں تو ان کی نگہداشت کرنا آپ کی تیرسی ترجیح ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے خاندان کی ضرورتی پوری کرنا۔ ان کی پروش کرنا اور ان کو خداوندی را ہوں کی تعلیم دینا۔ (اسکتا 7:6) پس پاک کلام کو روشنی میں نبشری کا کام خداوند کے ساتھ آپ کے شخصی تعلق اور بیوی بچوں کی ذمہ داریوں کے بعد آتا ہے۔ بالغاظ دیگر پہلی ترجیح انسان کا خدا کے ساتھ شخصی تعلق اور گھر بیوی ذمہ داریاں ہیں اور دوسری اور آخری ترجیح خدمت کا کام ہے۔

اگر آپ کی ازدواجی زندگی یا بچے نظر انداز کئے جاتے ہیں تو آپ کلیسا میں رہنا ہونے کے لائق ہیں۔ (۱- ۵) خاندان اور بچوں کے بارے میں غفلت برتنے کا ہر پیدا تر تجھے یہ لکھا ہے کہ وہ خدا کی محنت اور اس کے منصوبوں کو

کر سکتے ہیں۔ (لو۱۹:۳؛ یو۱۴:۱۳؛ یو۱۵:۱۶) بطور باقی بیٹھے ہمیں اس دنیا میں اپنے اندر کروز خدا کے کام کرنے کا انتھاق حاصل ہے۔ ہمیں یہ یوں کے نام میں خدا کی مرضی کے مطابق زندہ رہنا اور اُس کی خدمت کرنی چاہیے۔ آئین۔

4 - پاک روح ہماری رہنمائی کرے گا۔

"اسلئے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹھے ہیں۔" (رومیوں ۱۴:۸) یونانی لفظ "چنان" کو بطور اسم فاعل ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم مسلسل پاک روح کی ہدایت سے "چلتے" ہیں۔ گلیسا کے ہر بانغ ایماندار لیکن خصوصی طور پر پاشر اور رہنماء حضرات کو پاک روح کی ہدایت سے چلانا چاہیے۔ پاک روح کی تواتر ہدایت دو طرح سے معرف و جو روئی آتی ہے:-

1 - بڑی محنت اور لگن سے پاک کلام کا مطالعہ کریں تاکہ اُس میں متواتر اضافہ ہوتا رہے اور ناصرف روحاںی علم میں اضافہ ہو بلکہ پاک کلام کے ہر لفظ پر کلام کی روح کے مطابق اُس پر عمل کیا جائے۔

(۱- تعمییں ۱۲:۴-۱۶:۴) تعمییں ۲:۲- ۱۵:۲، ۱۶:۳-۱۷:۱، یعقوب ۱: ۲۵-۲۱)

ایسا کرنے سے پاک روح کی ہدایت حاصل ہوتی ہے۔

2 - پاک روح کی رہنمائی اور آگاہی کے بارے میں حسوس ہونے سے۔ ذعا اور ذعا کے بعد خاموشی میں وقت گزاریں تاکہ سارا دن کے کام کا ج کرنے کیلئے روح کی ہدایت اور رہنمائی حاصل کریں۔

ہمیں ہر روز پاک روح کے تازہ سچ کو اپنی زندگی میں سرگرم ہونے کیلئے دعوت دینی چاہیے۔ (گلکتوں ۱۶:۵) ہم اُپنی بے ہر موقع اور حالات کیلئے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ روزانہ پاک روح بنے گلکتو کرتے ہوئے اُس سے رہنمائی حاصل کریں اور اُپنی بکی آواز سننے کیلئے خاموشی میں پہنچو گئیں۔ مجذوب کریں۔ اس عمل کو اپنی عادت بنالیں۔

پاشر سے پاشر

عزیز پاشر ایا درکھیں کہ پاک روح آپ کو کوئی ایسا کام کرنے کیلئے رہنمائی نہیں کرے گا جس سے خدا ناخوش ہو یا پاک کلام کے بر عکس ہو۔ پاک روح بطور ستیش کا تیرا اقوام (تیرافرو) بیٹھ خدا کے کام کی قدم دین کرے گا اور پاک کلام کی تائیں فرمائیں کرنے کی ہدایت کرے گا۔

نہیں۔ "ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غصب تاک آتش باقی ہے جو مخالفوں کو کھالیے گی۔" (عمرانیوں ۱۰: ۲۷) ہمارے گناہوں کی سزا کی قیمت ادا کر دی گئی۔ (حرقی ایل ۱۸: ۲۰) ہم کہ سکتے ہیں کہ: "پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں۔" (رومیوں ۸: ۱) کیونکہ یہ حق ہے کہ ہم "پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔" (عمرانیوں ۴: ۱۶؛ مزید کیص ۱۰: ۲۲) ہمارا باب جو ہمیں پیاز کرتا ہے جب ہم اُس سے ذعا ملکتے ہیں تو وہ اپنے پیار اور حکمت کے مطابق ہمیں جواب دیتا ہے۔

3 - ہم پر پاک روح کی نہر گی

"..... وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تاکہ اُس کے جلال کی ستانش ہو۔" (افسیوں ۱۴: ۱۳، ۱: ۱) رومی قانون کے مطابق لے پاک ہونے کے عمل کیلئے ایک گواہ کی قدم دین ہوتا لازم تھا۔ ہم سچے چلے ہیں کہ ہماری روحاںی لے پاکی کے عمل میں پاک روح جو ہمارے امداد کوست ہوتا ہے ہمارا گواہ ہے۔ پاک روح ہماری گواہی دیتا ہے کہ ہم حقیقت میں خدا کے حلال زادے ہیں۔ بطور خدا کے بچے ہم اُس کی وراثت کے وارث ہیں جو ہمیں تجییں یوں میں حاصل ہے۔" اور اگر فرزند ہمیں تو وراثت بھی ہیں یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ ڈکھائیں تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پانیں۔" (رومیوں ۸: ۱۷، ۱۶: ۸) مزید کیص گلکتوں ۷: ۶: ۴) پاک روح کی نہر کا لگایا جانا ہمارے لئے بڑی اہمیت کا حال ہے۔ (افسیوں ۱: ۱۳: ۱؛ ۳: ۴؛ ۲: ۲- کرنیوں ۲۲: ۱؛ ۵: ۵) یونانی ثافت میں جب کسی چیز پر نہر لگائی جائی تو اس سے ملکیت کا انتہا ہوتا تھا تاکہ اسے چوری ہونے سے پچایا جاسکے۔ کاغذات یا پیغام پر نہر ہونے سے ثابت ہو جاتا تھا کہ وہ مستند ہیں اور ان کے بھیجنے والے کے اختیار کا پتہ چلا ہے۔

ہم پر بطور خدا کے بیٹھے پاک روح کی نہر گی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم خدا کے حقیقی طور پر بیٹھے ہیں۔ ہم اُسکے ہیں اور اُس نے اپنے فرشتوں کو ہماری حفاظت کیلئے ستر رکیا ہے۔ (زبور ۹۱: ۱۲، ۱۱: ۹۱) ہم اُسکی مرضی پوری کرنے کیلئے خدا کے اختیار میں ہیں اور ہمارے پاس خدا کا اختیار ہے جس کی مدد سے ہم اُسکی مرضی پوری

ضرورت ہے۔ دراصل لفظ "شہیہ" میں مضبوط یا تربیت کرنے کا نظریہ پایا جاتا ہے تاکہ خدا ہماری زندگی میں اپنے منصوبے اور ارادے پورے کرے۔

ہماری زندگیوں کو مضبوط بنانے سے ہمیں مستقبل کے ہمانہ حملوں یا زخموں سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے۔ (عبرانیوں 12:12، 13:12، 13:13؛ مرید یکھیں 1، کرنیوں 9:24-27)

(د) جبکہ ہم اُس کیلئے لے پا لک فرزند ہیں تو ہمارے باپ کی خواہش ہے کہ ہم اُسکے اکلوتے بیٹے کے ہمشکل ہوں۔

نجات پانے کے موقع پر جب ہم خدا کے خادمان میں لے پا لک بنائے جاتے ہیں تو وہ ہمیں نہ صرف ایک نیا نام دیتا ہے بلکہ ایک نئی فطرت بھی دیتا ہے۔ "...جنکر باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کرنے تاکہ اُنکے وسیلہ سے تم اُس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بُری خواہش کر سبب سے ہے ذات الہمی میں شریک ہو جاؤ۔" (2-پطرس 1:4، 3:1)

بطور بھی ہم اُس کے نام سے پکارے جاتے ہیں جس نے ہمیں لے پا لک بنایا۔ (اعمال 11:26، 1-پطرس 12:4-16) اُس کے رحم اور پاک روح کے کام کی بدولت ہم روز بروز خدا کے بیٹے یوس کے ہمشکل بنتے جاتے ہیں۔

پیار کرنے والے باپ کے طور پر خدا اس لئے ہماری اصل شہیہ کو بحال کرتا ہے تاکہ جب ہم اُس کے حضور پہنچیں تو ہم اُس کی مانند ہوں جس نے ہمیں بنایا ہے۔

(زبور 15:17)

(2- کرنیوں 18:3) تبدیلی کا یہ عمل کے تابع ہونے کا حکم اور پاک روح کے کام سے تعاون کرنے کے احکامات دیے ہیں۔ ہمیں یوس کی مانند بننے کی ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیے۔

(رومیوں 12:2، 1:2؛ مرید یکھیں 1- کرنیوں 15:49 اور 1-یوحنا 3:2، 3) یعنی نوع انسان خدا کی شہیہ پر خلق کیا گیا تھا۔ (پیدائش 1:27، 26:1) لیکن گناہ کی وجہ سے ہماری شہیہ بگزگنی۔ تاہم نجات پابنے سے ہم میں ایک جلالی عمل شروع ہو گیا جس سے ہم آسمانی باپ کی شہیہ کی مانند بننے کے لائق ہو گئے ہیں۔ خدا ہمیں

اگر آپ حسوں کریں کہ پاک روح آپ کو کچھ کرنے کو کہرا ہے تو بہتر ہو گا ایسے لوگوں سے صلاح لیں جو سمجھی ایمان میں بالغ اور کلام کو خوب جانتے اور سمجھتے ہوں۔

(امثال 11:14، 14:6) ایسے صلاح کاروں کا انتخاب کریں جو خدا کے کلام کے تابع فرمان اور وفادار ہوں۔ ایسے لوگوں کی خلاش کریں جو آپ کی کیوں اور خاصیں کے بارے میں دلیری سے آپ کو بتائیں۔

آپ کو اس بات کا بھی لیقین ہو کہ جو کچھ آپ پاک روح کی طرف سے ہدایت پارے ہیں وہ خدا کے کلام کے عین مطابق ہو۔ مثال کے طور پر پاک روح کبھی بھی وہ چیز لیئے کوئی نہ کہے گا جو آپ کی ملکیت ہیں ہے کیونکہ باہم واضح طور پر بتاتی ہے کہ چوری نہ کر۔ (خروج 20:15:20؛ افسیوں 4:28)

مرد حضرات کیلئے خصوصی الفاظ: آپ کو خدا نے یہوی کی متورت میں ایک دانا صلاح کا رہیا کی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمیشہ ذرست ہو گی۔ اسی طرح آپ بھی ہمیشہ ذرست نہیں ہو گے۔ تاہم ایک اچھی اور خدا پرست یہوی مد دگار ہوتی ہے اور اس کی مدد اور تعاون کبھی بکھار اچھا مشورہ ثابت ہوتی ہے۔ (پیدائش 18:2) اپنی یہوی کے ساتھ ہڈیاں زیادہ وقت گزارنے کی کوشش کریں۔ اور جب آپ ایسا کریں تو آپ اپنے ساتھی کو بتائیں کہ آپ پاک روح سے کیا رہنمائی پارے ہیں کیونکہ کمی خواتین پاک روح کے بارے میں بڑی حساس ہوتی ہیں۔ خادم حضرات کو چاہیے کہ وہ ہم کے بارے میں اپنی یہویوں کی رائے حاصل کریں اور اگر وہ خدا کے کلام کے مطابق ہدایت ہو تو اس کی پیرودی کرنے کی حکمت ہو۔ خدا کے منتظر ہنپتے کی ہمدوقت کوشش رہیں۔

(ج) ہمارا باپ ہماری تربیت کرنے کیلئے ہمدوقت تیار ہے۔

ہر والدین اپنے بچوں کی تربیت کی اہمیت سے واقف ہے۔ لیکن خدا کا انسان کو تربیت کرنے کا طریقہ دنیاوی والدین کے تربیت کرنے کے طریقے سے مختلف ہوتا ہے۔ خداوند کی تربیت کوئی خوفناک چیز نہیں ہے۔ خدا نفرت غصہ یا بے صبری سے ہماری تربیت نہیں کرتا۔ اس کی اہمیت تربیت میں سزا۔ عدالت یا اذکیا جانا شامل نہیں ہوتے۔ درحقیقت ان سب چیزوں کا اکٹھ چکائی ہے۔ خدا ہماری اس لئے تربیت کرتا ہے کیونکہ ہم اُسکے بچے ہیں۔ خدا ہمیں گناہوں اور سرکشی سے آزاد کرنے کیلئے آزاد کرتا ہے۔ خدا ہمیں اس کا سخ اور برکات حاصل کرنے کیلئے تربیت کرتا ہے تاکہ ہم انہیں حاصل کرنے کیلئے آزاد ہوں۔ (پیھیں عبرانیوں 12:13-13)

خدا ہمیں اس لئے تعمیر نہیں کرتا کیونکہ ہم نے کوئی بُر اکام کیا ہے یا ہمیں درستگی کی

زوجانی طور پر ترقی اور بلوغت دینا چاہتا ہے۔ اُس کا زوج ہمیں گناہ سے توبہ کرنے کی قابلیت دیتا ہے۔ وہ ہمیں خدا اور اُس کے کلام پر محروم کرنے اور اُس کے تابع ہونے کے بارے میں سمجھاتا ہے۔ جس طرح کہا رہی کے برخوبی کو مخصوص عکل میں ڈھانے کیلئے مٹی کو توڑتا اور مزدہ تا ہے۔ بعدنے خدا ہمیں تبدیل کرنے کیلئے روزمرہ کے حالات و اتفاقات کے دباؤ کو استعمال کرتا ہے۔ (یعقوب 8:64) پیار کرنے والے باپ کے طور پر خدا اسلئے ہماری اصل شہیہ کو جمال کرتا ہے تاکہ جب ہم اُس کے حضور چیزوں تو ہم اُس کی مانند ہوں جس نے ہمیں بنایا ہے۔ (زبور 15:17)

(ه) بطور بیٹے ہمیں آزادی کا حق حاصل ہے۔

”پس اب تو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہے اور جب بیٹا ہوا تو خدا کے وسیلہ سے وارث بھی ہوا۔“ (گنتیوں 7:4) ”پس اگر بیٹا شہیں آزاد کریگا تند نعم واقعی آزاد ہو گے۔“ (یوحنا 3:36) یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے سے ہم گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ (رومیوں 8:2) ہم دنیوی ابتدائی باتوں سے آزاد ہو گئے ہیں۔

(گنسیوں 2:15، 8:16-23) ہمیں موت کے خوف (عبرانیوں 14:15) اور غصبِ الہی سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (رومیوں 9:5) تو بھی ہماری لے پاگی اور آزادی سے کلی معاcond پورے ہوتے ہیں۔ لے پاگ شدہ ہیے کو آزادی نہیں ہوتی کہ جو کچھ وہ چاہے کرتا پھر۔ (1-پطرس 17، 16:2) بلکہ ہمیں خدا اباپ اور اُس کے کلام کی تابع فرمائی میں رہتے ہوئے سب کچھ کرنے کی آزادی ہے۔ ہم بطور خادم اپنے اور اُس کی کلیسا اور ساری دنیا کی خدمت کرنے کیلئے آزاد کئے گئے ہیں۔

(ر) لے پاگ ہونے سے ہمیں عنصمت اور مساوات حاصل ہوتے ہیں۔

آج کل دنیا میں ایسے علاقے اور جگہیں موجود ہیں جہاں کچھ لوگوں کو دوسروں سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ ایسے لوگ جو خاص دلوں۔ قبیلوں یا مخصوص علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں یا مخصوص زبان یا بولی بولتے ہیں انہیں معاشرہ میں کمتر اور خیر جانا جاتا ہے۔ کچھ ایسے نماہب یا مالک ہیں جہاں عورتوں کو مردوں سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ یا اس طرح کے کئی اور تعقیبات یا ان انصافیاں ان معاشروں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن نبی پیدائش کا تحریر درکھنے والے یسوع کے پیروکاروں کی لے پاگی اور خدا کے نزدیک ان کا مقام دسرے ایمانداروں کے برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ یسوع میں ”نه کوئی یہودی رہانے یوٹانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد نہ کوئی لوتا 10:19؛ یوحنا 11:17-15؛ رومیوں 31:8-39؛ 1-یوحنا 3:8؛ 4:4) کسی ایماندار کی زندگی میں جسم کو اسی وقت کام کرنے کا موقع ملتا ہے جب وہ اُسے اپنے لئے قبول کرے یا اُسے اپنے نزدیک آنے کی اجازت دے۔ یسوع نے ہمیں شیطان پر اور ہر اُس چیز پر غالب آنے کی قوت دی ہے جو ہم پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ (2-کرنیوں 10:3-5؛ افسیوں 10:6-18)

(و) بطور لے پاگ بیٹے ہمیں شریسے خدا کی پناہ حاصل ہے۔

خدا کے کلام کا وعدہ ہے کہ اُس کے بچوں کی شریسے حفاظت کی جائے گی۔ (دیکھیں یوحنا 10:19؛ یوحنا 11:17-15؛ رومیوں 31:8-39؛ 1-یوحنا 3:8؛ 4:4) کسی ایماندار کی زندگی میں جسم کو اسی وقت کام کرنے کا موقع ملتا ہے جب وہ اُب جو صحیح یسوع میں ہیں وہ شاہی خون خریدے ہیں اور وہ سب ایک ہی خاندان کا نام اور درافت کے مالک ہیں۔ باکل واضح طور پر بتاتی ہے کہ ایماندار خدا کے لیکن تم ایک برگزیدہ نسل شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مقدس

یسوع پر ایمان لانے کے دلیل سے راجحتا ہو جانے سے ہم گناہ اور زد کئے جانے سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ (رومیوں 3:21-25، 27، 28) ہم لے پالک ہو جانے کے باعث یسوع کے ہم میراث ہو جاتے ہیں۔ (رومیوں 17:8)

1- کرنیوں 3:21-23؛ گلکنیوں 4:6، 7؛ عبرانیوں 6:7؛ مکافہ 7:21) خدا کے بچے ہونے کے ناطے ہماری دراثت پہلے ہی تروع ہو چکی ہے۔ لے پالک ہونے والے بچوں کی وجہ سے باہل ہمیں بچے بننے اور دراثت کھتی ہے۔ بطور بچے آسمانی باپ سے ہمیں قریبی تعلق کا تھنڈ پہلے ہی حاصل ہو چکا ہے۔ بطور بیٹھ اس کے حضور ہمارا مقام برا محفوظ ہے۔ اور ہمارے لئے ابدی زندگی کا وعدہ ہے۔ بطور دراثت ہماری دراثت حال اور مستقبل دنوں کیلئے ہے۔

جب ہم اس فانی زندگی سے گلوچ کر کے اپنے تج یوس کے روپ و حاضر ہوں گے تو ہماری مستقبل کی دراثت مکمل ہو گی۔ (1- کرنیوں 13:12) اس مستقبل کی دراثت کی بھی کو کھنخ کیلئے افسیوں 1:13، 14 میں پائے جانے والے وعدے کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے مرید پڑھیں (2- کرنیوں 1:5، 5:22؛ افسیوں 4:30) نہر شدہ پاک زوج کی نعمت جو ہمیں دی گئی ہے اُسے "حناخت" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لفظ حناخت کا ترجیح بھلی قطع کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ بالفاظ دیگر خدا نے ہمیں پاک زوج کو بطور بیٹھی قحط دیا ہے جو کہ ہماری حفاظت اُس وقت تک کرے گا جب ہم خدا کے زور و جائیں گے۔

ہمارے آسمانی باپ نے اپنے بیٹھے یوس کو ہمارے گناہوں کی خاطر مصلوب ہونے کیلئے اس دنیا میں بیسجا۔ ہمارے آسمانی باپ نے ہمیں پاک زوج بطور حفاظت دی ہے جس سے ہمیں کامل دراثت اور بحالی حاصل ہیں۔ باہل ہمیں بتاتی ہے کہ ایک دن ہمارے فانی۔ کمزور اور گناہ آلو دہ بدن جی اٹھیں گے۔

(1- تحلیلکوں 4:15، 16) تب ہمارے فانی بدن غیر فانی اور زو حانی بدنوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ (1- کرنیوں 15:35-58)

خداوند کی تعریف ہو! بطور خدا کے بیٹھے ہمارے زوج۔ جان اور جسم کامل طور پر تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک دن اُس کے حضور ہم ابدیت میں کامل ہوں گے۔ اُس وقت تک ہم خدا کو جان سکتے اور اُس کے پیار کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس کی پیشگی قم یا بھلی قطا یعنی کہ اُس کا پاک زوج ہے جو ہمارے اندر موجود ہے۔ جب ہم تج یوس میں بالغ ہوتے ہیں تو پھر خداوند کو گھرے طور پر جانتے اور اُس کی محبت اور قوت کو اپنی زندگی میں بروختار ہتا ہو اپاتے ہیں۔

قوم اور ایسی امت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے تاکہ اُسکی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔ (1- پطرس 9:2) سچوں کی عظمت اور قدروتیت صلیب پر ادا کی گئی قیمت اور اُس محبت کی وجہ سے ہوئی جو اُس نے ہم سے کی۔ (1- یوحنا 3:1) ابدی بچائی کو کوئی نہیں تبدیل کر سکتا۔ (رومیوں 8:39، 38:8) ایماندار خواہ کسی بھی رنگ۔ نسل۔ طبقے یا جنس سے ہوں وہ آپکی میں سب برادر ہیں۔ خدا کی محبت جو حق یوس میں ہے اور خدا کے زوج کے دیلے سے وہ ملچ اور اتحاد کے بند میں باندھے گئے ہیں۔ (گلکنیوں 3:26-29؛ افسیوں 11:2-18؛ گلکنیوں 3:11)

پا سڑر سے پا شر

پا سڑر حضرات جو بچہ ہم نے ایمانداروں کی برادری کے بارے میں کہا ہے۔ یہ باہل مقدس کا برادری سے متعلق ایک اہم اصول ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "یوس کی صلیب کے نیچے سب برادر ہیں"۔ بالفاظ دیگر سب ایماندار خواہ بزرگ ہوں یا جوان مرد ہو یا عورت۔ اُوچی ذات کا ہو یا پنچی۔ فریب ہو یا امیر سب خدا کے حضور برادر ہیں۔ سب لوگوں کیلئے نجات کا دروازہ کھلا ہے۔ خدا اسپر ایمانداروں کو اپنی خدمت اور جلال کیلئے استعمال کرنے کیلئے اپنا زوج اُن پر اٹھیلانا چاہتا ہے۔ (یوایل 2:28-30)

باہل مقدس اتحاد کا اصول بیان کرتے ہوئے میاں یہوی کے رشتہ کی مثال دیتی ہے۔ (1- پطرس 3:7-12) بطور وہمہا ہمیں سب لوگوں کے ساتھ راتی سے بہتا اور سلوک کرنا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کی عظمت۔ عزت اور تعظیم کرنی چاہیے۔ یعنی کہ ہمارا طرزِ عمل یوس کی مانند ہونا چاہیے۔ اگر آپ کی شافت یا پس منظر۔ آپکا فرد ویا آپکا خوف ایمانداروں سے بلا ایسا یار اور محبت کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہے تو پھر آپ اپنی کلیسا یا مددت اور بلاء پر نظر ثانی کریں۔ ایک موثر اور چلدار خادم ہونے کے طور پر آپ کو چاہیے کہ آپ پاک کلام کے مطابق اپنی زندگی کا نمونہ پیش کریں۔

(۲) خدا کی طرف سے مکمل طور پر لے پالک ہونے کے اعزازات حاصل ہونا بھی باقی ہے۔

"اور نہ فقط وہی بلکہ ہم بھی جذبہیں زوج کے پہلے پہل ملے ہیں آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں اور لمے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔" (رومیوں 8:23)

بطور پاستر اور رہنما ہمیں دُنیا کے مختلف نظریات سے سمجھوتوہ کرنے والا نہیں بنتا چاہئیے۔ آج کل کنی رہنما اور پاستر اپسے ہیں جو سچائی کو نظر انداز کرتے ہوئے دوسرے عقائد اور نظریات سے سمجھوتوہ کر لیتے ہیں تاکہ وہ دوسروں میں قبول کرے جاسکیں۔ ہمیں اپنے آپ کو موجود ثقافت یا رسومات کے مطابق اور موزوں بنانے کیلئے خُدا کے پلاک کلام کو تبدیل کرنا چاہئیے اور نہ ہی خُدا کے پاک کلام پر سمجھوتوہ کرنا چاہئیے۔

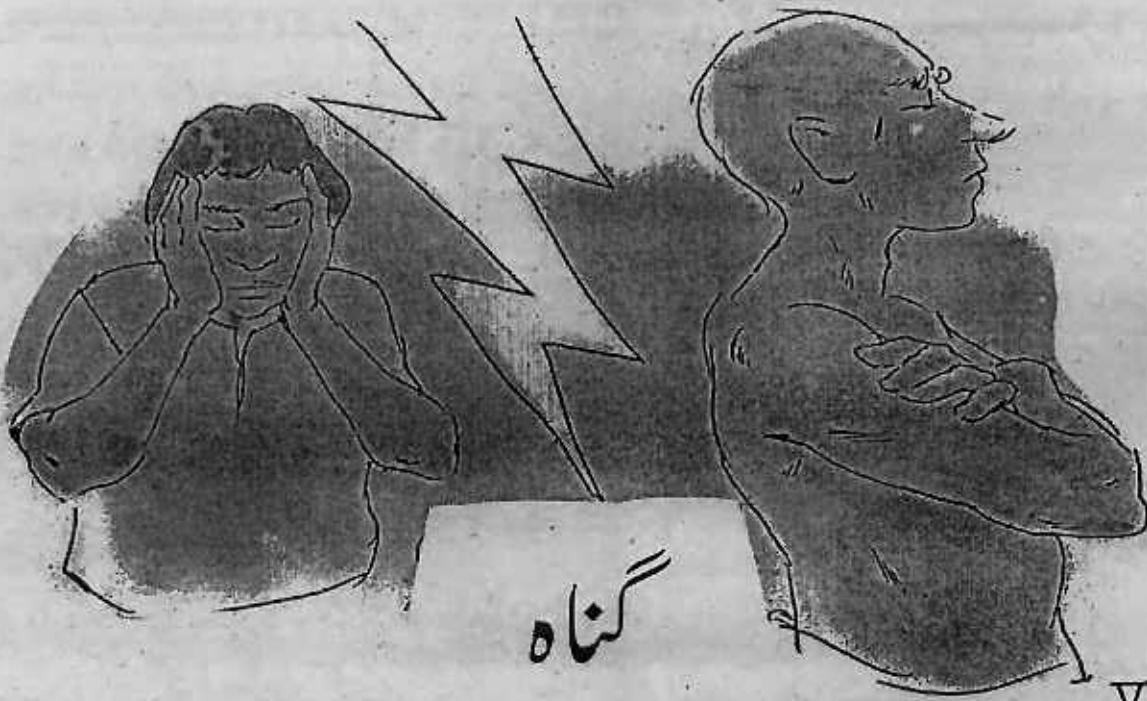
مثال:- یہ کہنا کہ یسوع صرف نبی ہے یا کنی خُداوں میں سے ایک ہے کیونکہ ثقافت کنی خُداوں پر ایمان رکھتی ہے۔ اس طرح کی تعلیم سے سمجھوتوہ کرنا خطرناک ہو گا کیونکہ یہ بدعت ہے۔ اس سے ہم گناہ کے غلام اور پریشان ہو جائیں گے۔ خُدا ایک ہے۔ نجات دہنہ ایک ہے اور اُس کی سچائی کی منادی کی جانی چاہئیے۔ یہ کہنا کہ عورت کو گرجا گھر میں اپنے سر کو ڈھانکنا چاہئیے۔ (دیکھیں ۱- کرنتھیوں ۱:۱۶-۱۱) اس بات سے ثقافتی دستور کی عکاسی ہوتی ہے جس سے صرف پتہ چلتا ہے کہ اُس ثقافت میں خُدا کو عزت دینے کا اظہار تھا کہ عورت عبادت کرے دوران اپنے سر کو ڈھانکتی تھی۔ یہ روحانی تعلیم نہیں ہے کہ عورت عبادت کرے دوران سر کو ڈھانکرے بلکہ یہ ثقافتی دستور ہے۔ لیکن انجیل کا پیغام ثقافت کے لحاظ سے تبدیل ہوا اور نہ ہی ثقافت سے سمجھوتوہ کیا گیا۔

جبکہ ہم نے خُدا کو جانا ہے اور اُسکے پیار کا ہمراج کھاہے۔ اس طرح ہمیں پاک روح کی "بڑوی اداگی" ہو گئی ہے جو ہمارے اندر رکونت کرتا ہے۔ جب ہم تج یسوع میں ترقی کرتے ہوئے باخ ہوجاتے ہیں تو پھر ہم خُدا بندگو زیادہ گھرے طور پر جانے اور اپنی

خُداوند کی تعریف ہو۔ بطور خُدا کے بیٹے ہمارے روح۔ جان اور جسم کمکل طور پر تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک دن اس کے حضور ہم ابتدیت میں کامل ہوں گے۔ اس وقت تک ہم خُدا کو جان سکتے اور اُس کے پیار کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس کی پیشگی رقم یا پہلی قسط یعنی کہ اُس کا پاک روح ہے جو ہمارے اندر موجود ہے۔ جب ہم تج یسوع میں باخ ہوتے ہیں تو پھر خُداوند کو گھرے طور پر جانتے اور اُس کی محبت اور قوت کو اپنی زندگی میں بڑھتا رہتا ہوا پاتے ہیں۔

زندگی میں اور زندگی کے دلیل سے اُسکی بے اہم محبت اور قوت کا تجربہ کرتے ہیں۔ بڑھتے کا یہ عمل ہماری روزمرہ کی زندگی میں جاری رہ سکتا اور رہنا چاہئے جب تک ہم اُس کے حضور جا کر اُسے زوبوندی کیں۔ (۱- کرنتھیوں ۱۳:۱۲) زندہ خُدا کے لے پاک فرزند ہوتا کتنی خوش اور اعزاز کی بات ہے۔ خُدانے اس زندگی اور ابتدیت میں ہم سے وراثت کا وعدہ کیا ہے جو ہمارے لئے بے حد خوشی کی بات ہے۔ اُس نے ہمیں قابلِ قبول بنایا

ہمارے لئے زندہ خُدا کے لے پاک فرزند اور وراث ہونا دونوں ہی بڑے جلال کی بات ہے۔ ہم خُدا کی اس بیش قیمت محبت اور فضل کیلئے خُدا کا ہٹک اور اُس کی تعریف کرتے ہیں جس نے ہم گناہ گاروں کو اپنے لے پاک فرزند بنا لیا ہے۔ یہ سب کچھ جو خُدانے ہمارے لئے کیا۔ تاکہ اُسکے اُس فضل کے جلال کی ستانش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشنا۔ (افسیوں ۶:۵، ۱)



حصہ - V

ہمارے لے پاک ہونے کا مقصد

خدا نے ہمیں اپنا لے پاک فرزند بنایا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم میں بیدا کی ہیں۔ لیکن صرف ان سب جیزوں سے پرستش کریں۔ ہمارے لے پاک ہونے کا مقصد یہ بھی ہے کہ اپنی زمینی سفر میں خود کو بھی خالہ نہیں ہوتا کہ ہم کیوں کر خدا کی شہیہ پر بنائے گئے ہیں۔

گناہ تعلق داری کو تباہ و بر باد کر دیتا ہے

ہم باہل مقدس کی کئی عبارتوں کے حضور کا مطالعہ کر چکے ہیں جن سے ہمیں پڑھ چکا پاک کلام واضح طور پر بتاتا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی شہیہ پر بنایا تھا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے ہمیں سچ میں (پیدائش 27:26) اور اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ خدا نے ہمیں نوع بھائی عالم سے پیشتر لے پاک ہونے کیلئے ”بایی عالم سے پیشتر“ (اسیوں 4:1) انسان کو آزاد مرضی اور انتقام کی آزادی بھی دے دی۔ اسی لئے ہم میں سوچنے۔ بالغاظ دریگر خدا نے اپنی ابدیت میں اس جہان کے خلق کے جانے سے پیشتر اپنی سمجھنے۔ محسوس کرنے۔ بحث کرنے اور ذہنیں فیصلے کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ خدا نے فیصلہ کیا کہ وہ ہمیں اس طرح کا خلق کرے کہ ہماری اپنے خدا باب سے پیار بھری تعلق داری قائم ہو! ہم دراصل خدا سے زور و گفتگو کرنے اور اس کے ساتھ میں نوع انسان کو خدا کے جلال کیلئے پیدا کیا گیا۔ (مکافہ 11:4) لیکن انسان کس طرح خدا کا جلال ظاہر کر سکتا ہے؟ کیا انسان اپنی جسمانی بناوٹ کی ذریعہ ایسا کر سکتا اور میں اپنے خالق کے ساتھ بڑی قریبی۔ شخصی اور پیار بھری تعلق داری اور رفاقت ہے؟ یا ہم اپنی ذہانت یا تعلیقی قوت کے ذریعہ خدا کا جلال ظاہر کر سکتے ہیں؟ یہ سب رکھنے کیلئے خلق کے گئے ہیں۔

(الف) تعلق داری کیلئے مخصوص کئے گئے

ہم میں جذبات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ وہ سب خوبیاں ہیں جو معیاری اور صحت مند تعلق داری قائم کرنے اور رکھنے کیلئے ضروری ہیں۔

چلنے کیلئے بائے گئے ہیں جس طرح آدم باغ میں کیا کرتا تھا۔ (پیدائش 2:4) آپ اور میں اپنے خالق کے ساتھ بڑی قریبی۔ شخصی اور پیار بھری تعلق داری اور رفاقت ہے؟ یا ہم اپنی ذہانت یا تعلیقی قوت کے ذریعہ خدا کا جلال ظاہر کر سکتے ہیں؟ یہ سب رکھنے کیلئے خلق کے گئے ہیں۔

بیٹھنے کے بجائے ہم اپنی روزمرہ کی ضروریات کیلئے دعا مانگتے ہیں یا بہتر طور پر خدمت کرنے کیلئے برکات مانگتے ہیں۔ ہم خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اور اُس سے روحانی خوارک مانگنے کے بجائے ہم خدا سے اچھا پیغام مانگتے ہیں۔

کئی پاسز حضرات اس جاں میں پہنچ جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد یہ خادم اپنے بارے میں غصہ میں آتے ہوئے کہتے ہیں "میں روحانی طور پر خود کو خلک کیوں محسوس کرتا ہوں؟" میرے نگاہے اور روتیا کی سمجھ کیاں چلی گئی؟ یہ یوں مجھ سے کیوں ڈور دکھائی دتا ہے؟ میری زندگی سے خدا کیاں چلا گیا ہے؟ کیوں میری خدمت کا کام صرف ظاہری مسودہ و نمائش نظر آ رہی ہے تاکہ صحی اور زندہ جو کہ میرے دل سے ہو رہی ہو؟ کیا اس طرح کے سوالات آپ کے دل میں بھی پیدا ہوتے ہیں؟ ہم سب کو چاہیے کہ

پس گناہ کار کو لے پا لک فرزند بنا لیا کیا اور خدا کی انسان
کیلئے خواہش پوری ہو گئی کہ اُس کا شخصی تعلق اپنے آسمانی
باپ سے ہو۔ یہ ہمارے لئے خدا کی مقرر کردہ تجویز ہے۔

ہم خدا کے ساتھ اپنی تعلق داری کے بارے میں محتاط رہیں اور اُسے مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ خدا سے روزمرہ کی رفاقت اور اُس کے کلام کی خوارک کے بغیر ہم روحانی طور پر کمزور ہو جاتے ہیں۔ جب ہم کمزور ہو جاتے ہیں تو شیطانی طاقتیں ہم پر آسمانی سے حملہ آؤں ہوتی ہیں تو پھر ہم اپنے بدن پر غالب آنے کیلئے کمزور ہوتے ہیں۔ (رویہ ۱۴: ۱۳، گفتگو ۱۶: ۵، افسیوں ۲۷: ۴، ۱۰: ۶) بالآخر ہم حالات سے سمجھوئے کر لیتے ہیں اور ناکامی سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ لیکن بہ سے زیادہ افسوس ناک بات خدا کے ساتھ رہنی تعلق داری کا ختم ہو جانا ہے۔ جس کیلئے آپ خلق کے گھے ہیں وہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ (یعقوب ۵: ۴) اور آپ کو اُس کی اشد ضرورت ہے۔ ہماری زندگی میں اپنے آسمانی باپ سے روزانہ گھنٹوں کرنے اور اُس کے ساتھ چلنے سے بڑھ کر کوئی اور تعلق داری یا کام نہیں ہے۔ یہ آپ کے اور اُن سب کیلئے ضروری ہے جن کی آپ نگہبانی اور رہنمائی کرتے ہیں۔

ہمارا داخل ہونے کا دروازہ

آدم اور خوانے خدا کے حکم کے خلاف سرکشی اور نافرمانی کی جگہ وجہ سے اُس سے خدا کی تعلق داری ختم ہو گئی۔ پس گناہ اس دنیا میں داخل ہو گیا اور اُس نے اپنا خالماہ کام خدا کی تخلوق میں شروع کر دیا۔ گناہ ہمیشہ تعلق داریاں ختم کرتا ہے مثلاً شادی کے بندھن میں۔ دوستی میں۔ گمراہوں میں لیکن خاص طور پر ہمارے اور پاک خدا کے مابین۔

ہمارے لئے خدا کی مقرر کردہ تجویز

گناہ کا انجام موت ہوا جسکی وجہ سے خدا کا خلق کا منسوبہ بر باد ہو گیا۔ لیکن خدا انسان کیلئے نجات بھرا منصوبہ فوراً ہجز کت پذیر ہوا۔ (پیدائش ۳: ۱۵) اگرچہ اس منصوبے کی سمجھیل میں عدیاں لگیں لیکن اپنے وقت اور ذی اُن کے لحاظ سے کامل اور شاندار تھی۔ انسانی تاریخ میں تھیک اُس وقت جب تین نوع شریعت کے ماتحت تھے تو ان کیلئے ایک نجات دھنہ کی ضرورت تھی۔ (گلنوں ۳: ۲۳-۲۵) خدا نے اپنا پیٹا بھجا تاکہ تین نوع انسان کے گناہوں کا فدیہ دے۔ (یوحنا ۳: ۱۶) یہ بے عیب اور کامل ترہ سب کیلئے قربانی ہے گیا۔ (یسوع ۵: ۲-۶) کرنقوں ۵: ۱۵-۱: ۱-۲۱) تب تین یوں مردوں میں سے جی آٹھا تاکہ وہ ہمارے زندہ خدا اور نجات دھنہ کے طور پر حکمرانی کرے۔ جو لوگ یوں پرایمان لا کر اُسے شخصی طور پر قبول کرتے ہیں ان کے گناہ معااف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ توہ کرنے والے کے گناہ اپنے ڈور ہو گئے جتنا پورب سے پچھم (زبور ۱۲: ۱۰۳) اب گناہ گارا اور خالق کے مابین گناہ کی وجہ سے جو زوری تھی وہ ختم ہو گئی۔

پس گناہ گار کو لے پا لک فرزند بنا لیا گیا اور خدا کی انسان کیلئے خواہش پوری ہو گئی کہ اُس کا شخصی تعلق اپنے آسمانی باپ سے ہو۔ یہ ہمارے لئے خدا کی مقرر کردہ تجویز ہے۔ اسی وجہ سے انجلیل کا یہ پیغام ہمیں پوری دنیا میں لے جانا چاہیے!

پاسز سے پاسز

اے پاسز حضرات ! ہم اپنی روزمرہ کی مصروفیات اور فشری کے کام کی وجہ سے اکثر اوقات اپنی خدا سے تعلق داری کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہمارا "پہلا پیار" (مکاہف ۴: ۴) جو کہ ہماری فشری کا کام یا کوئی اور کام بن گیا۔ خداوند سے ہماری تعلق داری کے بارے میں غور و فکر کرنے کے بجائے ہم اپنا زیادہ تر وقت اور محنت دوسرے کاموں پر گلاتے ہیں۔

ہم میں سے کوئی بھی خدا کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جب آہتہ ہماری خدمت کا کام بروختا اور ہماری زندگیاں اُن سے بھر پور ہو جاتی ہیں تو پھر ہم خداوند کے ساتھ بہت کم کم دقت گزارتے ہیں۔ اپنے نجات دھنہ کے قدموں میں اُس کے پاس تھا۔ جب گناہ کی وجہ سے انسان کا تعلق ختم ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو گناہ کی سزا

اپنے اور لینے کیلئے بھیجا۔ یسوع کی قربانی نے ہمارا تعلق قائم کرنے کا دروازہ کھول دیا جو گناہ نے بند کر دیا تھا۔

وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُسکے ساتھ ڈکھ اٹھائیں تاکہ اُسکے ساتھ جلال بھی پائیں۔ ” (رومیوں 17:8)

یسوع کے زمانہ میں یہ کل میں ایک مقدس ترین مقام ہوتا تھا۔ جہاں صرف سردار کا ہے! اس محبوب اعزاز کے ساتھ ساتھ ہم پر بڑی ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ ہر ایمان کی پیاری ذمہ داری ہے کہ وہ انجلی کو ظاہر کرے۔ یسوع پر ایمان لانے سے ابدی نجات اور خدا سے تعلق داری کی بھالی۔ ہر ایماندار کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کو ہوتا تھا۔ باطل مقدس اُسیں بتاتی ہے کہ جب یسوع نوآتو مقدس ترین مقام کا پرده قدرتی طور پر پھٹ کر دھنوں میں بٹ گیا۔ (مرقس 15:38) اس مضبوط پر دے کا یچھے سے لیکر اور تک رو دھنوں میں پوچھ جانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یسوع کی موت کے ویلے میں انسان کیلئے خدا ایک رسانی کا دروازہ کھل گیا۔

صلح

کسی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھہ ہمارا میل ملاپ کر لیا۔ ہم مسیح کی طرف سے مت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کرلو۔ ” (2- کرنیوں 5:18-20)

ہم میں سے ہر ایک کو یسوع کا اپنی ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاک ہونا ہم سے بہت کچھ فاض کرتا ہے۔ ہمیں اپنی نجات پا کر ایک جگہ پر خاموشی سے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے آسمانی باب کی طرف سے ہمیں ایک مش دیا گیا ہے۔ اس من کے تحت ہم دوسروں کو یسوع کیلئے جیتنے اور یہ بتاتے ہوئے خدا سے ٹلخ کر داتے ہیں کہ اس نے اپنے بیٹے یسوع کے وسیلے سے اُن کی نجات کیلئے کیا کچھ کیا ہے۔

یہ عظیم من اور ارشاد اعظم یسوع اپنے بیرون کاروں کو دیا: ” یسوع نے پاس آخر ان سے بانیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا گل اختیار متعھر دیا گیا ہے ” (متی 28:18-20؛ مزید دیکھیں 15:16)

پلوس رسول نے اس عظیم مقصد کیلئے اپنی زندگی وقف کر دی۔

(1- کرنیوں 9:19-27؛ 2کلیموں 1:24-29) اور اسی طرح مختلف ادوار میں بھی بے شمار لوگوں نے بھی اپنی زندگیاں انجلی کا پیغام پھیلانے کیلئے وقف کیں۔ اور آج کل ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

ہمارے باپ کی مرضی

بطور خدا کے لے پاک فرزند ہمارا سب سے بڑا اعزاز اور خوشی یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں سے خدا کی محبت جو یسوع مجھ کے وسیلے سے ہے دوسروں پر ظاہر کریں۔ ہمارے پیغام میں شامل ہے۔ ” خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے

یسوع کے زمانہ میں یہ کل میں ایک مقدس ترین مقام ہوتا تھا۔ جہاں صرف سردار کا ہے!

اپنے لوگوں کیلئے خدا سے گفتگو کرنے کیلئے داخل ہو سکتا تھا۔ (عبرانیوں 9:6-9) اس مقدس ترین مقام کے سامنے ایک بہت موتا پر دہ دا لگایا تھا۔ جس سے وہ مقام ٹھکا ہوتا تھا۔ باطل مقدس اُسیں بتاتی ہے کہ جب یسوع نوآتو مقدس ترین مقام کا پرده قدرتی طور پر پھٹ کر دھنوں میں بٹ گیا۔ (مرقس 15:38) اس مضبوط پر دے کا یچھے سے لیکر اور تک رو دھنوں میں پوچھ جانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یسوع کی موت کے ویلے میں انسان کیلئے خدا ایک رسانی کا دروازہ کھل گیا۔

صلح

” کیونکہ جب باوجود دشمن ہونے کے خدا سے اُسکے بیٹھے کی موت کرے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو

ہر ایماندار کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کو بتائے کہ خدا نے یسوع کے وسیلے اس کیلئے آیا گیا ہے۔ اس کام کو کرنے کیلئے عمر۔ جنس۔ بیوادے یا زوج وحشی بوغت کو ترجیح نہیں دی جاتی۔ یہ ہرستگی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ایک کو یسوع کے بارے میں بتائے۔

ہم اُسکی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے۔ ” (رومیوں 10:5)

(2- کرنیوں 13:8-13؛ رومیوں 10:13) لفظ ” ٹلخ ” کے معنی ” تبدیل کرنا ” یا دوبارہ تعلقات بحال کرنا ” کے ہیں۔ ہم دوبارہ دیکھتے ہیں کہ یسوع کی قربانی دالے کام سے ہماری خدا سے ٹلخ ہوئی ہے۔ ٹلخ کا یہ کام ہر اس شخص کو دستیاب ہے جو یسوع پر شخصی طور پر ایمان لاتا ہے۔ (اپیوں 2:8-13؛ رومیوں 10:13) ہر ایماندار کیلئے خدا کے ساتھ قریبی تعلق داری قائم کرنا ممکن ہے۔ لیکن اس ٹلخ سے ہمیں ایک اور بھی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

(ب) اپنی ہونے کیلئے مقرر کئے گئے

بطور خدا کے ہیں ہمیں خدا نے اٹلی طور پر اپنے بیٹے، فرزندیت کے بالغ مقام پر رکھا ہے۔ ہم ہیں ” اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے

میں تحمل کرتا ہے اسلئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ (2-پلرس 9:3) "کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام لیگانجات پانیگا۔" (رومیں 10:13) "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بینا بخش دیاتا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لانے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پانے۔" (یوحنا 16:3) خدا نے اپنے پہلے پیدا کردہ بیٹے آدم سے کہا، "چھلوا در بروم" اور خدا نے سب چیزوں پر اختیار دیا۔ (پیغمبر 15:8:2-28:1)

ہمارے لئے بھی خدا کی بیکاری مرضی ہے لیکن اب اس میں ایک اور پہلو بھی شامل ہے۔ "میرے باپ کا جلال اسی سے ہوتا ہے کہ تم بہت سا پہل لاؤ۔ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ ثم نے مجھے نہیں چنان بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تمکو مقرر کیا کہ جاکر پہل لاڑا اور تمہارا پہل قائم رہے تاکہ میرے نام سے جو کچھ باب سے مانگو وہ تمکو دے۔" (یوحنا 16:8) "پھل" جو میں رکھنا یالانا ہے۔ وہ ابتدی پہل وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے دلیل سے یہوں کے پاس آ کر نجات پاتے ہیں۔ میں خدا کے بیٹوں میں بڑھوئی کرنی چاہیے جن کی یہوں کے دلیل سے خدا سے ٹھیک ہو جائے۔ ہم اپنی قوت سے لوگوں کو نہیں پہنچاسکتے۔ لیکن خدا نے ہمیں نجات کا پیغام دیا ہے جس کو دلیری سے پیش کرنے کیلئے خدا ہمیں پاک روح کی قوت عطا کرتا ہے۔ وہ عجائب اور نشانات کے دلیل سے انجل کے پیغام اور کلام کو ذرمت ثابت کرتا ہے۔ (مرقس 18:16-1:18) "صلسلکیوں 5:1

ہم لے پاک فرزند ہیں جو خوبی کی منادی کرنے والے بھی کہلاتے ہیں۔ (رومیں 15:14-10:12) ہر نی پیدائش والے ہر فرد کیلئے ہمارے آسمانی باپ کی مرضی ہے کہ وہ بڑی وقارداری سے کلام کی خوبی کرنے کا سوالوں کا جواب دیے کیلئے پاک کلام کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ (2-پلرس 5:4-1:4)

یہوں لے پاک فرزند ہمیں یہ اعزاز اور ذمہ داری حاصل ہیں تاکہ ہم اپنے آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کر سکیں۔ ان سب چیزوں سے ہم لے پاک نہیں ہوتے یا اس کو

گناہ کا انجام موت ہوا جسکی وجہ سے خدا کا تخلیق کا منصوبہ بریاد ہو گیا۔ لیکن خدا انسان کیلنے نجات بھر امنصوبہ فوراً حرکت پذیر ہوا۔ (بیدائش 15:3)

اگرچہ اس منصوبے کی تکمیل میں صدیاں لگیں لیکن اپنے وقت اور ڈیزائن کے لحاظ سے کامل اور شاندار تھی۔ انسانی تاریخ میں ٹھیک اُس وقت جب بدنی نوع شریعت کر ماتحت تھے تو ان کیلنے ایک نجات دہنده کی ضرورت تھی۔ (گلنتیوں 3:23-25) خدا نے اپنا بیٹا بھیجا تاکہ بدنی نوع انسان کے گناہوں کا فدیہ دے۔ (یوحنا 3:16) یہ یہ عیب اور کامل ترہ سب کیلنے قربانی بن گیا۔ (یسوعیاہ 5:2-53-کرنتھیوں 5:15-1: پلرس 18:1-21) تب مسیح یسوع مردوں میں سے جی اٹھا تاکہ وہ ہمارے زندہ خداوند اور نجات دہنده کرے طور پر حکمرانی کرے۔ جو لوگ یسوع پر ایمان لا کر اُسے شخصی طور پر قبول کرتے ہیں ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ توبہ کرنے والے کے گناہ اتنے دور ہو گئے جتنا پورب سے پچھم (زبور 12:103) اب گناہ گار اور خالق کے مابین گناہ کی وجہ سے جو ذوری تھی وہ ختم ہو گئی۔ بطور فرزند ہمیں یہ اعزاز اور ذمہ داری حاصل ہیں تاکہ ہم اپنے آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کر سکیں۔

آگے جاوَ

تعلق داری



قادر مطلق خدا ہمارے خالق اور آسمانی باپ نے آپ اپنا بیٹا ہونے کیلئے چاہے۔ اور اب جبکہ آپ بچ گئے ہیں تو اس دنیا کی کوئی چیز اس کو بدل سکتی ہے اور نہ ہی کیونکہ آپ نے مجھ یوسع کے دلیل سے نجات پائی ہے۔ پس اب آپ اُس کے زوالی میدان اس کو بدل سکتا ہے۔ ”کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا سب اعزازات۔ دستیاب۔ وعدوں اور قوت میں برابر کے حصہ دار اور وارث ہیں۔ کسی کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے خدا کے نام کو جلال لے!

اب آپ تھوڑی دیر کیلئے اپنا سرا در ہاتھ اور پاٹھا کر بلند آواز سے خدا شکر کریں کہ آپ اُس کے بیٹے ہیں۔ اس طرح سے آپ فطری میدان اور فوق الفطرت میدان میں بلکہ ہر چیز میں جو اس چوائی کی خلاف کرتی ہے اس چوائی کا احساس دلاتے ہیں۔ دلیری کے ساتھ جاؤ

ہم میں سے ہر ایک پر اس بات کا انعام ہے کہ ہم بطور محبت کردہ اور بطور حق رزندگی بر کرنا شروع کریں۔ مسیح میں ہر ایماندار خدا کی لاحدہ میں اور سخاف نہ ہونے والی مرضی سے وارث اور بالغ بیٹا ہتا ہے۔ (یوحنا 13:12) اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو ہر روز اس اعتماد سے زندگی بر کرنی چاہیے کہ ہم خدا میں محفوظ ہیں۔ اگر آپ خدا کے دل اور دماغ میں آپ کے بارے میں بطور بیٹے کوئی علّک نہیں ہے۔ آپ خدا کا کلام پڑھیں تو آپ جانیں گے کہ خدا نے اس زندگی اور آنے والی زندگی میں کیا کچھ دراثت میں دیا ہے۔ ہر روز اپنے آسمانی باپ سے ذہائل رفاقت خدا آپ سے ابدی محبت کرتا ہے۔ اس نے اپنا ابدی پیار اور حمایت آپ کو دی ہیں۔ رکھیں تاکہ آپ اُسے زیادہ سے زیادہ جانش اور خدا کا پاک روز بروز آپ کا

چال چلن اور رقیب یہ نوع کی مانند بنا دے۔

خدا پر آپ کا ایمان آپ کی ضرورتیں اور قوت میبا کرنے کیلئے بڑھتے تاکہ آپ اپنے خدا پر کی طرح بولیں اور کریں۔ (یوحنا 5:19) (یوحنا 17:7) اس طرح آپ کلمیا کی خدا کی مرضی کے مطابق رہنمائی کرنے کے لائق ہوں گے۔ آپ اپنے نمادوں اور اپنے بارے میں کہ آپ کون ہیں کے بارے میں ہر طرح کا خوف۔ شک اور غیر تینی کیفیت کو تدریکریں۔ بالغاظ دیگر آپ کو اپنی ذات اور نمادوں کے بارے میں ہر طرح کے خوف۔ شک اور بے تینی کو تدریکریں۔ پاک روح کی مکمل طور پر رہنمائی میں چلیں اور دل پر ہاتھ رکھ کر مزکر نہ رکھیں۔ آپ کو خدا نے مُفرک رکایا اور اُس نے آپ کی ہر ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ”مگر ان سب حالتوں میں اُسکے وسیلہ سے جس نئے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔“ (رویوں 8:37) آپ خدا کے لئے پاک فرزند ہیں۔ آپ کو اُس کے باہر کت مقام سے ہر اعزاز اور ذمہ داری حاصل ہے۔ پس خوشی۔ دلیری۔ ایمان اور امید سے کلام کی خدمت کیلئے جائیں۔ خدا پر آپ کی طرف اور آپ کے ساتھ ہے۔ آمین۔

پاک کلام کی سمجھہ انکشاف / اظہار سے آتی ہے۔ بولے گئے کلام کیلئے ایک اور یونانی لفظ ”Rima“ کرتا ہے۔ یہ پاک کلام کی رُوحانی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کا کلام محض مذہبی الفاظ کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ پاک رُوح سے پھونکا اور بھر گیا زندہ۔ قوت والا اور رُوحانی ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور مُثر اور ہر ایک دودھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔ بائبل کی رُوحانی فطرت ہونے کی وجہ سے پاک رُوح پاک کلام کو ہم سے بولنے رُوح سے رُوح اکیلنے استعمال کرتا ہے۔ جب ہم پاک کلام پڑھتے یا اُسکا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ اچانک ہمارے لئے سچا اور زندہ بن کر ہماری

سمجھہ میں آتا ہے۔ اُس وقت ایسا لگتا ہے کہ پاک رُوح کسی خاص بات یا کام کے بارے میں جسکی ہمیں فکری اخیال ہے۔ براہ راست ہم سے مخاطب ہو رہا ہے۔ خدا کے پاک کلام کے ذریعہ انسان سے گفتگو کرنے کا عمل نجات یافتہ لوگوں میں عام ہونا چاہئی۔ کیونکہ وہ رُوحانی ہوتے ہیں اور پاک کلام خدا کے الہام سے ہے۔ 2-تیمتہیس 16:3) علم الہیات کے ماہر کہتے ہیں کہ پاک رُوح پاک کلام کی ہمیں جو سمجھہ فراہم کرتا ہے وہ محض ذہنی نہیں ہوتی بلکہ رُوحانی ہوتی ہے۔ یہ ہمارے لئے شخصی طور پر زندگی تبدیل کرنے والا اور سچانی کا اظہار ہے بن جاتا ہے۔ ایک ننسانی (غیرنجات یافتہ) آدمی رُوحانی باتوں کو نہیں سمجھہ سکتا۔ (1-کرنتہیوں 13:15-15) بائبل سٹڈی کے دوران کلام (Rima) زندگی تبدیل کرنے والا بن جاتا ہے جسے شک خُدانے آپ کو اپنے لئے گھری باتیں بتانی ہیں۔ پھر آپ کو احساس ہوتا ہے کہ خدا پاک کلام کے ذریعہ زندگی پر گھرا اثر ڈالنے والی سچانی ظاہر کر رہا ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ کو صرف علم ہی حاصل نہیں کرنا بلکہ اُسکی سمجھہ اور فہم بھی حاصل کرنا ہے۔ (امثال 7:4) پاک کلام میں سے خُدانے جو کچھ آپ کی زندگی کے بارے میں ظاہر کیا ہے آپ کیلئے ضروری ہے کہ آپ اُس پر عمل پیرا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اُسکا مطلب ہو کہ آپ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ کسی کو معاف کریں۔ اپنی عادت یا رُویہ تبدیل کریں۔ آپ نے خُدا کا تازہ پیار حاصل کیا ہے۔ یا کنی اور دوسرے جوابات۔

آسمانی شہریت

بابل کے عالمی نظریے کو بڑھانا



ڈاکٹر وک نارس - جونیز کی تعلیم سے ماخوذ

تعارف

دنیا کے بارے میں نقطہ ہائے نظر پر بھی اثرات ہونے چاہئیں۔ ہم اپنے چوگرد موجود دنیا کو اس لگاہ سے دیکھتے ہیں یعنی کہ ہمارے دنیا کے بارے میں کیا نقطہ ہائے نظر ہیں۔ اور ہم اس طرح زندگی برقرار کرتے ہیں۔

بابل مقدس کی یہ آہت نہیں بتاتی ہے کہ جب ہم سچ یوں پر ایمان لاتے ہیں تو ہم اُسی وقت روحانی طور پر خدا کے لے پا لک فرزند بن جاتے ہیں۔ (رومیوں 15:8، 16) اور ہم خدا کی بادشاہی کے شہری بن جاتے ہیں جو کہ اس دنیا کی نہیں ہے۔ (کلمیوں 13:1)

جس طرح ہر ایماندار کی خدا کے خاندان میں روحانی تعلق داری کی اہمیت ہے اسی طرح آسمانی شہریت کی بھی ہے۔

خدا کی بادشاہی کا شہری ہونے کے اثرات ہماری زندگی سے ہے۔ خاندان میں مشمول کہ ہم کون ہیں اور ہم کس طرح سب سے اونچے درجی سر کرتے ہیں۔ اس کا ہمارے

پوری کرنا۔ انکی پرورش کرنا اور انکو خداوند کی راہوں کی تعلیم دینا۔ (استشنا 7:6) پس پاک کلام کو روشنی میں منسٹری کا کام خداوند کے ساتھ آپ کے شخصی تعلق اور بیوی بچوں کی ذمہ داریوں کے بعد آتا ہے۔ بالفاظ دیگر پہلی ترجیح انسان کا خدا کے ساتھ شخصی تعلق اور گھریلو ذمہ داریاں ہیں اور دوسری اور آخری ترجیح خدمت کا کام ہے۔ اگر آپ کی ازدواجی زندگی یا بھی نظر انداز کرنے جاتے ہیں تو آپ کلیسیائی رہنماء ہونے کے لائق نہیں ہیں۔ (تیمتہیس 3:1-5) خاندان اور بچوں کے بارے میں غفلت برتنے کا مزید بدتر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور اُسکے منصوبوں کو حاصل کرنے کے ناقابل اور نارضا مند ہو جاتے ہیں۔ گھرانے اور خدمت کر کام کرے مابین توازن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بسم میں سے کوئی بھی شخص اُسے خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دیتا۔ لیکن ہمیں ہمیشہ اپنی زندگی میں خدا کی ہدایات کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہئی۔ یہ ہدایات اُس کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ پس پاک کلام کا مطالعہ کریں تاکہ آپکو اپنے خاندان کی رائمنائی کیلئے خدا کی ترجیحات اور معیاروں کا پتہ چل سکے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ (یا آپ کی کلیسیا کا کوئی فرد) اپنے ڈنیاوی والدین کے ناپسندیدہ بچے ہوں۔ یا شاید آپ سے محبت نہ کی جاتی ہو۔ آپ کو خاندان پر بوجہ سمجھا جاتا ہو۔ یاد رکھیں کہ آپکا آسمانی باب پسیشہ آپ سے محبت کرتا تھا اور کرتا ہے!

زندگی کے ہر میدان میں بیشول کہ ہم کون ہیں اور ہم کس طرح سوچتے اور کبھی زندگی بر کرتے ہیں۔ اس کا ہمارے ڈنیا کے بارے میں فقط ہائے نظر پر بھی اثرات ہونے چاہئیں۔ ہم اپنے چوگر موجود ڈنیا کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں یعنی کہ ہمارے ڈنیا کے بارے میں کیا نقطہ ہائے نظر ہیں۔ اور ہم کس طرح زندگی بر کرتے ہیں۔ ان نقطہ ہائے نظر کے مطابق ہی اپنی روزمرہ کی چیزوں کا چنانہ کرتے ہیں۔ اسے ڈنیا کے بارے میں نقطہ نظر کہتے ہیں۔ سب لوگ ہر جگہ ڈنیا کے بارے میں کسی نہ کسی طرح کا نقطہ نظر کہتے ہیں۔ سب لوگ ہر جگہ ڈنیا کے بارے میں جو کہ مختلف وجوہات کی بناء پر قائم کیا جاتا ہے۔ ہماری خدا کی پادشاہی کی شہریت کے بارے میں ڈرست سمجھ کا اندازہ اور پتہ ہمارا ڈنیا کے بارے میں نقطہ نظر سے ہوتا ہے۔ بطور ہمآپ ڈنیا میں اسکی زندگی بر کریں جس سے سب لوگ جانیں کہ آپ خدا کی پادشاہی کے باری ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ جن لوگوں میں کلام کی خدمت کرتے ہیں۔ اُن میں تعلیم اور طرزِ زندگی سے آپ آسانی پادشاہی کے فرد کھائی دیں۔

جب کسی کے والدین اُسے نظر انداز یا زدیاتر کرتے ہیں تو وہ سوچتا ہے کہ وہ خدا اور دوسرے لوگوں کے نزدیک غیر اہم اور بے کار انسان ہے۔ پس اے پیارے پاسٹر بھائی میں آپکو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی منسٹری کی مصروفیات کو اتنا زیادہ نہ بڑھائیں کہ آپ اپنی اولین ترین ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو جائیں۔ یعنی کہ آپ اپنے بیوی اور بچوں کو وقت دینا چھوڑ دیں۔ باقبال مقدس واضح طور پر بتاتی ہے کہ آپکا خاندان اور ازدواجی زندگی آپکی منسٹری سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ خداوند کے ساتھ آپکی شخصی تعلق داری آپکی زندگی کیلئے اول درجہ رکھتی ہے۔ لیکن اگر آپ شادی شدہ ہیں تو بیوی آپکی دوسری ترجیح ہے۔ اگر آپکے بھی ہیں تو انکی نگہداشت کرنا آپکی تیسرا ترجیح ہے۔ اسکا مطلب ہے کہاپنے خاندان کی ضرورتیں

خُدَا كا نقطہ نظر

پلوں رسول کی زندگی پر غور کریں گے۔ (اب آپ رسالہ پڑھنا بند کرویں اور پڑھیں اعمال ۲۶, ۲۲, ۹, ۸ ابوا ب: مکتوب ۱, ۲, ۱ باب) باہم ظاہر کرتی ہے کہ اُس کا ذینبا کے بارے میں نقطہ نظر کی مکمل تبدیلی کے باعث پلوں کی زندگی اور اعمال مکمل طور پر تبدیل ہو گئے۔

ساؤل اپلوں رسول کے دنیا کے بارے میں نقطہ نظر
کی دراماتی تبدیلی

ساؤل ایک مخلص یہودی گھرانے میں پرداں چڑھاتا۔ اس کے باپ اور اُس کے گھرانے نے یہودی رسم و رواج اور روایات سمجھائے تھے۔ ساؤل نے عبرانی سکولوں میں تعلیم حاصل کی تھی اور وہ پورے طور پر یہودی ثقافت کا پیر دکار تھا۔ جب پولوس رسول کی عمر کا ہوا تو ایک یہودی فرقے کو اپنالیا جسے یہودیم میں فرمی کہتے تھے۔ اُس نے تمام یہودی روایات کو بڑے ذوق و مشوق سے سمجھا۔ اُس میں یہودی روایات اور ثقافت سیکھنے کی پیگن پائی جاتی تھی اس لئے اُس نے اُس دور کے تجزیہ کار ناصح گملی ایں سے تعلیم حاصل کی۔ ساؤل نے تکمیل طور پر یہودی ماحول سے تعلیم حاصل کی تھی۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور سوچ کے بارے میں ناپلا دھاتا۔



تیاہی کاراستہ

یہودی نبیوں نے پوشن گوئی کی تھی کہ ایک دن سچ یہود یوں کوڈھوں سے رہائی دینے کیلئے آئے گا۔ ساؤل کے دور میں کچھ لوگ کہتے تھے کہ یسوع ہی وہ سچ ہے جو آنے والا ہے۔ یہ یسوع خدا کی پادشاہی کی تعلیم دیتا ہے جس کی بنیاد محبت۔ معافی اور نہ صرف یہود یوں بلکہ غیر اقوام کو بھی قبول کرنے پر بھیط ہے۔ کہی یہود یوں نے یسوع اور اُس کی تعلیم کو قبول کرنا شروع کر دیا اور جیکل کی روایات کو چھوڑ کر سمجھ لیا۔ جب ساؤل نے سُنا کہ یسوع اور اُس کے شاگرد اُس کے ایمان اور عقیدے کیلئے خطرہ ہیں تو اُس نے مسیحیوں کو تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا۔ اُس نے مسیحیوں کو مختلف طریقوں سے تکفیں پہنچائیں۔ وہ رضا کارانہ طور پر دمشق شہر کو گیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالے۔

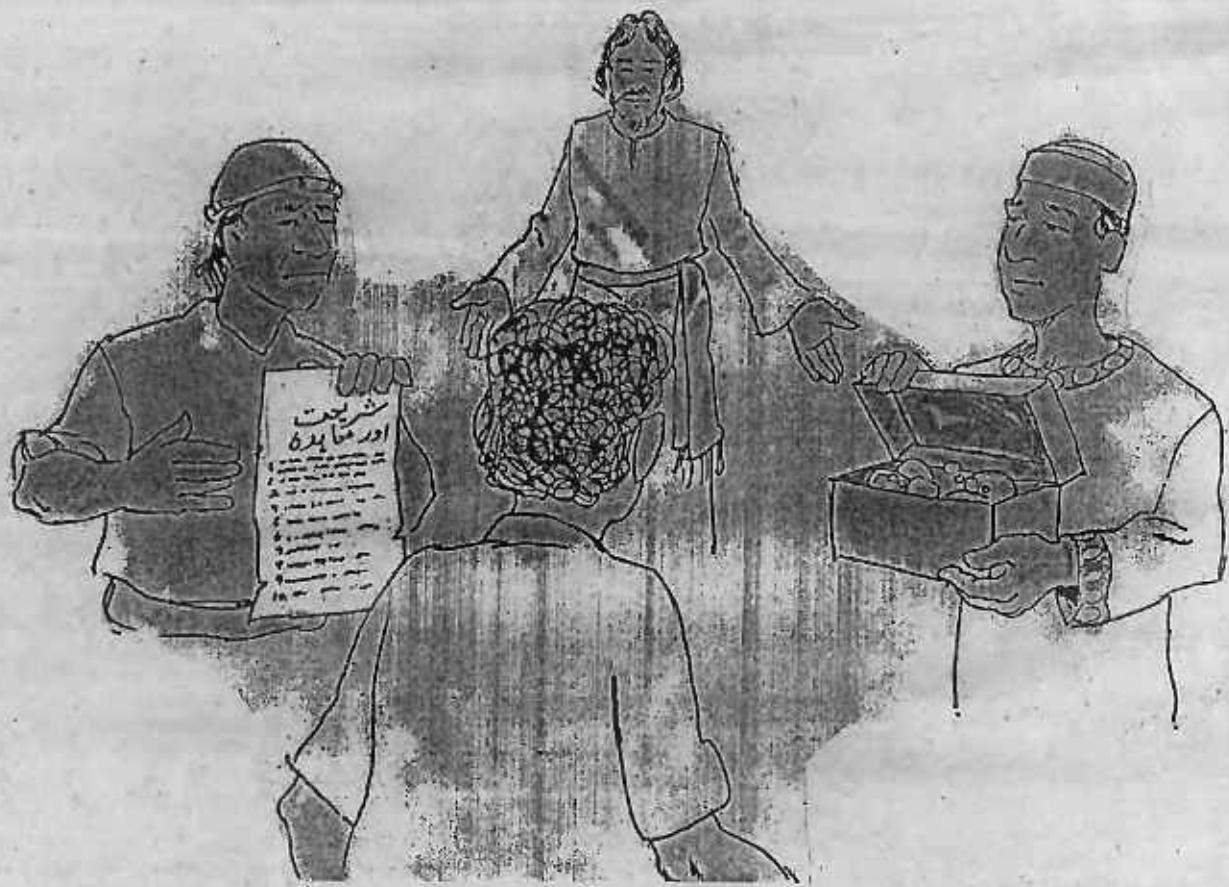
آسمانی شہربت کے بارے میں آپ کی سمجھ آب کے جمیوں تناظر پر اثر انداز ہوگی۔

یعنی کہ آپ چیزوں کو زندگی اور فنگری کے تعلق سے چیزوں کو کس طرح دیکھتے ہیں۔

آپ کے اعمال سے پتہ چلا ہے کہ آپ زندگی کو کس طرح ”دیکھتے“ ہیں۔ آپ کے اعمال سے نتائج کا تعین ہوتا ہے۔ اور آپ کے نتائج سے آپ کی زندگی اور منتشری کا تعین ہوتا ہے۔ آپ غور کریں کہ سب چیزوں کا آغاز آپ کے تاثر سے

Journal of Clinical Endocrinology and Metabolism

خدا نے ساؤں کو اپنی طرف سے بچایا
 ساؤں کا دمشق کی رہا پر چنان اسکی زندگی کی تجدیلی کا موقع تھا۔ ساؤں اور ان کے ساتھی جب دمشق کو جا رہے تھے تو انہیں ایک آسمانی روشنی سے داسطہ پڑا۔ وہ روشنی اتنی زور دار تھی کہ وہ زمین پر گر پڑے۔ ساؤں نے اُس روشنی میں سے صرف ایک آواز سنی



جو پر کہہ رہی تھی۔ ”ساؤل۔ ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ ساؤل نے جواب کہا اے

خداوند کون ہے؟ اُس آواز نے پھر کہا۔ میں یوسع ناصری ہوں جیئے تو ستاتا ہے۔“ (انبیاء: 17: 23)

تو پھر ہم معلوم ہوئے گتا ہے کہ تبدیلی سے قبل ہم اپنے اس موقع پر ساؤل کو ایک شخصی مکاففہ ملا اور اسے کسی بُلک و فپر کے بغیر 100 روپیہ یقین ہو گیا کہ جو کچھ اُس کے ساتھ ہو گا ہے وہ ایک حقیقت ہے۔ اس واقع کے بعد اُس نے اپنی زندگی میں جو کچھ جانا اور سیکھا تھا وہ سب مشکوک ہو گیا۔ جس شخص کو وہ ستارہ تھا اُس نے اُسے اپنی طرف سے بچایا۔ ساؤل نے یوسع کو پانے کا شخص مکافف حاصل کیا اور اُس نے اپنی زندگی اپنے نجات دہنہ اور خدا کے بیٹے یوسع کی پیدائش کرنے کیلئے وقف کر دی۔

ذینا کے بارے میں ایک اندھے پین کا نقطہ نظر

ساؤل کی طرح ہر شخص جو صحیح یوسع کو اپنا خدا اور نجات دہنہ کیوں کرتا ہے اسے

”شخصی مکافف“ حاصل ہوتا ہے۔ (2۔ کریمیوں: 3: 4) ان پر صحیح یوسع کی

سچائی کی روشنی ظاہر ہوئی۔ ہو سکتا ہے کہ ان پر روشنی ساؤل کی طرح ذرا مالی اندھا میں

یوسع نے سکھائیں تھی اُجھیں سیکھنا۔ اپناتا اور ان کے مطابق زندگی کی ذرا مالی

کرتی ہے۔ (دیکھیں گلٹیوں 4:8-11، کلسیوں 2:16-23) یہودی قانون اور یہ دین مذہبی رسم و رواج کے مابین بہت تھوڑا فرق تھا۔ تاہم انہوں نے یسوع پر ایمان لاکر اور پاک روح کی قوت کے وسیلہ سے نجات حاصل کرنے کے بجائے مذہبی رسومات - رویات - سماجی رسم و رواج کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ (مزید دیکھیں گلٹیوں 3:1-9) یہودیوں کے قوانین اور یہ دینوں کے دُنیاوی رسم و رواج کسی کو نجات نہیں دلا سکتے۔ جب پولوس رسول دُنیاوی ابتدائی باتوں کا ذکر کرتا ہے تو وہ واضح طور پر غیر نجات یافتہ شخص کی بات کرتا ہے۔ (گلٹیوں 4:3) وہ اس آیت میں کسی بنی ایماندار یا خُدا کی باتوں میں نابالغ ہونے کے بارے میں نہیں کہہ رہا تھا۔ اس طرح پولوس رسول ہمیں یہ نہیں کہہ رہا کہ مسیح یسوع میں بالغ ہونے سے ہمیں فرزندیت حاصل ہوتی ہے۔ پولوس رسول کی لفظی تصویر معنوی لعاظ سے بڑی واضح ہے۔ ہمیں خُدا کا بیٹا بننے کیلئے جدوجہد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بجائے جب تم مسیح یسوع کو اپنا نجات دہننے تسلیم کرتے ہیں تو ”بچہ“ فوراً بیٹا بن جاتا ہے۔ ہم اپنے باپ کے ساتھ پوری تعلق دار میں بالغ درجہ پاترے اور وراثت میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ اس مقام یا درجہ کو حاصل کرنے کیلئے کچھ محنت کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ خُدا ہمیں بیٹھے کا درجہ یا مقام بالکل مفت دیتا ہے اسے حاصل کرنے کیلئے ہمیں تک و دو کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سچائی کے مطابق ہونا جسکے آپ کلام کی سچائی کو بیجا نہیں۔ پھر آپ اس سچائی کی روشنی میں اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔ اگر آپ کی زندگی میں ایسی معاشرتی روایات - رسم و رواج - دساتیر اور رسومات پائے جاتے ہیں جو کہ پاک کلام کے مطابق نہیں ہیں تو آپ ان کو زکر دیں اور ان کی جگہ خدا کے کلام میں پائی جانے والی سچائی پر عمل ہو رہا ہوں۔ تقریباً یہ مسئلہ ہم سب انسانوں کے ساتھ ہے۔ یسوع کے پاس آنے سے قبل ہم سب کسی نہ کسی طرح کے جھوٹے نظریات عقائد - فلسفوں یا رسومات پر عمل ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی بنیاد پر ہمارے جذبات - خاندانی - شاخاتی - رسوماتی یا مذہبی رفاقت ہوں۔ لیکن اب بطور نئے محقق آپ کے عقائد یا نظریات کامل طور پر یسوع کی زندگی اور خدا کے کلام کے مطابق ہونے چاہئیں۔

طور سچ کے بیو دکار آپ کی اول ترین ترجیح یسوع کی مانند بنا ہونا چاہیے۔ (تی 10:24-25، 24:1-2، پلرس 2:21-2، یو 2:6) پس آپ کی زندگی میں پایا جانے والا پردہ نظریہ یا رسم جو خدا کے کلام کے مطابق نہیں ہے اور ناپاک ہے یا یسوع کی مانند بننے میں رکاوٹ کا باعث ہے زد کیا جانا چاہیے۔ (افسوس 1:4-1، یو 3:2-3)

خُدائے آپ کو اپنی خدمت کیلئے اس لئے بلا بیا ہے تا کہ آپ اس کی کلیسا کے رہنماءں ہیں۔ (یو 15:16: 2، یو 8:12-18) اسکی یہ بھی خواہش ہے کہ آپ ہر روز اسکی شہباد پر بنتے چلے جائیں۔ (دو میوس 8:29: 2، کرنٹیوں 18:3)

تاکہ اس کی مرضی کے مطابق صورت اختیار کر لیں۔ پولوس رسول کی طرح خُدائے آپ کو بھی ہر روز چیز مہیا کی ہے جس کی آپ کو صورت ہونے کیلئے ضرورت ہے۔ خُدائے آپ کی خواہش کو دیکھتا اور جانتا ہے کہ آپ اپنی مشری میں وفاداری سے کام کرنا چاہتے ہیں۔ ”میں اپنے طاقت بخشتنے والے خُداوند یسوع کا شکر کرتا ہوں کہ اس سے مجھے دیانتدار سمجھو کر اپنی خدمت کیلئے مقرر کیا۔“ (یو 1:12)

پولوس رسول نے الفاظ ”ابتدائی باتوں“ کو نئے عہد نامہ میں استعمال کیا ہے جسکے دو معنی ہیں۔ یہ پرانے عہد نامہ کے قانون کے بنیادی اصولوں اور غیر اقوام اور یہ دین لوگوں کے رسم و رواج کو بیان



باب - 2

آسمان میں ہماری شہریت

نے فتحی کی کلیسیا کو زوحی شہریت کے بارے میں لکھا۔ (فلپیوں 3:20) وہ انہیں کیا۔ ”مگر بسما را وطن آسمان پر رے اور ہم ایک منبع یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آئنے کے انتظار میں ہیں۔“

(فلپیوں 3:20)

پولوس رسول کا یہ بیان کتنا گمراہ ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ زمین اور اس کی چیزوں اس کا گھر نہیں ہے۔ اس کی شہریت آسمانی ہے۔ اس بیان سے اس کے کہنے کا مطلب ہے کہ دنیا اور زندگی کے بارے میں اس کا فقط نظر آسمانی یا آسمان کی بادشاہی کے تناظر میں ہے۔

جب ہم نے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو ہماری زوحی شہریت تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس طرح ہماری زوحی بیدانش آسمان سے ہوتی ہے۔ یعنی ہماری نئی حاصل کردہ شہریت بھی آسمان سے ہوتی ہے۔ کیا ہم ذرست طور پر اپنی زندگی کو بادشاہی کے تناظر میں خود کو آسمانی شہری بنانواد کیتے ہیں۔ اس بات کو حقیقی بنانے کیلئے ہمیں خود کو جانچنے کی ضرورت ہے کہ ہم کیا مانتے ہیں اور کیوں مانتے ہیں؟

آئیں اب ہم آسمانی شہریت کے نظریہ کو بدی گمراہی سے دیکھیں۔

شہریت

پولوس رسول زوجی شہریت کا حال تھا اور اسے پہنچا کر وہی یا زرم کی شہریت اختیار کئے گئے شہریوں کو جو حقوق۔ اعزازات اور فرائض حاصل ہیں۔ وہ غیر ملکیوں کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ خدا کی ابدی بادشاہیت کا زکن ہوتے ہوئے ہمیں آسمانی بادشاہی کے

ویلے سے پاک ہو گئے ہیں۔ (اعمال 18:26)

زوحی دراثت کا حصہ دار ہوتے ہوئے ہم زمینی شہریت سے آسمانی شہریت کے نہیں۔ (دیکھیں اعمال 16:21:37:39:22:28:33:21:27)

غرضی انکی زندگیوں میں داخل ہو گنے جسکا علاج نہیں کیا گیا۔ جلد ہی وہ مختلف گناہوں میں گھر گنے مثلاً پیسوں کی چوری کو درست قرار دینا۔ جنسی بداخلائقی۔ اپنے گھرانوں کو چھوڑ دیا یا دوسرا جسم کرے کاموں کو ترجیح دی۔ انہوں نے اپنے عہدوں - القاب اور عزت سے محبت کی۔ ”کیونکہ وہ خدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا چاہتے تھے۔“ (یوحنا 12:43)

خداوند کی خدمت کرنے کے بجائے دوسری چیزوں کی خدمت کرتے ہیں۔ بوسکتا ہے کہ کچھ وقت کیلئے ایسا لگے کہ رہنماؤں کو خدمت کامیابی سے ہو رہی ہے لیکن وہ دراصل لوگوں اور حتیٰ کہ خدا کے ساتھ بھی ٹھٹھے بازی کرتے ہیں۔ لیکن خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا۔ (گلتیوں 6:7، 8) نہ ہی خدا گناہ اور سرکشی کرے بارے میں نرمی بر تباہ۔ گناہ آلوہ رویہ سے خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں حتیٰ کہ تباہی آتی ہے۔ (یعقوب 13:1-15) یہ بات سب پر بشمول کلیسیائی رہنماؤں کے لਾگو ہوتی ہے۔ گناہ کی وجہ سے پاسٹر حضرات اور برادری میں کلیسیا کی گواہی خراب ہوتی ہے۔ کنی گھرانے ڈکھ اور مصیبت میں متبلہ ہوتے ہیں اور جن لوگوں کو رہنماؤں کی ناکامیوں کے بارے میں بتہ چلتا ہے وہ بھی ڈکھی اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ بے شک شیطان کلیسیائی رہنماؤں کو آزمائشوں میں ڈال کرتا ہو وہ برباد کرتا رہتا ہے۔ (لوقا 31:22) لیکن گناہ کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اسکا آغاز دل سے ہوتا ہے۔

کی نمائندگی کرنی چاہیے: ”پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرنے ہیں کہ خدا سے میل ملا پ کرلو۔“ (2- کریمیوں 5:20)

ہاں ہم آسانی بادشاہی کے شہری ہیں اور مزید یہ کہا ہے بادشاہ یوں کے اپنی۔ بطور اپنی ہمیں بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کی طرف سے قوت اور اختیار ملے ہیں۔ (تی 19:16؛ 18:28؛ طمس 15:2) قوت اور اختیار ہمیں خدا کی مرضی پری کرنے کیلئے دیے گئے ہیں۔

مسئلہ

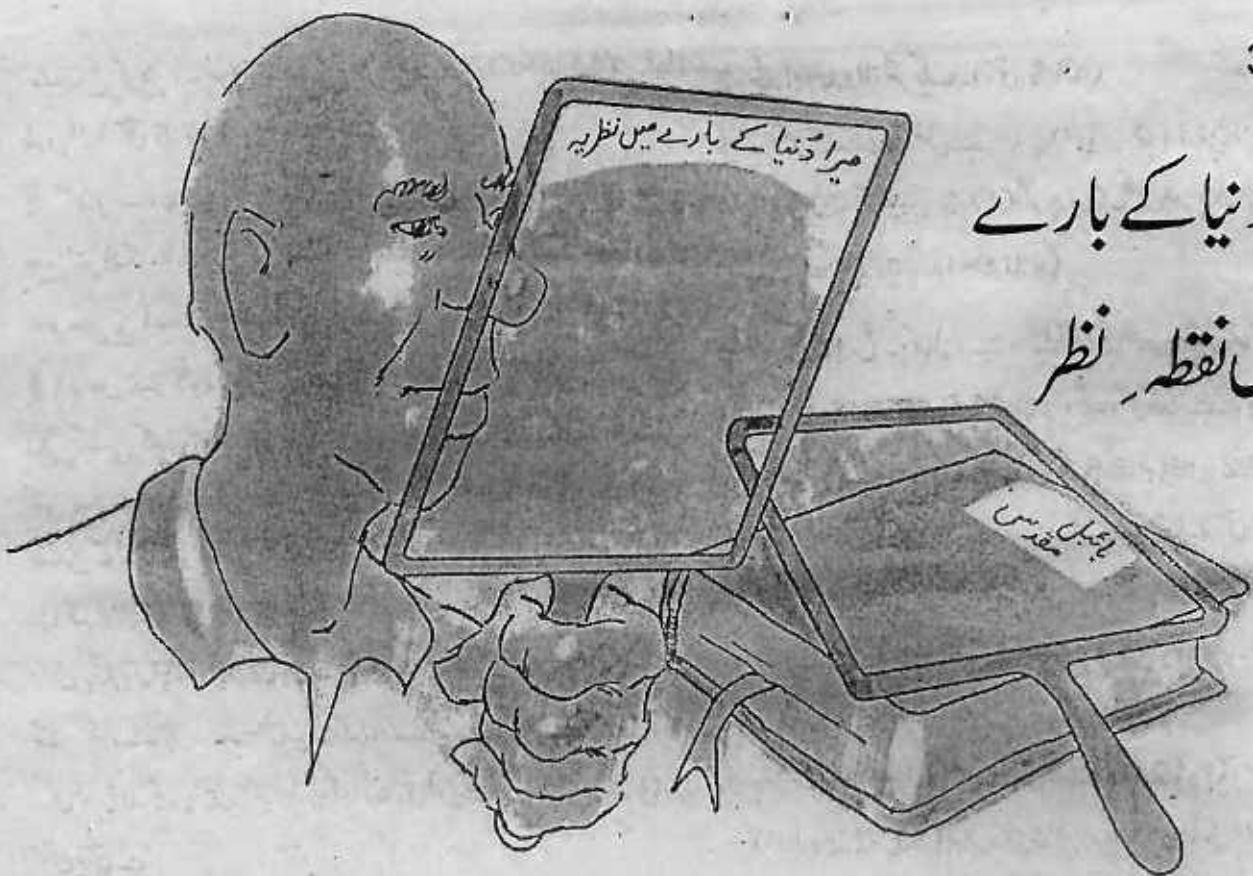
لیکن یہی حاصل کردہ شہریت ہمارے لئے مسئلہ ہے کہ یہی ہے: ”اسلنے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزوں حاتی رہیں۔ دیکھو وہ نہیں ہو گئیں۔“ (2- کریمیوں 17:5)

ہم نے ملتوں ہونے کے باعث اب آسانی بادشاہی کے شہری ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ کہ ہم ابھی تک اپنی نئی شہریت کے حقوق۔ اعزازات اور فرائض کو جانتے یا پورے طور پر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ہم اپنی نئی پیدائش والی شہریت کو نہیں سمجھتے اسی لئے ہم اپنے ملک (جس میں ہم رہتے ہیں) کی ثقافت۔ رسم و رواج اور معاشرتی و مساتیر کے مطابق زندگی بر کرتے ہیں۔ ان پر انی زندگی کے رسم و رواج پر عمل پیرا رہنے سے ہم خدا کے کلام کی چاہیوں اور اپنے لئے بادشاہ یوں کے اتم درج معيار سے انحراف اور نافرمانی کرتے ہیں۔ ایسے کیوں ہوتا ہے؟ اور اس سے اہم بات یہ ہے کہ اسے کس طرح تبدیل کیا جا سکتا ہے؟

بسم سب ایسے روحانی رہنماؤں کے بارے میں جانتے ہیں جو خدا کے مرضی کے مطابق بلانے گئے اور خدا نے انہیں بھرپور طور پر استعمال کیا۔ خدا نے انہیں اچھی نعمتیں اور صلاحیتیں دیں تھیں۔ اس نے انہیں اپنی خدمت کے کام اور دوسروں کی اسکے ابدی مقاصد کیلئے جیتنے کیلئے استعمال کیا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے یہ دینی کو اپنے دلؤں میں داخل ہونے دیا۔ اکثر اوقات غرور یا خود

ہمارا دنیا کے بارے

میں نقطہ نظر



اس دنیا میں ہر انسان جو پیدا ہوا ہے۔ دنیا کے بارے میں کسی نہ کسی طرح کا نقطہ نظر رکھتا ہے۔ دنیا کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر ہماری تعلیم۔ ہماری نشوونما۔ جس

معاشرہ اور ثقافت میں رہتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ جو کب ہم پڑھتے ہیں۔

ہمارے پیغمبر۔ ہمارے الیٰ ولی کے پروگرام اور یہ یو یا اخبارات سے تکمیل پاتا ہے۔

کئی لوگوں کا دنیا کے بارے میں نقطہ نظر ان کے ادگرد کے ماحول کے اثرات کو اپنے اندر جذب اور قبول کرنے سے بتاتا ہے۔

کئی لوگوں کا دنیا کے بارے میں اپنا کوئی مخصوص نقطہ نظر نہیں ہوتا۔ وہ صرف ہر دن

کے مطابق زندگی گزارتے ہیں نہ کہ اپنے کسی مخصوص نقطہ نظر کے مطابق۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا باعث کے مطابق نقطہ نظر ہو یا لادینی یا دونوں کا امتحان۔ افسوس ہے کہ ہمارے دنیا کے بارے میں نقطہ نظر کی تکمیل لوگوں اور ہمارے ادگرد کے حالات و واقعات کے ذریعہ ہوتی ہے جو کہ گناہ کی وجہ سے تاریک اور ابتر

ہیں۔ دنیا کے بارے میں اس طرح کا خیال ا نقطہ نظر رکھنے سے ہم کئی چیزوں کے بارے میں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ جب "دنیا" کے لئے۔ جوئے مذاہب اور بے ایمانی کے ذریعہ ہماری سوچ اور یقین تکمیل دیے جاتے ہیں تو پھر ہمارا انجمام دنیا وی

دنیا کے بارے میں ہمارا لادینی نقطہ نظر اخیال ہمیں پاک کلام کے راست معیار کو

سچنے اور جانے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ تو پھر ہم بلا خرڅد اکی بارشانی میں بطور
چوائی خاہر کرتا ہے۔ (زیر 119: 105)



ہمیں ہمیشہ اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ جو کچھ ہم مانتے اور کرتے ہیں کیا وہ پاک کلام کے
میں مطابق ہے جو کہ ہم پر چوائی خاہر کرتا ہے۔ یہ امتحان کے عمل سے ہوتا ہے جو کہ
پاک کلام کے معیار پر جانچا جاتا ہے۔ جس کی روشنی میں ہمیں جھوٹ۔ دھوکے اور
غلطی کا علم ہوتا ہے۔

اگر ہم اپنی اقدار اور نظریات کا جائزہ نہیں لیتے تو پھر ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ جو
کچھ ہم مانتے اور یقین رکھتے ہیں وہ کلام کی چوائی کے میں مطابق ہے۔ اگر ہم چوائی پر
نہیں ہیں تو ہم دھوکے یا جھوٹ میں زندگی بس کر رہے ہیں۔ کی لوگوں کی گراہ
ہونے کی بیکاری وجہ ہے۔ خدا کے کلام کی چوائی اور حکمت کے مطابق زندگی
گذارنے کے بجائے وہ دنیا کے بنیادی معیارات کے مطابق زندگی بس کر رہتے ہیں۔
وہ ناپاک خیالات اور نظریات سے رہنمائی پاتے ہیں جس کا ان کے رونوں سے پڑے
چلتا ہے۔ وہ نہ صرف خود گراہ ہو جاتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گراہ کرتے ہیں۔ اور
اس نے اُن سے ایک تفہیل بھی کہی کہ کیا اندر کر اندرہا را

بے پھل شہری زندگی بس کرتے ہیں یا نئی آسمانی شہرت کے فوائد کے مزے لوئے
ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ایسے کاموں۔ رسومات۔ عقائد۔ ثقافت۔ روایات کو جاری
رکھیں جو کہ باطل مقدس کے بر عکس ہوں۔ یا ہم دوبارہ اپنی پرانی طرزِ زندگی
اپنالیں۔ آئیں ہم دنیا کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کے بارے میں مزید مطالعہ
کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اکثر ایسے کیوں ہوتا ہے؟

دنیا کے بارے میں آپ کا ایک نقطہ نظر ہے

ہر شخص کا دنیا کے بارے میں ایک نقطہ نظر ہوتا ہے۔ آپ کے نقطہ نظر میں کی
چیزوں بھول تھاتا۔ خاندان۔ کام۔ سرکار اور مذہب کے بارے میں کیا محسوس
کرتے اور کیا نظریہ رکھتے ہیں۔ آپ کا نقطہ نظر آپ کے سب فیصلوں اور کاموں
پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جبکہ دنیا کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر اتنا ہم ہے کہ ہم کس
طرح زندگی بس کرتے ہیں اور خدمت کا کام کس طرح کرتے ہیں۔ اس لئے آئیں
اب ہم دنیا کے بارے میں نقطہ نظر کے مطلب کو گہرے طور پر دیکھیں۔

1۔ مجموعی تاثیر جس سے کوئی شخص دنیا کو دیکھتا اور اُس کی ترجیحی کرتا ہے دنیا کے
بارے میں نقطہ نظر کھلاتا ہے۔

2۔ زندگی اور کائنات کے بارے میں نظریات کا مجموعہ جو کوئی شخص یا ایک گروہ
رکھتا ہو اسے دنیا کے بارے میں نقطہ نظر کہتے ہیں۔

بدستی سے کئی لوگ اسی زندگی بس کرتے ہیں جو کہ باطل مقدس کے نقطہ نظر سے
مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ وہ کئی عناصر کی وجہ سے گراہ ہو گئے ہیں جو ان کے نقطہ نظر
کو کھلیل دے سکتا ہے۔

فریب

فریب کی نظرت شرائیز ہوتی ہے۔ جس شخص کو دھوکا دیا جاتا ہے اُسے معلوم نہیں ہوتا
کہ اُسے دھوکا دیا جا رہا ہے۔ (تہمہس 13:3) ہر انسان کے دل میں ظلم
کرنے اور دوسروں کو دھوکا دینے کی قوت ہوتی ہے۔ (رمیاہ 9:17) اس لئے
ہمیں چوائی کے سرچشمہ کی ضرورت ہے جو ہمارے دلوں کو جانچے۔ خدا نے اپنی
حکمت سے اپنی ذات اور چوائی کو ہم پر ظاہر کیا۔ کئی صد یوں تک پاک روح نے خدا
کے خادموں کو تحریک دی کہ وہ اس چوائی کو تحریر کریں۔ ان تحریر کو حفظ کیا گی اور کسی
نسلوں تک منتقل کیا جاتا رہا جنہیں ہم آج باطل مقدس کہتے ہیں۔ یہ پاک کلام

اس فوری روحانی لئے پالکی کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم فوری طور پر مسیح یسوع میں بالغ ہیں۔ پس خدا کے خاندان میں بطور بیٹے ہمیں سب سہولیات اور ذمہ داریاں فوری طور پر حاصل ہیں۔ خدا کے نزدیک ہماری زندگی میں دور طلبیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بیٹے بن جانے کے بعد ہم فوری طور پر پاکیزگی۔ خدمت گذاری اور مسیحی ذمہ دارانہ زندگی بسر کرتے ہیں ایسا کرنے کیلئے خدا ہمیں اپنا فضل اور اہمیت دیتا ہے۔ (فلپیوں 1:6) ہمیں خدا کے خاندان کے ممبر ہوتے ہوئے اُس کے احکامات مانتا اور اُس کی خدمت بطور بمارے پیار کرنے والے باپ کرنی چاہئے۔ البته برلنے مسیحی کو چاہنیے کہ بالغ ہو اور مسیح یسوع پر ایماندار کے طور پر ترقی کرے۔ ہم یک دم پورے طور پر بالغ یا کامل نہیں ہو سکتے۔ (فلپیوں 13:12) علاوہ ازیں ہمارے لئے یہ بات جاننا بہت ضروری ہے کہ نجات پانے کے وقت ہم روحانی لحاظ سے پورے طور پر بطور بیٹے قبول کرنے گئے بیٹا بن جانے کے بعد ہمیں خدا کے خاندان میں تمام ذمہ داریاں اور سہولیات حاصل ہو جاتی ہیں خواہ مسیح میں ہمارا روحانی معیار کیسا ہی کیروں نہ ہو۔ بالغ بیٹے کا مقام حاصل ہونے کا یہی مطلب ہے۔ فرزندیت حاصل کرنے یا خدا کے خاندان میں قبول کرنے جانے کیلئے ہمیں اپنی اہلیت ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نجات پانے کے وقت ہم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے مانے جاتے ہیں۔

دکھا سکتا ہے؟ کیا دونوں گڑاہیں میں نہ گرینگے؟"۔ (لو۶: 6) (39: 6) اسی لئے ہائل مقدس ہمیں چجائی اور زندگی کے بارے میں ڈینا کے نظریات اور خیالات کے بارے میں ہوشیار ہنے کی تلقین کرتی ہے۔ "خبردار کوئی شخص تم کو اُس فیلیسُوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کر لے جو انسانوں کی روایت اور ڈینیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق"۔ (لکھیوں 8:2) ڈینا چجائی کی مخالفت کرتی ہے اس تاظر میں خدا کا کیا خیال اور نظریہ ہے۔ اس کو جانے کیلئے مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پڑھنے کیلئے کچھ وقت نکالیں۔ یوہا 18: 36؛ روہیوں 2: 1: 12؛ 1- کرنتیوں 19، 18: 3؛ 31: 7؛ گلگتوں 3: 4؛ لکھیوں 20: 2؛ یعقوب 4: 4؛ 2- پطرس 1: 4: 1؛ 15: 2؛ 17- 15: 4؛ (5, 4: 4)

اپنے آپ کو جانے کی اہمیت

اگر ہماری زندگی ڈیناوی فلسفہ۔ انسانوں کے رسم و رواج اور ڈینا کے ناپاک اصولوں پر تصور کی گئی ہے تو ہم ایسا گھر نہیں بنائیں گے جو قائم رہ سکے۔ (متی 27: 24-27) ان سب باتوں کے جانے کے باوجود ہم ناپاک ڈیناوی نظریات و خیالات کو اتنا اچھا اور بھلا سمجھتے ہیں کہ انکو تبدیل اور ترک کرنا ہمارے لئے مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے نظریات اور خیالات کی تکمیل ہماری پیدائش سے لیکر ہماری تمام زندگی کے تجربات سے ہوتی ہے جو ہماری زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں اپنے نظریات اور خیالات کو پاک کلام کی روشنی میں دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ پس اسلئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہائل مقدس کیوں اپنے آپ کو جانے اور جانچنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے اگر ہم اپنے آپ کو جانچنے تو مراہن پاتے۔ (1- کرنتیوں 11: 11؛ بریلیاء 17: 10، 9: 1؛ 1- کرنتیوں 10: 2- 16) اپنے آپ کو جانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کر آپ کے زیر۔ آراء۔ نظریات اور بحث جو کہ آپ کے بن چکے ہیں وہ کیوں بنے ہیں؟ آپ زندگی اور اُس کے بارے میں کس انداز میں سوچتے ہیں۔ جب آپ کو زندگی اور اُس کے معاملات کے بارے میں اپنی سوچ کا پتہ چل جائے گا تو پھر آپ کو اپنے غلط نظریات کا پتہ چلے گا جس سے آپ کی روحانی سوچ بوجھ پر اڑ پڑے گا۔ یہ ہاتھ آپ کیلئے جاننا بہت ضروری ہیں کیونکہ آپ کلیساً رہنا ہیں اور اُس کی دلہن کی رہنمائی اور خاکہت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ کو اسی چیز پر اختیار اور ذمہ داری دی گئی ہے جس کو خدا بہت پیار کرتا ہے۔ اُس کی کلیساً اُس کے لوگ۔ آپ کو چجائی کو واضح طور پر جانے اور اُس کے مطابق زندگی گذارنے کے لائق ہونا چاہیے تاکہ آپ دوسروں کو چجائی کے بارے میں سکھائیں۔

جب ہمارا نظریہ رکاوٹ بن جاتا ہے



جیسا کہ ہم سمجھے ہیں کہ ڈنیا کے بارے میں نظر، نظر کا مطلب ہمارا جموی تاظر کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ (رومیوں 23:3)

جس سے ہم ڈنیا کی ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ اپنی سوچ اور نظریات کی بنیاد پر ڈنیا میں اپنے رہن سکن اور رہنمائی کے بارے میں فیصلے کرتا ہے۔ زندگی اور کائنات کے بارے میں کسی فرد کا لیقین اور ایمان کا انعام بھی اُس کی سوچ اور نظریات پر ہوتا ہے۔

یقیدے کسی فرد کی ہر چیز بیشمول باجل مقدس کے بارے میں سوچ اور سمجھ پر اڑانداز ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی فرد کا نظریہ مثال کے طور پر پولوس رسول اپنی زندگی پر غور کرنے سے جان جاتا ہے کہ اُس کی اپنی زندگی میں شریعت سے پائی جانے والی محبت یوسع کے فضل کے پیغام کو واضح طور پر دیکھنے اور سمجھنے میں رکاوٹ کا باعث تھی۔ (پیغمبیر 2۔ کرنتیوں 18:11-13)

سات ”پردے“ جو سچ کو سبھم بناتے ہیں

ڈنیا کے بارے میں ہمارا نظر، نظر عموی طور پر سات عدد ہرے عوامل کے اثرات سے تکمیل پاتا ہے۔ میری اس تعلیم کا مقصد ہر پردے کے اثرات کے بارے میں بتانا ہے۔ اگر ہم ”پردے“ کے اثرات کے بارے میں نہیں جانتے جن میں سے ہم دیکھتے تو پھر ہمیں احساس نہیں ہوگا کہ ہم کیوں سچائی کو واضح طور پر نہیں دیکھ سکتے۔

آزمائش کے مقابلے میں جنگ جب ہم یوسع کو اپنا شخصی نجات دیندہ اور خداوند قبول کر لیتے ہیں تو ہمارے گناہ کمل طور پر معاف ہو جاتے ہیں۔ نجات پانے سے ہماری زندگی میں گناہ کا ذریثہ گناہ کا مکمل 1۔ ہماری گناہ آلوہہ فطرت کا ”پردا“

ہماری گناہ آلوہہ فطرت اگرچہ بڑی کمزور اور نازک ہے لیکن پھر بھی وہ بڑی مضبوط ہے جو پہلے ہم میں تھا۔ (رومیوں 11:5-6) اُسیں خدا کے پاک زوح کے وسیلے تو نہیں۔ کل بنی نوع انسان گناہ میں گمرے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ سب نے گناہ سے نبی فطرت حاصل ہو جاتی ہے تاکہ ہم گناہ اور ایلیس کا مقابلہ کر سکیں۔

(رومیوں 12:6-14؛ 8:1-8) تاہم کبھی کبھار ہماری زندگیوں میں گناہ کے اثرات یا گناہ آلوہ دردناک انتخاب قائم رہتے ہیں۔ اس کا اثر انتخابات پر بطور سمجھی ہو سکتا ہے۔ مزید برآں حتیٰ کہ نجات پانے کے بعد بھی ہم آزمائش میں پڑ جاتے ہیں۔ ہماری پُرانی جسمانی خواہشات ہمیں دوبارہ گناہ میں دھکلنا چاہتی ہے۔

(رومیوں 7 باب: رومنیوں 13:14، گلکتوں 5:26-26؛ یعقوب 1:4-9) ان عناصر کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں دو طرح کی فطرتیں پائی جاتی ہیں جو ایک دوسرے سے جگ کرتی رہتی ہیں۔ پولوس رسول اُس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ اچھی نیت رکھنے کے باوجود اپنی پُرانی فطرت کی وجہ سے گناہ میں گر پڑتا ہے۔ چنانچہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا اُس سے کر لیتا ہوں۔

(رومیوں 19:18:7) اگر ہم اپنی پُرانی گناہ آلوہ فطرت اور اُس کی ناپاک خواہشات کا مقابلہ کر کے اُن پر غالب نہ آئیں تو وہ ہماری سچائی کو دیکھنے اور خدا کے احکامات انسنے والی صلاحیت میں بخت رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ اگر ہم اسکے گناہ آلوہ فطرت اور جسمانی خواہشوں سے روزانہ جگ کرنی ہے۔ لیکن ہمارے لئے اس مسلم میں ایک اچھی خبر بھی ہے۔

ہم اس گناہ آلوہ فطرت پر یسوع کی قوت پاک زوح کے دلیل سے غالب حاصل کر سکتے ہیں۔

2- خاندان کا ”پردہ“

میرا ایک اچھا دوست ہے جو ایک یہودی باپ کے زیر سایہ پر دن چڑھاتا۔ اُس کا باپ قابل اعتماد شخص تھا اور اکثر اپنے خاندان کی ضروریات زندگی پوری کے بغیر ان کو چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ جب میرے دوست نے یسوع پر ایمان لانے کے دلیل سے نجات پائی تو وہ خدا کا شکر کرتا تھا کہ اُس نے گناہوں کی معافی کے بارے میں خدا باپ سے اپنے تعلق بحال ہونے کے بارے میں جانا دریکھا۔

لیکن جو نبی میرے دوست نے خطرناک آزمائشوں میں گھرا تو وہ خدا پر بھروسہ کرنے سے ذر نہ لگا۔ اُس نے سوچا کہ زندگی باپ کی طرح خدا نے اُسے چھوڑ دیا ہے اور اُسے حقیقت میں پیار نہیں کرتا۔ میرے دوست نے بائل میں مندرج خدا کے بارے میں تحریر کر دہ باتوں پر یقین نہ کیا اس کے بجائے اُس نے خدا کو بچپن کے ”پردے“ میں سے دیکھا شروع کر دیا۔ اُس نے سمجھا کہ خدا اُس کی ضرورتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور خدا پر بھروسہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

نتیجہ اُس کے نظریات کی وجہ سے اُس کا خدا پر بھروسہ اور تابع فرمائی حرزیل ہو گئے۔ وہ بوزہا ہو کر بھی اُس سے نہیں مڑیگا۔” (امثال 6:6)

بچوں کی ابتدائی تربیت جو گمراہوں میں دی جاتی ہے۔ خواہ وہ خاموشی سے ہو یا سرگرم طور پر۔ حادثاتی یا قصدا اُس کا انسان کی زندگی پر گھرے اثرات ہوتے ہیں۔ بچے گھرانے میں بڑوں کے طرز زندگی اور غوئے سے زیادہ سیکھتے ہیں بسبت سکھائے جانے کے۔ مثلاً اگر والدین اپنے بچوں کے ساتھ بینچ کر متواتر غواہ کرتے ہیں تو وہ

3۔ تعلیم کا "پردا"

"اب امیر بھانیو! میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ جو لوگ اُس تعلیم کے برخلاف جو تم نے پانی پھوٹ پڑنے اور نہ کر کھانے کا باعث ہیں انکو تازلیا کرو اور ان سے کفارہ کیا کرو۔" (رویہ 17:16؛ حزیرہ دیکھیں امثال 12:26؛ 1۔ کرنیوں 15:33؛ 1۔ تیجی دیکھیں 5-3:6)

5۔ ثقافت کا "پردا"

جس ثقافت میں ہم پرداں چڑھتے ہیں۔ اُس ثقافت کے اثرات ہماری زندگی پر گھرے طور سے ہوتے ہیں۔ کچھ ملکوں کی ثقافت میں انتقام لیا جاتا ہے اور کچھ ثقافتوں میں معاف کر دیا جاتا ہے۔ کچھ ثقافتوں میں ایک بیوی سے شادی کی جاتی ہے اور کچھ میں کی بیویوں سے۔ اور ان کی قدر و قیمت رنگ۔ نسل۔ قبیلے۔ ذات پات۔ مردوں کے لاماظ سے ہوتی ہے۔ اور کئی ملکوں اور ثقافتوں میں سب انسانوں کو برابر سمجھا جاتا ہے۔

مختلف ثقافتوں کی ایک طویل فہرست ہے لیکن بطور مکمل ہم دنیاوی ثقافتوں کے غلام نہیں رہے۔ با بل مقدس ہمارے رویوں کا معیار ہے۔ خدا کا پاک کلام سمجھاتا ہے کہ اب ہماری شہرست آسمان کی ہے اور ہماری ثقافت آسمانی ہے جس میں راستبازی۔ سکون اور روح القدس میں شادمانی ہیں۔ "مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجھی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آئے کے انتظار میں ہیں۔" (لفیہ 20:3) "کیونکہ خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اُس خوشی پر موقوف ہے جو روح القدس کی طرف سے

ہماری ثقافت جس میں ہم رہتے ہیں اگر وہ خدا کے کلام کے مطابق نہیں ہے تو ہمیں ان ثقافتی رسم اور روایات کو ختم کر دینا چاہیے۔ ہم جو کچھ ہیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب خدا کے کلام کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ اس طرح کی ذہنیت سے ہم اپنے ثقافتی رسم و رواج پر غالب آتے ہیں۔

پچھے مقصود ہوتے ہیں اس لئے وہ چیزوں کا اثر بڑی جلدی قبول کرتے ہیں۔ بطور طالب علم وہ اکثر ہر کچی ہات کو جوانہ نہیں پڑھائی اور سمجھائی جاتی ہے اسے قبول کر لیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں تعلیمی ادارے طالب علموں کے خیالات اور حوجہ بوجوہ پر بڑے گھرے اثرات مرتب کرتے ہیں خاص طور پر زندگی اور سچائی کے بارے میں اُن کے نظریات پر۔ "کوئی تم کو بیرے فاندہ باتوں سے دھوکا نہ دے کیونکہ ان ہی گناہوں کے سبب سے نافرمانی کرے فرزندوں پر خدا کا غصب نازل ہو گا۔" (انسیوں 6:5)

ہم میں سے کئی لوگوں کو سکولوں میں ایسی چیزوں پڑھائی گئیں ہیں جو خدا کے کلام کی سچائیوں سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ یہ چیزوں ہمارے نظریہ کو بتاتی اور سچائی کو دیکھنے اور سمجھنے اور اُس کے مطابق زندگی بصر کرنے کی صلاحیتوں کو جاہ کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر کسی بچوں کو سکول میں پڑھایا گیا ہے کہ دنیا کو کسی نہیں بنایا۔ "ارتقائی عمل" سے نہیں ہے۔ تا نہم پا بل مقدس واضح طور پر بتا ہے کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ (پیدائش 2-1 الہاب؛ یوحا 1:3) یہ تصدی سے جب کوئی شخص دنیا کے نظریہ مان لے تو پھر کوئی ہستی اُسے خدا پر ایمان نہیں لانے والے گی یا یہ ہے کہ خدا نے دنیا کا ایک خاص مقصد کیلئے بنایا ہے۔

4۔ ہمسروں کا "پردا"

ہمارے دوست اور رشتہ دار بھی دنیا اور زندگی کے بارے میں ہمارے نظریات تکمیل دیتے کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ دوستی کی لطف اندوزی سے ہم اپنے دوستوں کی گفتگو دنیاوی رویوں اور برتاؤ کو سمجھتے ہیں۔ ہم شروع میں دوستوں کی اُن چیزوں کو نظر انداز کرتے ہیں پھر ہم انہیں قبول کرتے ہیں اور بالآخر ان سے تفہیم ہو جاتے ہیں۔ مجھا ہم اُن کی مانند ہیں جاتے ہیں۔ (امثال 2:1؛ 11:5؛ 15:11؛ 33:15)

ہمیں اپنے دوستوں کا چنانہ کرنا سمجھنا چاہیے۔ ہم اپنے دوستوں کا چنانہ کریں نہ کہ دوست ہمارا چنانہ کریں۔ دوستوں اور رشتہ داروں کی دوستی کے ہماری زندگیوں پر گھرے اثرات ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے بارے میں ہمارے نظریات کو بتانے اور تبدیل کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ با بل مقدس ایسے لوگوں سے میں جوں اور دوستی رکھنے کے بارے میں واضح طور پر میان کرتی ہے جو خدا کا مذاق اُڑاتے ہیں یا خدا کے بارے میں سمجھو نہیں ہوتے۔

ہوئی ہے۔ ” (روپیوں 17:14) ہماری ثافت جس میں ہم رہتے ہیں اگر وہ خدا کے کلام کے مطابق نہیں ہے تو ہمیں ان شافتی رسوم اور روایات کو ختم کر دینا چاہیے۔ ہم جو کچھ ہیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب خدا کے کلام کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس طرح کی ذہنیت سے ہم اپنے شافعی رسماں درواج پر عالی آتے ہیں۔

مثال کے طور پر کچھ ثابتیوں میں دوسروں سے فائدہ اٹھانے کیلئے ان سے جھوٹ بولا جاتا یا دھوکا دیا جاتا ہے۔ لیکن باکمل مقدس ہمیں واضح طور پر بتائی ہے کہ ہمیں نہ تو دوسروں سے جھوٹ بولنا چاہیے اور نہ ہی ان سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہیے۔

(انسوں 4:25، بکھیوں 9:3)

بس اس معاملہ میں شافتی نظریہ اور خیال تبدیل ہونا چاہیے اور ہمارا روایہ خدا کے کلام کے معادر کے مطابق تبدیل ہونا چاہیے۔

پاٹر سے پاٹر

6- روایات کا "پرداز"

اگر ہم یا ہماری کلیسیا کے لوگ ایسے خیالات یا وسایت کا دعا کے ذریعہ مشاہدہ کرنا چاہیے
یا ہماری زندگی کے روحانی مقاصد کے مخالف اور بر عکس ہوں - ہمیں مندرجہ ذیل
روایات وہ سرگرمیاں اور روئے کہلاتی ہیں جو ہم اپنی برادری میں میل جوں کے
ذریعہ کرتے ہیں - یہ وہ کام ہوتے ہیں جو ہم حسب معمول اپنے خاندانوں -
سکولوں - دوستی - ثقافت اور کلیساوں میں کرتے ہیں - یہ جاننا کوئی غیر معمولی ہات
نہیں کہ روایات کبھی بخوار جھوٹے نہ اہب میں پائی جاتی ہیں یا دوسری اقسام کے
فریب - دینیادی یا انسانی ایجاد میں پائی جاتی ہیں - اگرچہ وہ عام روایات ہوں -
ممکن ہے کہ وہ باجل کی تعلیم کے بر عکس ہوں ہمیں انہیں اپنی زندگی سے کالنے کی
کوشش کرنی چاہیے۔

باجل کی تعلیم کے برعکس رذایات کی چند مثالیں: مفرده لوگوں سے دعا مانگنا یا نہ ہی مقدار میں سے دعا مانگنا۔ توہمات یا ناپاک رسومات میں حصہ لینا۔ کافر انہی ہماروں کو منانا۔ جو لوگ خدا کے کلام پر اپنے ثقافتی رذایات کو نوقیت دیتے تھے یوں نے اس نے مخاطب ہو کر کہا: "شم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی حقیقی طور پر بیس دیجئے گے۔"

روایت کو قائم رکھتے ہو۔ اور اُس نے ان سے کہا تھا اپنی روایت کو ماننے کیلئے خدا کے حکم کو بالکل رد کر دیتے ہو۔
 (مرقس 9:8-7: مزیدوں کی تفصیل میں لکھیوں 2:16-23)
 7- تجھے کا ”ردہ“

7 - پرده "کے بے جر" ۔

ذیماں تقریباً ہر شخص کو اچھے موافق اور اچھی قسمت ملتی ہے اور تکلیف دہ حادثات سے بادشاہی کس طرح ذرست طور پر پیش کر سکتے ہیں؟ خدا ابی چیز کو کیسے برکت دے نہ رہا آزمایہ ہونا پڑتا ہے۔ ان سب حالات و دعائیات میں ہم خدا اور زندگی کے بارے سکتا ہے جو اسکی مرضی کے مطابق نہ ہو؟ خدا ہمارہ کو کاس نے ہمیں اپنا پاک کلام اور میں کوئی میتجہ اغذہ کرتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی سچائی پر مبنی ہو یا نہ ہو۔ ہم میں سے ہر اس کا پاک روح دیا ہے جو ہم پر سچائی کو ظاہر کرتا اور حقیقی معنوں میں آزاد کرتا ہے!

کیا میں اندھا ہوں یا کیا میں دیکھ سکتا ہوں؟

گے تو حقیقت میں میرے شاگردِ ثہر و گے اور سچانی سے
واقف بسو گے اور سچانی نسکو آزاد کریں گی۔ (یوحنا 18:8)
اگر سچائی میں آزاد کرتی ہے تو پھر جماعت میں جذبہ لے گا۔ خدا کی طرف سے
نہیں ہوتی یہ نوعِ ذیادتی اس لئے آیا کہ وہ ہماری غلامی کی زنجیریں نٹ جائیں اور
ہم آزاد ہو جائیں۔ (لوٹا 4:18-19)

اگر ہم خدا کے لوگوں اور زینا کو سچائی بیان نہ کرنے کا ناواقفیت کو بہانہ بناتے ہیں تو یہ
قابل قبول نہیں ہے۔ (۱۔ کرنیوں 10:1؛ ۲۔ کرنیوں 1:12) جمبوتِ خواہ جان بوجہ کر
بولا جائے یا غلطی سے بولا جائے اُس کا تیجہ ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ اس لئے ایسا کہ
جب بھی کوئی جمبوتِ خواہ وہ انجانے میں کیوں ہی نہ بولا جائے اُس کا انجام ایک ہی
ہے یعنی کہ موت۔ (یوحنا 10:10-47؛ 8:42)

خدا کا کلام (بانل) اور پاک روح (سچائی کا زوح) ہمیں اس لئے دیے گئے ہیں
تاکہ ہم سچائی سے والق ہوں اور سچائی ہمیں آزاد کرے۔ یہ دونوں ہمیں مسلسل
تبديل کرنے کی الہیت رکھتے ہیں تاکہ ہم ناپاک ذیادتی نظریات سے آزاد ہوں جو
ہمیں سچائی کو بھتھتے ہیں رکاوٹ کا باعث ہوتے ہیں۔

ہمیں روزانہ پاک کلام کا مطالعہ کرنا چاہیے اور پاک روح کی قائمیت کو محسوس کرنا
چاہیے تاکہ ہم سچائی کو جانیں اور اُس کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اور سچائی کا علم اور
آزادی ہمیں دلیری۔ ہمت اور اعتماد کے ساتھ دوسروں کو تعلیم دینے سیکھانے اور
خدمت کا کام کرنے کے لائق ہتھیں۔

مسیح یسوع میں روحانی ترقی اور بلوغتِ خود بخود
نہیں ہوتیں۔ خدا پاک روح کی صورت میں تبدیل ہونے
میں ہماری مدد کرتا ہے۔ لیکن اس تبدیلی کے عمل میں
اس سے ہمارے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔ یعنی کہ تو یہ
کرنے کیلئے راضی ہونا۔ خود انکاری خدا کے کلام کی
فرمانبرداری کرنا وغیرہ۔ بانبل مقدس ہمیں واضح
طور پر بتاتی ہے کہ روحانی طور پر ترقی اور بالغ ہونے
کیلنے ہمیں یہ چیزیں کرنی ہیں: ۱۔ ہمیں خدا کے کلام
کو بطور خوراک استعمال کرنا چاہئی۔
۲۔ خود کو (بطور کلیسیا رہنماء) خدا کے کلام کے باقاعدہ
مطالعہ کیلنے وقف کریں۔

تو پھر ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے: زندگی کے بارے جو میں نظریہ رکھتا ہوں
کیا اُس کی ذیادتی پر ہے جو خدا نے اپنے کام میں ظاہر کی ہے یا ذیادتی نظریہ
رکھتا ہوں جو جمبوت پر ہے؟ ذیادتی نظریہ کی وجہ سے کیا میں اندھا ہوں کہ میں
سچائی کو دیکھنے میں سکتا یا میں واضح طور پر سچائی کو دیکھ سکتا ہوں؟ کیا میرے نظریہ کی
ذیادتی مقدس ہے؟

بانل مقدس ہم پر ظاہر کرتی ہے کہ انجلی کی قوت سے ہماری آنکھیں کھل جاتی ہیں
اور ہمیں شیطان کی قوت سے نکال کر خدا کی روشنی اور اُس کے جلالی ورش میں منتقل
کرتی ہے۔ (امال 18:26) لیکن ہمیں بھی درجہ بدرجہ تبدیل ہونا چاہیے۔
۲۔ کرنیوں 3:18) لیکن ہمیں ایسی رسوم یا روایات سے اپنے آپ کو پاک
صاف کرنا چاہیے جو ناپاک اور توڑی مردوں میں اور جو خدا کے کلام کی چائیوں کے
مطابق نہیں ہیں۔

پاشر سے پاشر

بلطور پاشر اور زہماخدا کے سامنے ہمارے قولِ فعل کا کڑا ماحسب ہو گا۔ "اے میرے
بھائیو! اتم میں سے بہت سے استاد نہ بننے کیونکہ جانتے
ہو کہ ہم جو استاد ہیں زیادہ سزا پانیں گے۔" (یعقوب 1:3) ہم
جن لوگوں میں خدمت کا کام کرتے ہیں ان کو ہمیں مسلسل اور روزست طور پر یہ نوع کو
بلطور خدا اور نجات دھننے والیں کرنا اور خدا کے کلام کے انتباہات بتانے چاہیں۔
ہمیں سچائی اور سچائی کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے۔

ہم اپنے ول کو ہر روز پاک کلام سے جانچ جانے کیلئے کھولنے اور پاک روح کی
قائمیت سے حاصل کرتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو خدا کے تبدیل کرنے والے کام کے
تلخ کرنا چاہیے جو کہ ایماندار کیلئے بے حد ضروری ہے۔ (رومیوں 12:2، 1:12) ہمیں
سچائی کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہیے۔ اس پر یقین کرنا اور اُس پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔
(یعقوب 22:1)

ناؤاقفیت ابے خبری بہانہ نہیں ہے

غلط تعلیم دینے کے بارے میں کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ (یعقوب 3:1) اس
لئے ہمیں یقیناً پہ ہونا چاہیے کہ ہم دوسروں کو جو کچھ سکھاتے اور منادی کرتے ہیں وہ
تھا ہے۔ یہ نوع کہتا ہے: "پس یسوع نے ان یہودیوں سے کہا
جنہوں نے اسکا یقین کیا تھا کہ اگر تم میرے کلام پر قائم رہو

بے شک اُس کی لوٹی کے ہاں بینا پیدا ہوا۔ لیکن یہ بینا خدا کے کلام کی نافرمانی اور بے ایمانی کا نتیجہ تھا۔ (4:1-4) جس کی وجہ سے بہت ذکر پیدا ہوا۔ (12:16)

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ زندگی کی کوئی مشکل یا آزمائش - ذکر تنکیف یا مقابلہ ملکہ کوئی چیز بھی ہمیں خدا اور اُس کی محبت سے نہیں جدا کر سکتی۔ (رویہ 39-37) ہم اپنی آزمائش اور ذکر کے وقت اُس کو پکاریں اور یقین رکھیں کہ وہ ہماری نئے گا اور اپنے مقررہ وقت پر ہمیں جواب دے گا۔

اس بیٹے کا نام اسمعیل رکھا گیا اُس کے آباء اجداد اور نسل عربی لوگ ہیں۔ بنی اسرائیل اور اسمعیل کی اولاد کے مابین صدیوں سے جنگ جاری ہے۔ بطور پاشر اور اہم اہم اس سے پتختجا خذ کرتے ہیں کہ تجربہ خدا کے کلام (بطور صحابی کی نیا) کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے فیضوں کا سرچشمہ ہمارے حالات تھیں ہوتے۔ صرف بالکل مقدس ہی صحابی کا سرچشمہ ہے۔ بالکل مقدس خدا کا ماکافہ اور حکمت ہے جو انسانوں پر ظاہر کی گئی ہے۔ خواہ آپ کو کیسے ہی حالات کیوں نہ روپیش ہوں۔ بالکل میں آپ کیلئے سچا جواب موجود ہے۔ (آپ خدا کے کلام کی اہمیت کے بارے میں بعد میں مزید اس مضمون میں پڑھیں گے)

خدا ہمارے ساتھ ہے

زندگی کے کچھ تجربات گذرد کرنے والے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات ہمیں آزمائش کے سرچشمہ کو پہچانا مشکل ہوتا ہے۔ ہم آزمائے جاتے ہیں۔ (یعقوب 2:18-18) کیا آزمائش خدا یا شیطان کی طرف سے ہوتی ہے یا ہماری جسمانی خواہش کی طرف سے آتی ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ہم جہاں ہوتے ہوں کہ ہم پر مشکلات کیوں آتی ہیں؟ کچھ مشکل ترین اس باق زندگی کی غیر لینی صورت حالات کی وجہ سے سیکھتے جاتے ہیں۔ کبھی کھمار جب اچھے لوگوں کو بُری چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو پھر ایسا دکھائی دیتا ہے کہ زندگی میں انصاف موجود نہیں ہے۔ حتیٰ کہ بُرے حالات کے گذر جانے کے بعد بھی ہم اس زندگی میں محسوس نہیں کرتے کہ بطور سمجھی ہمیں یقین ہے کہ خدا ہماری



باب - 5

زندگی کا تجربہ بالمقابلہ

خدا کا کلام

زندگی میں کبھی کھمار ایسا ہوتا ہے کہ جب ہمارے تجربات ہمیں ایسے فیضوں اور ندائی کی طرف لے جاتے ہیں جو خدا کے کلام کے روکس ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم خدا پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنی قوت اور فہم پر بحیرے کرتے ہیں۔ (امثال 6:5-3) جس کی وجہ سے ہم غلط چیزوں کا اختبا کر سکتے ہیں۔ جس کا ہماری زندگی اور ہماری کلیسا کی زندگی پر درپا اثرات ہوتے ہیں۔ بالکل میں اس کی ایک بڑی واضح مثال پائی جاتی ہے۔ (بیدائش 1:15-17، 21) خدا نے ابرہام اور سارہ سے کہا تھا کہ اُن کے گھر بیٹا ہوگا۔ (4:15-6) سارہ بے صبر ہو گئی اور خدا کی بات کا یقین نہ کیا۔ اور اُس نے اپنے انسانی خیال پر تکمیل کیا اور اپنی لوٹی ابرہام کو قیش کی (آن دونوں کا یہ عام دستور تھا)

طرف ہے۔ (رومیوں 8:31) اور بلا خریقیناً اُس کا انصاف و قوع پذیر ہوگا۔ کے بارے میں پیش گوئی نہیں کی جاسکتی اور وہ ہر روز تجدیل ہوتے رہتے ہیں۔ (گنتیوں 7:6)

ہمارے احساسات یقینی طور پر ہمیں چنانی کی طرف نہیں لے جاتے۔ ایک ہی تجربہ رکھنے والے دو افراد اپنے احساسات یا زندگی کی وجہ سے ایک دوسرے ہیں۔ لیکن ہماری یاد رکھنا چاہیے کہ یہ گناہ آلوہہ دُنیا ابھی تک شیطان کے قبضہ میں کے الٹ تیجہ اغذ کرتے ہیں۔ ہر شخص کا ایک ہی جیسے حالات میں منفرد زندگی ہوتا ہے۔ (یوحنا 19:5) بنی نوح انسان نے خدا اور اُس کی راہوں کو تو دیکھا اور گناہ آلوہہ چیزوں کا انتخاب کیا جس کی وجہ سے دُنیا میں ذکر اور مصیبت بھیل گئی ایسی دُنیا میں ہو یا نہ ہو۔ لیکن یقینی طور پر نظریہ تکمیل دیتا ہے۔ وہ نظریہ جھوٹ پر جہاں ”وہ راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ بر ساتا ہے“۔ (سمی 45:5) جو کچھ ہم اس زندگی کے برابر ہاتھ پر کسی ذرا رائج سے اثرات ہوتے ہیں۔

بشوں:-

خدا کی اثر اندازی

پوری بابل میں پیدائش سے لیکر مکاونہ تک واضح طور پر لکھا ہے کہ خدا کا لوگوں کیلئے مخصوصہ اور مقصد ہے: ”کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات۔ بُرانی کے نہیں تاکہ میں تم کو نیک انجام کی امید بخشوں“۔

(یرمیاہ 11:29) خدا نے ہمیں چناؤ کی آزاد مرضی دی ہے وہ ہماری مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ وہ یقیناً ہماری زندگی کے حالات میں شامل ہو سکتا ہے۔

”انسان کی روشنیں خداوند کی طرف سے قائم ہیں اور وہ اُسکی راہ سے خوش ہے“۔ (زبور 37:23) اگرچہ خدا کی طرف سے ہمارے حالات نہ ہوں تو بھی وہ انہیں ہماری بھلائی کیلئے استعمال کرتا ہے۔ جب ہم بطور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں بالغ ہو جاتے ہیں تو پھر ہم آسانی سے سمجھ جاتے ہیں کہ کب وہ ہمارے حالات میں کام کرتا ہے۔ تب ہم پاک روح کے کام سے پورے دل سے متاثر ہوتے اور اسے اپنے حالات کو یسوع کی شہباد پر بننے کیلئے استعمال کرنے کی اجازت اور موقع دیتے ہیں۔ (رومیوں 8:29-29)

شیطان کی اثر اندازی

ہماری جان کا ذخیر شیطان چوری کرنے۔ مارڈا لئے اور جاہ کرنے کیلئے ہمارے پاس آتا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہو یسوع زندگی دینے بلکہ کثرت کی زندگی دینے آیا۔

(یوحنا 10:10) ابلیس ہرگز نہیں چاہتا کہ وہ زندگی اور آزادی حاصل کریں جو یسوع آپ کو دینا چاہتا ہے۔ شیطان کے پاس کئی راہیں ہیں جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو گراہ کر دیتا ہے لیکن ابلیس کا سب سے بڑا تھیار فریب ہے۔ ابلیس جھوٹ اور فریب کو آپ کے ذہن میں خدا کی بھلائی اور دقاوی کے بارے میں تجھ ڈالنے

کے بارے میں پیش گوئی نہیں کی جاسکتی اور وہ ہر روز تجدیل ہوتے رہتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں جب مشکل حالات۔ قدرتی آفات یا حادثات خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ لیکن ہماری یاد رکھنا چاہیے کہ یہ گناہ آلوہہ دُنیا ابھی تک شیطان کے قبضہ میں ہے۔ (یوحنا 19:5) بنی نوح انسان نے خدا اور اُس کی راہوں کو تو دیکھا اور گناہ آلوہہ چیزوں کا انتخاب کیا جس کی وجہ سے دُنیا میں ذکر اور مصیبت بھیل گئی ایسی دُنیا جہاں ”وہ راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ بر ساتا ہے“۔ (سمی 45:5) جو کچھ ہم اس زندگی کے بارے میں یا خدا اور اُس کی راہوں کے بارے میں جانتا چاہتے ہیں وہ جانتا یا سمجھنا ہمارے لئے نہ ممکن ہے۔ لیکن یہ بات قابل اطمینان اور

قابل یقین ہے کہ جو کچھ ہمیں زندگی اور خدا پرستی کے بارے میں جانے کی ضرورت ہے وہ سب کچھ یسوع مسیح کے وسیلے سے ہمیں مہیا کر دیا گیا ہے۔

”کیونکہ اُسکی الہی قدرت نے وہ سب چیزوں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اُسکی پیہچان کر وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہمکو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بُلا دیا۔“ (2-پطرس 3:1) ہم ہر چیز کے بارے میں نہیں جان سکتے جو خدا جانتا ہے۔ وہ ہم سے کہیں زیادہ بڑا حکمت والا ہے۔ خدا کے خیال اور اُس کی راہیں ہمارے خیالوں اور راہوں سے بہت بلند ہیں۔ ”..... کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں۔“ (یسوع 9:8:55) پس جب ایسی چیزوں معرض رہ جو دُنیا میں جو ہماری کچھ سے بالاتر ہوں تو ہمیں یسوع کے شاگرد کی طرح سوچنا چاہیے۔ ہمیں اسی صورت حال میں خدا کے ساتھ ایمان پر چلتے ہوئے اس پر تو گل کرنا چاہیے۔

(2- کریتیوں 7:5؛ دیکھیں عبرانیوں 11) ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ دُنیا کی کوئی مشکل یا آزمائش۔ ذکر تکلیف یا مقابلہ بلکہ کوئی چیز بھی ہمیں خدا اور اُس کی محبت سے نہیں جدا کر سکتی۔ (رومیوں 8:37-39) ہم اپنی آزمائش اور ذکر کے وقت اُس کو پکاریں اور یقین رکھیں کہ وہ ہماری سُنے گا اور اپنے مقررہ وقت پر ہمیں جواب دے گا۔

مُؤثر (اثر اندازی) ہونے کی قوت

اکثر اوقات تجربہات میں خفت جذبات یا احساسات شامل ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اکثر اوقات جذبات اور احساسات ہمیں گراہ کر دیتے ہیں۔ ان

کیلئے استعمال کرتا ہے۔ شیطان تجربات اور آزمائشوں کو ہمارے خدا پر تو تھل اور خیالات اور اعمال میں منفرد سمجھی نظر پر رکھنا چاہیے۔ بالفاظ دیگر ہمارے کام اور خیال ایمان کو کمزور کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے تاکہ ہم خدا کے وعدوں پر بھروسہ کریں اور خدا کے ساتھ ہماری قلع داری ختم ہو جائے۔

منفرد سمجھی نظر یہ کے مطابق ہونے چاہیں۔ ہمیں ایک بلند بادشاہت یعنی آسمانی بادشاہی کے شہری کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے۔ خدا کی بادشاہت کے قوانین کا اختیار ہماری زندگی پر ہونا چاہیے۔ جس سے ہم اپنے روپوں کو درست کرنے کیلئے مدد اور ہماری حاصل کرتے ہیں۔

ہمیں اپنے چوگرد موجود معاشرہ کا اثر قبول نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں تج یوسع پر ایمان میں اتنا باغ اور ترقی کرنی چاہیے کہ ہمیں لوگوں کا ذریعہ ہے کہ وہ ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ (زبرد 4:3:56-6:118:8؛ امثال 29:25) وہ دن آئے والا ہے جب کی لوگ گمراہ ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ بھی جو یوسع پر ایمان لائے ہیں۔

(۱- تکھیں 4:1:4) اس لئے ضروری ہے کہ ان کے ہم پر اثرات نہ پڑیں اور نہ ہی ہم گمراہ ہوں۔ بطور ایماندار ہمیں ڈینیا کے لوگوں سے مختلف ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنے گرد و نواح کے لوگوں میں راستبازی کیلئے ثابت اثرات چھوڑنے چاہیں۔ اسی کے معنی ڈینیا میں ”روشنی“ اور ”نیک“ ہونے کے ہیں۔ (متی 13:5-16) روشنی اندھیرے کو دوڑ رہ جاتی ہے اور نیک چیزوں کو سونے سے بچاتا ہے۔

ہم خدا کی تبدیل کرنے والی قوت کی گواہی کلام کے مطابق سمجھی زندگی بسر کرنے اور زندہ گواہ ہونے کیلئے نمائے گئے ہیں۔ خدا کا غیر مشروط پیار جو ہمارے دل میں دوسروں کیلئے اُس کی طرف سے آتا ہے۔ یہی وہ مضبوط طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے جس کی وجہ سے ہم دوسروں سے فرق اور اگل نظر آتے ہیں۔ ہمیں اپنے چال چلن میں پاک بننا چاہیے کیونکہ ہم زندہ خدا کی خدمت کرنے کیلئے نمائے گئے ہیں۔ (۲- پلرس 1:13-9:2:12)

دوسروں پر ہمارے اثرات

ایماندار کیلئے اس ڈینیا میں بطور زندہ گواہ اور کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنا اور ڈینیا کے منفی قسغوں اور رسمائر کے اثرات قبول نہ کرنا بہرے چیخ جیسے۔ (یعقوب 27:1) کچھ سمجھی اوگ صرف چند سیکیوں کو ملنا بخلنا پسند کرتے ہیں جو کفر غلط سوچ اور طریقہ ہے۔

شیطان کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے اور شیطان ہم سے ذور بھاگ جاتا ہے۔ البتہ دیکھنے میں یہ عادت اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن یہ بات بھی نوع انسان کیلئے خدا کے منصوبے کے برخلاف ہے۔ اگر سارے سمجھی ڈینیا سے ذور بھنے لگیں تو پھر کھوئے ہوئے لوگ ہمارے پیار بھرے اعمال کے دیلے یا انجل کی قوت کو کیسے سنیں گے۔

لوگوں کی اثراں ادازی

پاک کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اگرچہ ہم ڈینیا میں ہیں لیکن ہم ڈینیا کے نہ ہیں۔ (یعقوب 14:10:16-14:2) (رومیوں 1:16:1:2:12) ہمیں ارشاد اعظم 1- کرتھیوں 17:15:2-1:1-12:2) اس کے منی ہیں کہ ہم ڈینیا میں پھیل جائیں اور لوگوں کو یوسع کے شاگرد اعمال حن 47

★ ”کیونکہ جھوٹی مسیح اور جھوٹی نبی اُنہے کھٹیر ہونگے اور نہشان اور عجیب کام دکھانیں گے تاکہ اگر مسکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں۔“ (مرقس 22:13)

★ ”تاکہ شیطان کا ہم پر داؤ نہ چلے کیونکہ ہم اسکے حیلوں سے ناواقف نہیں۔“ (۲- کرتھیوں 11:2)

★ ”لیکن میں ڈرتا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح سانپ نے اپنی مکاری سے خواکو بھکایا اُسی طرح تمہارے خیالات بھی اُس خلوص اور پاگدامنی سے بٹ جائیں جو مسیح کے ساتھ ہونی چاہئیے۔“ (۲- کرتھیوں 11:3)

★ ”اور کچھ عجب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا پیشکش بنالیتا رے۔“ (۲- کرتھیوں 14:11)

★ ”غرض ہماری خاطر جمع ہے اور ہم کو بدن کے وطن سے چداہو کر خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔“ (۲- کرتھیوں 8:5)

لیکن شیطان کیلئے ہم بے یار و مددگار خدا نہیں ہیں گے۔ آپ خدا کے بچے ہیں جو اپلیں کے کاموں کا مقابلہ کرنے کیلئے تھیاروں سے لیں ہیں۔ ”خدا کے سب ہتھیار باندہ لو تاکہ تم ابلیس کے منصوبوں کے مقابلہ میں قائم رہ سکو۔“ (افسیوں 11:6) ہمیں شیطان کے خلاف یقینی دفاع حاصل ہے۔ ہمیں خدا کے کلام پر تو تھل کرنا چاہیے۔ اور اس سے بڑھ کر کلام کے مصنف تج یوسع پر۔ جب ہم خدا کا حکم مانتے ہیں تو ہم روح میں مضبوط اور تو انا ہوتے ہیں۔ شیطان کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے اور شیطان ہم سے ذور بھاگ جاتا ہے۔ (یعقوب 7:4)

بنا کیں۔ یہ مداری صرف پاشر حضرات اور رہنماؤں ہی کی نہیں بلکہ خدا کے بدن ”اور بغیر ایمان کر اُسکو پسند آنا ناممکن ہے۔ اسلئے کہ خدا میں ہر ایماندار کی بھی ہے۔ (متی 18:28-20:18-14:16؛ مرقس 18:1-14:28؛ لوقا 24:36-49؛ اعمال 1:6-8)

جوہوی تعلیمات کاظمیات پر اثر اندازی

جب خدا کے بارے میں شخصی طور پر ہماری زندگی میں غلط سوچ آہستہ دے بے تجربات پیدا کرنا جن کی وجہ سے وہ خدا کی محبت جو صحیح یہوں میں پائی جاتی ہے سے پاؤں داخل ہوتی ہے۔ تو ہم بے صحیح۔ پر یہاں اور تاکاہی سے دوچار ہوتے ہیں تاکہ صحیح یہوں میں ہمیں پوری قوت ملے۔ لیکن جب رہائی ہماری کلیسا میں آہستہ خدا ہو جائے۔ لیکن خدا کا پاک کلام ہمیں دیا گیا ہے۔ جس کی مدد اور رہنمائی سے ہم دنائی اور ذرست طور پر مقابلاتی حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ پرانے عہدہ تانے کی کتب داعظ۔ امثال اور ایوب کا کچھ حصہ۔ یہ حکمت کی سُب کھلااتی ہیں۔ ان میں بڑی دعا حصت سے بیان کیا گیا ہے کہ زندگی کے درپیش حالات و اتفاقات میں کیا کرنا چاہیے۔ ان کتب کو پڑھنے سے آپ سیکھ سکتے ہیں کہ آپ ہر قسم کی عملی صورتِ حال سے کس طرح نپٹ سکتے ہیں ہمول:

★ مختلف لوگوں یعنی کثیریف اور دنائے لیکر بیوقوف اور سست آدمیوں تک کس طرح پہنچانا چاہیے۔

★ اچھی محبت اور مضبوط بدن اور کمزور اور بیمار سے کس طرح پہنچانا چاہیے۔

★ دولت مندی۔ غربت اور متوسط صورت حال کو کس طرح پہنچانا چاہیے۔

بلور میکی ہمیں فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہونے کیلئے بنا یا گیا ہے۔ ہمیں پورا یقین اور بھروسہ ہے کہ خدا کے کلام پھر ایمان ہونے کی وجہ سے کسی قسم کے حالات اور ذریغہ کی کوئی چیز ہمیں خدا کی محبت سے جد نہیں کر سکتی۔ (رویہ 8:37-39) واضح طور پر بیان کرتی ہے: ”مگر ان سب حالتوں میں اسکے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہے کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے..... فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔“

1-یوحنا 2:19، 18:2 (6-4:4)

مختلف ادوار میں کئی نہایت شخصی تجربات کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں کہ باہل مقدس کی تعلیم (صحیانیاں) پر مثال کے طور پر باہل یہلکلوں کی تعلیم (مکافہ 15:6:2) بلعام کی تعلیم (2-پطرس 15:2؛ یہوداہ 11:1؛ مکافہ 14:2) اور ایزبل کی تعلیم (مکافہ 2:20)

باہل مقدس میں ان کی تعلیمات کے بارے میں بہت کچھ نہیں لکھا گیا ہے لیکن سیاق و سابق میں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے اُس سے واضح پتہ چلتا ہے کہ ان کی تعلیمات سے بہت لوگ گراہ ہو گئے۔ ہم عمومی طور پر جوہوی تعلیم کے بارے میں کیا جاتے ہیں:

★ باہل مقدس کی تعلیم اور صحیحی کے بر عکس ہوتی ہے۔ (یعیاہ 8:20)

★ عام طور پر انسانی تجربات۔ خوابوں یا تشریحات پر ان کی بیمار ہوتی ہے۔ (یرمیاہ 25:23-27)

★ انسانی دل کو بھاتی اور دلکش ہوتی ہے۔ (2-تیھیس 4:3-4)

★ انسانی عقل سے بنائی اور مرتب کی ہوتی ہے تاکہ خدا کے مکافہ سے۔

★ معمقیں (7:3) (2-تیھیس 13:6) (افسوس 13:6)

حالات کے اثرات

ذینماں شیطان کا لاحق۔ عمل بہت سادہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی میں ایسے تجربات پیدا کرنا جن کی وجہ سے وہ خدا کی محبت جو صحیح یہوں میں پائی جاتی ہے سے پاؤں داخل ہوتی ہے۔ تو ہم بے صحیح۔ پر یہاں اور تاکاہی سے دوچار ہوتے ہیں تاکہ خدا ہو جائے۔ لیکن خدا کا پاک کلام ہمیں دیا گیا ہے۔ جس کی مدد اور رہنمائی سے ہم دنائی اور ذرست طور پر مقابلاتی حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ پرانے عہدہ تانے کی کتب داعظ۔ امثال اور ایوب کا کچھ حصہ۔ یہ حکمت کی سُب کھلااتی ہیں۔ ان میں بڑی دعا حصت سے بیان کیا گیا ہے کہ زندگی کے درپیش حالات و اتفاقات میں کیا کرنا چاہیے۔ ان کتب کو پڑھنے سے آپ سیکھ سکتے ہیں کہ آپ ہر قسم کی عملی صورتِ حال سے کس طرح نپٹ سکتے ہیں ہمول:

★ مختلف لوگوں یعنی کثیریف اور دنائے لیکر بیوقوف اور سست آدمیوں تک کس طرح پہنچانا چاہیے۔

★ اچھی محبت اور مضبوط بدن اور کمزور اور بیمار سے کس طرح پہنچانا چاہیے۔

★ دولت مندی۔ غربت اور متوسط صورت حال کو کس طرح پہنچانا چاہیے۔

بلور میکی ہمیں فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہونے کیلئے بنا یا گیا ہے۔ ہمیں پورا یقین اور بھروسہ ہے کہ خدا کے کلام پھر ایمان ہونے کی وجہ سے کسی قسم کے حالات اور ذریغہ کی کوئی چیز ہمیں خدا کی محبت سے جد نہیں کر سکتی۔ (رویہ 8:37-39) واضح طور پر بیان کرتی ہے: ”مگر ان سب حالتوں میں اسکے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہے کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ حکمت میں ترقی کرنے کی ضرورت ہوئی ہے تاکہ ہمیں سمجھو کر کون ہی چیزیں اور باتیں خدا کی ہیں اور کون کی چیزیں خدا کے خلاف ہیں۔ جب آپ کو مقابلاتی تجربے کا سامنا تو خصوصی طور پر اُس وقت آپ اپنے پختہ ایمان کا اظہار کریں۔

پورے دل سے اُس پر تو گل کریں اور اُس کیلئے آپ کو خواہ کتنی ہی مشکلات کا سامنا کریں نہ کرنا پڑے۔ ایمان کے ساتھ مضبوطی سے مقابلہ کریں۔ (افسوس 13:6) (2-تیھیس 7:3)

خدا ہمارے ساتھ خاص موقعوں پر خواہیوں اور روایات کے ذریعہ یوتا ہے۔

(متی 19:13:2، اعمال 18:17:2) اگر یہ خواب - روایات یا دوسرے تجربات باک کلام کے بر عکس ہوں تو ہمیں باکل مقدس کا وفادار ہوتے ہوئے انہیں تذکرہ دینا چاہیے۔ باکل کا وفادار ہونے کا مطلب ہے کہ جو کچھ باکل کہتی ہے اس سے تحقق ہونا اور اپنی زندگی کے نیٹھے اور چنانہ باکل کی تعلیم کے موافق کرنا۔ یاد رکھیں کہ انہیں خود کو ”نورانی فرشتے“ کے روپ میں ڈھالنے کی امانت رکھتا ہے۔

(2- کرنیتوں 14:11) اور بہت سے لوگ اپنی من پسند باتوں اور چیزوں کی حیزدی کر کے جاہد ہو گئے۔ تندگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچانا ہے اور اس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔ (متی 13:7)

پاک کلام کی برتری

بلطور صحیح یسوع کے وفادار ہیروکار ہمیں نظری اور دیناوی نظریہ کی وجہ سے گمراہ ہونے سے پچھے کیلئے کیا کرنا چاہیے؟ دینداری کی زندگی گزارنے کیلئے جو کچھ ہمیں درکار ہے خدا نے ہمیں وہ سب کچھ دے دیا ہے۔ (2- پطرس 1:4,3) اس نے ہمیں پاک نوح دیا ہے جو ہمارے اندر رہتا ہے ہماری رہنمائی کرتا اور تبدیل کرتا ہے۔ (یوحنا 14:16، 17) خدا نے ہمیں اپنا مقدس پاک کلام (باکل) دیا ہے تاکہ ہمیں ذریست طور پر ہدایات ملیں:-

”ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کیلئے فائدہ مند بھی ہے۔“ (2- میتھیں 16:3) آئیں ہم اس آئت پر مرید فور کریں:- ”تعلیم کیلئے فائدہ مند“، ”تعلیم کیلئے فائدہ مند“ کے معنی پاک کلام کو جاننا۔ اس کے مطابق زندگی برکرنا اور خدا کی مرضی کو جاننے کے ہیں۔ یہ ان چیزوں سے ہمیں پتے چکے ہے کہ خدا کون ہے اور یہ بھی کہ یسوع کے وسیلے سے یہ نوع انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے اور وہی خدا اور نجات دہنده ہے۔ اخلاقیات۔ شفافی اقدار یا رسم درواز جو باکل کے نظریات اور تعلیم کے بر عکس ہوں تو دنکے جانے چاہیں۔ وہ سب جھوٹی ”چاہیں“ جو ہم اپنے تجربات سے حاصل کرتے ہیں۔ ان کو زد کیا جانا چاہیے اور ان کی جگہ باکل کی سچائیوں کو پانا چاہیے۔

الزام کی اصلاح کیلئے

پاک کلام انسان کو خدا کی محبت کی چائی کی مدد اور انسان تو بہ کی طرف مائل و قائل ہوتا ہے۔ پاک کلام کے دلیل سے انسان پر خدا کی محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے

مقدس کی روشنی میں ہمیں رجوع اور جھوٹ اور درست باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اگر آپ کی کلیسیا کے لوگ جاننا چاہئیں کہ کیا درست ہے تو آپ انہیں شورت اور حکمت کیلئے پاک کلام کی طرف رجوع کرنے کو کہیں۔ کوئی اور دوسری کتاب۔ تعلیم۔ نبوی کلام یاد میں فتح جو تم حاصل کرتے ہیں اُسے باہل مقدس کی تعلیم کے عین مطابق ہوتا چاہیے۔ کوئی تعلیم یا نبوت جو پاک کلام کے مطابق نہ ہو اُسے قوراڑ کر دیا جانا چاہیے۔ آج کل دنیا میں کمی جھوٹی نبی۔ جھوٹے مذاہب۔ اور شیاطین کی تعلیمات ہیں سرگرم عمل ہیں۔ (تی 15:7-20:24-4:12-1:2، 2:1:4-2:4، 3:4) پاس خدا کا کلام ہے جس سے ہمیں صحائی کا پتہ چلتا ہے۔ جن لوگوں کی ہم پیشوائی کرتے ہیں ان کو ہمیں کلام کے مطابق فتح۔ رہنمائی اور حفاظت کرنے چاہئیں۔

بطور رہنماء ہمیں دوسروں کی اصلاح بڑی طبعی اور زم زدج سے کرنی چاہیے۔
(گفتگوں 1:6؛ افسوس 4:3، 2:4)

راستبازی میں تربیت

خدا پاک ہے اسی لئے ہم بھی پاک ہونے کیلئے ملاعے گئے ہیں تاکہ اس کے ساتھ رفاقت رکھ سکیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ خدا کی نظر میں کیا اچھا ہے تاکہ ہم ان معیارات کے مطابق زندگی بر کریں۔ باہل ہمیں واضح طور پر بتاتی ہے کہ ہمیں کیا اختیار کرنا چاہیے اور کن چیزوں سے بچنا چاہیے۔ اے انسان اُس نے تجھے پر نیکی ظاہر کر دی۔ خداوند اُس کے سوا کیا چاہتا ہے کہ ترانصاف کرے اور رحم دلی کو عزیز رکھے اور اپنے خدا کے حضور فرتوں سے چلے 9" (میکاہ 6:8 مزید یہ کہیں
گفتگوں 23:19:5)

بطور نئے انسان ہم فوری طور پر نئے خاندان یعنی کہ خدا کے خاندان کا حصہ بن گئے ہیں۔ ہم یتیم بچے سے بڑھ کر ہیں جو دوسرے خاندان میں شامل ہوتا ہے۔ اسکے برعکس ہم خدا کے خاندان میں نیا پیدا شدہ بچہ ہیں جو بالکل نیا بیٹا ہے۔ ہم خدا کے بدن (کلیسیا) کے پورے طور پر رُکن ہیں۔

گناہوں سے معافی پاتا۔ قبول کرتا اور قائل اور مائل ہوتا ہے۔ اور جو لوگ کلام کی سچائی کا انکار کرتے ہیں وہ میر باود ہو جاتے ہیں۔

چیزوں کے ذرست استعمال اور جگہ پر بھائی کیلئے ہمیں پاک کلام کی رہنمائی حاصل کریں۔ تاکہ جھوٹے نظریات اور غلط خیالات کی اصلاح ہو سکے۔ کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔ جیسا مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے، 1- کرنغیوں (33:14)

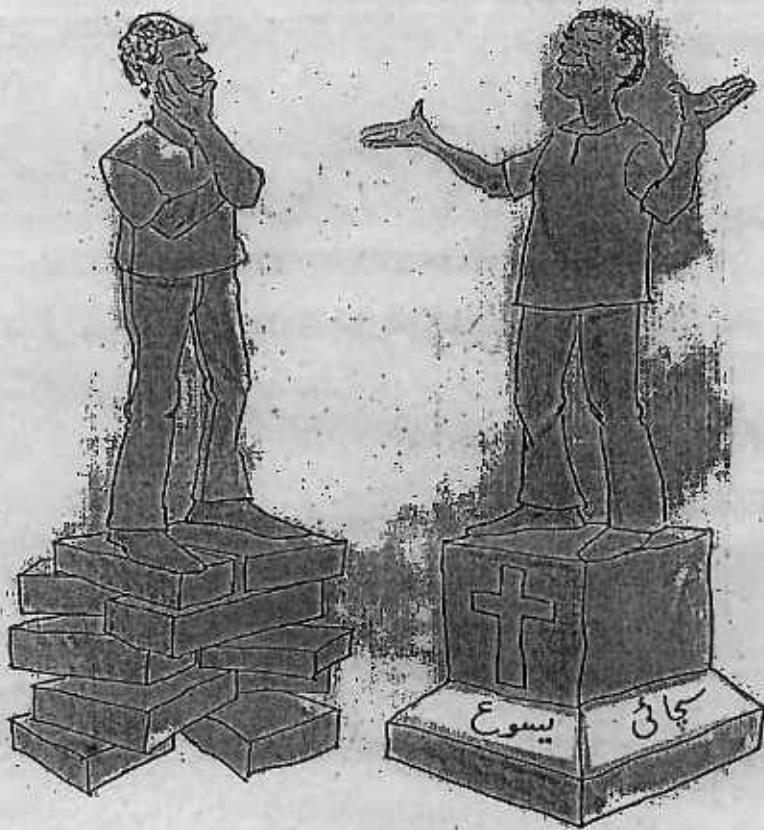
ہمیں خدا کے پاک کلام کی صحائی کو بیان کرنے کیلئے بحث دیکھ رہیں کرنی چاہیے۔
2- کرنغیوں 10:5-1:1، 4:6 (خدا کا کلام قوت دلالہ)
(عبرانیوں 12:4) وہ خود انسانی دل کو بدلتا ہے۔

تم خدا کے کلام کی قوت پر مدد و رکھ سکتے ہیں۔ جو کچھ یہ کچے ہیں اور جانتے ہیں اسے ہمیں اعتقاد کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔ بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے شہاری امید کی وجہ دریافت کرے اسکو جواب دینے کیلئے ہر وقت مستعد رہو مگر حلم اور خوف کرے ساتھ۔" (1- پطرس 3:15)

پولوس رسول پاک کلام کی چیزوں کو ظاہر کرنے کیلئے پاک زدج کی قوت پر انحصار کتا ہے۔ "اوز اے بہمانیو اجب میں نہمارے پاس آیا اور تم میں خدا کے بھید کی منادی کرنے لگا تو اعلیٰ درجہ کی تقریر یا حکمت کر ساتھ نہیں آیا..... تاکہ نہمارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہو۔" 1- کرنغیوں 2:1-5

اصلاح کیلئے

چیزوں کے ذرست استعمال اور جگہ پر بھائی کیلئے ہمیں پاک کلام کی رہنمائی حاصل کریں۔ تاکہ جھوٹے نظریات اور غلط خیالات کی اصلاح ہو سکے۔ کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔ جیسا مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔" 1- کرنغیوں 14:33) باہل



بانسل کے نقطہ نظر کی نشوونما

اب ہم بہتر طور پر سمجھ گئے ہیں لوگ کیا مانتے ہیں اور کیوں مانتے ہیں اور وہ کیا کرتے 4- فاشی

ہیں - اس سے بانسل مقدس کی تعلیم سکھانے اور منادی کرنے کی اہمیت اور زیادہ 5- سیاسی جامعیتیں

اجاگر ہو جاتی ہے اور پاک گلام کی چائیوں کے مطابق زندگی برکرنا بھی ضروری 6- حکومت کا کردار

ہو جاتا ہے۔ 7- سچائی

8- اخلاقیات

9- گناہ

10- خدا

11- کلیسا

ہم سب ان مسائل کے بارے میں آراء اور نظریات حتیٰ کہ محفوظ محسوسات رکھتے ہوتا ہے۔ عملی مثال کے طور پر آپ چند لمحات کیلئے اپنے بارے میں سوچیں کہ آپ

چند پیچیدہ مسائل کے بارے میں کیا رائے اور سوچ رکھتے ہیں:-

1- جرام کی سزاۓ موت

2- اسقاطِ حمل

3- لوٹے بازی

منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔” (تی 17:5)

- 2- خدا واحد والا شریک۔ (تی 5:48)
- ﴿ خدا تین شخصیات پر مشتمل ہے۔ باپ (فلپوس 11:2) بیٹا (یوحنا 10:30) پاک زوج (2- کرنیوں 17:3) اگرچہ ہر ایک مکمل طور پر خدا ہے لیکن یہ تین شخصیات واحد ایک ہیں۔ (استھنا 4:6)
- 3- مسیح یسوع نہ دھکائی دینے والے خدا کی شہید (صل نماشندگی یا الہام) (لکھیوں 1:15؛ عبرانیوں 1:3) بالفاظ دیگر وہ بھی خدا ہے۔ (یوحنا 10:30)
- ﴿ وہ انسانوں کے مقابلہ ہو گیا۔ (فلپوس 2:5-8؛ عبرانیوں 9:2)
- ﴿ وہ زوج القدس کی قدرت سے مقدس مریم سے پیدا ہوا۔ (تی 1:20-23؛ لوٹا 34:1)

﴿ ”جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند! اکھترے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔“ (تی 21:7)

﴿ ”پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سکھانیگا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کھلانیگا لیکن جو ان پر عمل کریگا اور انکی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کھلانیگا۔“ (یوحنا 19:5)

- سوال یہ ہے کہ کیا ہم زندگی کے بارے میں کوئی نقطہ نظر رکھتے ہیں؟ کیونکہ ہم سب نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ ہمارے نظریہ کی بنیاد کیا ہے؟ ہماری آراء کس طرح اور کیوں ہیں؟ کیا ہماری آراء عارضی قبولیت محدود خیال یا ایک بنیادی یقین پر مبنی ہے۔
- (عبرانیوں 9:26)
- ﴿ وہ زندگی اور مردوں کی عدالت کرنے جسم کی صورت میں آئے گا۔ (لوٹا 21:27؛ بکھیوں 4:3-2) تجھے تھیں (1:4)

- 4- پاک زوج خدا ہے جو الٰہی شخصیت ہے۔ (2- کرنیوں 18,17:3)
- ﴿ پاک زوج زندگی کے گناہ اور استیازی اور عدالت کے بارے میں قصور و ارثہ رہنما (یوحنا 14:13) سکھانے (یوحنا 14:26) قوت دینے (یوحنا 16:13) کرنے (یوحنا 14:26) تو ت دینے (گلنوں 17,16:5)
- ﴿ اور تبدیل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ (گلنوں 5:25-22)
- ﴿ پاک زوج زندگی کے گناہ اور استیازی اور عدالت کے بارے میں قصور و ارثہ رہنما ہے۔ (یوحنا 16:8-10)

- 5- خدا نے انسان کو اپنی شہیدی اور صورت پر بنا�ا۔ (پیدائش 1:27)

- ﴿ انسان نے خدا کی حکم عدوی کی اور گناہ میں گزگیا۔ (رومیوں 12:5) اس لئے کسب نے گناہ کیا۔ (رومیوں 3:23) اور جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو خدا کی بادشاہی کوئی دیکھ سکتا۔ (یوحنا 3:3)
- ﴿ یسوع پر ایمان لانے کے دیے نظر سے بمحاجات حاصل ہوتی ہے۔
- (تجھے تھیں 17:3)

بنیادی اعتقادوں کی بنیاد
بانیل مقدس کا نظریہ پاک کلام میں مندرج اصول اخلاق پر مبنی ہے۔ یہ تو انہیں خدا کی طرف سے دیے گئے ہیں جس نے ہمیں نوع انسان کو خلق کیا اور وہی جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے۔ بطور پاسزا اور رہنماء ہیں بانیل کے اس نظریہ کو دیکھی سے بیان کرنا چاہیے۔

بانیل مقدس کے نظریے کی بنیاد بنیادی عقائد کی روشنی میں بنائی گئی ہے۔ ایک سیمی شخص کیلئے یہ بنیادی عقائد وہ احکام اور بانیل کے اصول اخلاق پر مشتمل ہیں۔ اصول اخلاق ایسے احکام جو کہ اخلاقیات کے حام اصول ہوتے ہیں۔ آئیں ہم وہ اہم اصولوں یا تعلیمات پر محضراً گھور کریں۔ جن کی بنیاد بانیل مقدس کے نظریات ہیں:-

1- بانیل مقدس ، بنیول میا اور پہانا عہد نامہ ظلٹی سے تبراہیں جس طرح اصل

خلل میں تھیں۔ (2- پطرس 21,20:1)

﴿ بانیل مقدس خدا کا کلمہ (بولاہو اکلام) ہے اور اس کے کردار کا مکافہ الہام اور انسانوں کیلئے بمحاجات پانے کا منصوبہ ہے۔ (2- تجھے تھیں 3:16)

﴿ پاک کلام الہامی اور صرف سیمی ایمان اور دستور کے بارے میں مرتب کیا گیا ہے۔ (2- تجھے تھیں 17:3)

(رومیوں 24:3؛ افسیوں 9:8، 2)

﴿اِنْهُمْ كَيْزَه زَنْدَگِي بَرْكَة نَفْت حَاصِل هُوتَي بَهْ اَوْ رَأْيَانْ كَاهْرَجَتْ كَرْنَهْ سَهْ لَهْ اَوْ رَسْتَبَازْ كَاهْرَجَتْ كَاهْرَجَتْ﴾ (2) - تحلیلکاروں 9:1

1- تحقیقیں 16:1

(فلپیوں 13:2)

﴿بَهْ پَاكْ زَوْحْ كَيْ زَوْحْ مَدْسَهْ پَاكْ كَيْزَه زَنْدَگِي بَرْكَة نَفْت حَاصِل هُوتَي بَهْ اَوْ رَأْيَانْ كَاهْرَجَتْ كَرْنَهْ سَهْ لَهْ اَوْ رَسْتَبَازْ كَاهْرَجَتْ كَاهْرَجَتْ﴾ (6:5) - گفتگو 5

9- کلیسیا کے دخواہر ہیں:

﴿عَالَمِي كَلِيسيَا اَبِليسيَا كَلِيسيَا جِسْ كَهْ اِيمَانْ دَارْ لوگْ يَسُوعْ پَرْ رَأْيَانْ رَكْتَهْ ہِيْنْ﴾ (اعمال 2:38-41، 47، 41:9-14) جیسے یوسف کے خون سے چڑائے گئے ہیں۔

(عمرانیوں 14:9) اور پاک زوح سے پیدا ہوئے ہیں۔ (یوحنا 5:3) یوسف کلیسیا کا سر (کلیسیوں 18:1) ہے جسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ دُنیا کی قوموں میں جا کر گواہی دے۔ (تی 19:28)

﴿مَقَامِي كَلِيسيَا جَوْكَرْ سُجَّيْسَهْ يَسُوعْ مِنْ اِيمَانْ دَارُوں کَاهْ گَرْدَهْ هُوتَي بَهْ جَوْ مَقَامِي طُورْ پَرْ بَرْجَعْ ہو کر خُدا کی عبادت کرتا ہے۔ (یوحنا 4:23) خُدا کے کلام کے ذریعہ ترقی کرتا۔﴾

2- تحقیقیں 14:3-15:1) ذعا کرتا (یسوعیہ 7:56) رفات رکھتا

(اعمال 42:2) کلام کی منادی کرتا (اعمال 2:47) اور پتھر اور عشاء ربانی جیسے حکموں کی پابندی کرتا ہے۔ (لوٹا 7:22-20) ایمان داروں اور خدمت کے کام کی ترقی کیلئے پاک زوح کی نعمتیں کلیسیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔

1- کرنٹھیوں 12:4-12)

10- جی اُٹھنا۔ زندگی کی قیامت اور سزا کی قیامت کے واسطے جسمانی طور پر جی اُٹھنا۔ (یوحنا 5:28-29:1) - کرنٹھیوں 15: (58-50:15)

پاک کلام میں سے یہ دس تعلیمات ہیں باطل کاظمیہ ترجیب دینے کیلئے بغاہ فرامہ کرتی ہیں۔ دُنیا کی طور پر ذرست اور اشتمح خیالات اور نظریات رکھنا تو اچھی بات ہے لیکن باطل کے مطابق خیالات اور نظریات دُنیا کی خیالات اور نظریات سے کہیں بڑھ کر درجہ اور مقام رکھتے ہیں۔

ہمیں اپنے دل کی گہرائی سے ”خدا سے متفق ہونا“ اُس کی زوح سے مکمل تعاون اور خُدا کی تائی فرمائی اور اُس کی مرضی کو پورا کرنا چاہئے۔

متفق ہونا

باطل مقدس سکھاتی ہے کہ خُدا کے ساتھ چلنے کیلئے ہمیں خُدا کے ساتھ متفق ہونے کی ضرورت ہے۔ ”اگر دو شخص باہم متفق نہ ہوں تو کیا اکٹھے چل لیں گے؟“ (عاموس 3:3) خدا سے متفق ہونے کا مطلب بھض وہنی طور پر

﴿رَاسْتَبَازْ اَجَرْ بَاهْ سَمِسَهْ گَرْ اَوْ رَسْتَبَازْ كَاهْرَجَتْ كَاهْرَجَتْ﴾ (تی 25:31-46)

2- پطرس 9:2

6- صرف یسوع کے دلیل سے ہی سب لوگوں کو نجات حاصل ہوئی ہے۔

(یوحنا 17:15-3)

﴿جَوْ لوگْ اپے گناہوں سے قَبْرَتْ اور رَأْيَانْ لَهْتَهْ ہیْسَهْ دَهْ مَنْ سَرَے سے بیدا ہوتے ہیں۔ (یوحنا 3:3، 38:2) (اعمال 5:3) یوسف پَرْ رَأْيَانْ لَهْتَهْ بَهْ لَهْتَهْ کَسِيْسَهْ اور ذریعہ سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ خُدا کی فزوں کی حاصل کرنے کے کوئی اور راستے نہیں ہیں۔ (یوحنا 14:6)

﴿جَوْ لوگْ نے سَرَے سے بیدا ہوتے ہیں وہ خُدا کے بیٹے بن جاتے ہیں اور انہیں ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ (رومیوں 16:8، یوحنا 16:3)

7- خُدا اپنی دلہن یعنی کلیسیا کو چاہتا ہے کہ وہ پاکیزگی اور فتح مذکوری حاصل کرے۔ (افسیوں 25:5-27:1، پطرس 1:13-16)

﴿پاکیزگی میں شامل ہیں: (1) پاکیزہ زندگی بُرکے جانے کیلئے ہر ایمان دار کا زیارت سے الگ کیا جانا۔ اور (2) انسان کی زندگی بھر ہر طرح کی اخلاقی آسودگی سے بڑھتی ہوئی صفائی کا ہونا۔ (2) کرنٹھیوں 18:3، 2- تحقیقیں 21:19:2، 1- یوحنا 3:2:3)

﴿خُدا کے سب بچوں کیلئے پاکیزگی کے میدان میں ضمی خالص پن کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً زنا کاری۔ حرام کاری۔ مباشرت حرمات اور لوطفے بازی یا دسرے جنسی تعلقات یا جنسی عادات پاک کلام میں منع ہیں۔ (1) کرنٹھیوں 18:6، 1- تحلیلکاروں 4:1-4، عمرانیوں 13:4، اجبار 1:18-30) شادی ایک گورت اور ایک مرد کا زندگی بھر کا عہد اور بندھن ہے جس کو خدا نے ایک پاکیزہ ادارہ بنایا ہے۔ (تی 6:4-19)

8- ہر ایمان دار کیلئے خُدا کی مرضی ہے کہ وہ زوح سے محروم ہو یا زوح کی ہدایت میں چلے۔ (لوٹا 11:13، 1- کرنٹھیوں 12:2، افسیوں 18:5)

﴿دُنیا اور گناہ سے الگ اور خُدا کی مرضی کے تائی ہوتے ہوئے اپنی جاری پاکیزگی سے اچھا چال چلنے ظاہر کرتا۔ (2) تحلیلکاروں 13:13، رومیوں 8:12-14،

راضی ہو نہیں ہے جبکہ شیاطین بھی ایمان رکھتے ہیں لیکن تھرثراتے ہیں۔

(یعقوب 2:19) "خدا ہماری ذہنی قلمکیت کا منتظر ہے تاکہ ہم اس کا انطباق رکھنے کا مولوں اور تائی فرمائی سے کریں۔ یہ ایمان مداروں کیلئے ایک حقیقت ہے خاص طور پر پاشر حضرات اور رہنماؤں کیلئے کیونکہ ہم جو کچھ اپنے الفاظ سے اور اپنی زندگی کے نمونے سے سکھاتے ہیں ہم اس کے زندگار ہیں۔

منصوبوں کا شکار ہو جائیں گے۔ (افسیوں 14:4)

موجودہ دور میں ہم پر دباؤ دالا جاتا ہے کہ ہم "برداشت کریں"۔ اس برداشت میں کہا جاتا ہے کہ "سب چیزیں ذرست روایتیں" یا "جسی کہ غلط چیزیں یا کام بھی ذرست اور روایتیں۔ میں کسی کو ان کا مولوں سے روکنا یا منع کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میں ان کا منصف نہیں ہوں"۔ لیکن پاک کلام کے اصولوں کے خلاف معاملات سے مقابض کرنا ہمیشہ غلط ہے۔ ہم لوگوں کے بارے میں جعل اور برداشت کریں جب وہ ہمارے لئے خود کرا باعث ہوں۔ لیکن جب ان کے روایے یا سلوک پاک کلام کی صفاتیوں کے مطابق نہ ہوں تو ہمیں وہ برداشت نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں لوگوں کو پاک کلام قبول کروانے کیلئے اسکی صفاتیوں کو کمزور کر کے پیش کرنا چاہیے اور نہ ہی اُنکے خلاف مقابض کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں کیلئے باطل کے معیارات خود کرا باعث ہوں۔ (رومیوں 9:32-1:32۔ پبلس 2:4-8) لیکن چنانچہ بناہی سے پچاہتی ہے۔

"...وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کیلئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تاکہ اُسکے جلال کی ستائش ہو۔"

(افسیوں 1:13، 14) رومی قانون کے مطابق لے پالک ہونر کے عمل کیلئے ایک گواہ کی تصدیق ہونا لازم تھا۔ ہم سیکھ کچھ بھیں کہ ہماری روحانی لے پالکی کرے عمل میں پاک روح جو ہمارے اندر سکونت کرتا ہے بسما را گواہ ہے۔ پاک روح بسما ری گواہی دیتا ہے کہ ہم حقیقت میں خدا کے حلال زادے ہیں۔ بطور خدا کرے بچے ہم اس کی وراثت کرے وارث ہیں جو ہمیں مسیح یسوع میں حاصل ہے۔"..... اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے وراثت اور مسیح کے ہم۔

میراث بشرطی کہ ہم اسکے ساتھ ڈکھ اٹھانیں تاکہ اس کے ساتھ جلال بھی پانیں۔" (رومیوں 17:16، 8)

متفق ہونے کا مطلب ہے کہ کسی معاملے کے بارے میں ایک جسمی رائے ہوتا۔ خدا نے اپنی راہیں باطل کے ذریعہ بتائی ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم خدا کے کلام سے متفق ہوں۔ ہم خدا کو سچا اور بحق مانتے ہیں لیکن خدا کے ساتھ متفق ہونا اس سے بڑھ کر ہونا ہوتا ہے۔ خدا کے ساتھ متفق ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے خیالات ہمارے خیالات ہو جائیں اور پھر ہم اپنی زندگیاں اس کی راہوں کے مطابق گذارنے والے بن جائیں۔

ہو سکتا ہے کہ ہم پاک کلام اور اس میں پائے جانے والے بیانی عقائد سے متفق ہوں لیکن ہم اپنی نہیں اپنی زندگیوں پر لا گو نہیں کرتے۔ بالفاظ دیگر ہم ایک چیز کو جانتے اور مانتے ہیں لیکن اس پر عمل نہ کرتے ہوئے اس کے اٹ کام کرتے ہیں۔ ہمیں ایسے بچھی نہیں کرنا چاہیے۔ بطور پاشر اور رہنماء ہمارے لئے اشد ضروری ہے کہ جو کچھ ہم پاک کلام میں سے دوسرے کو سکھاتے ہیں اس کے مطابق ہم اپنی زندگیاں گذاریں۔

پاشر سے پاشر

کیا آپ پاشر یعنی بطور انجیل کا خادم ہوتے ہوئے باطل کے نقطہ نظر کی روشنی میں متابدی۔ تعلیم۔ مشادرت اور زندگی کا مہونہ پیش کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج کل کی لوگ اپنی آراء۔ ذہنیاوی انسانیت اور دوسری کوئی قسم کے "آدمیوں کے بنائے ہوئے رسم درواج" کو بطور سچائی پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے نظریات اور خیالات پیش کرتے ہیں جو انسانی جسم کو بڑی اچھے لگتے ہیں لیکن یہ چیزیں یسوع کے طیم۔ وفادار اور تائی فرمان شاگردوں کے نظریات اور خیالات کے برعکس ہوتی ہیں۔ (۱- ۲، 4: 1- 2، 4: 3- 4)

یاد رکھیں پلوں رسول کلیمیاں کو ایسے خادموں سے خبردار رہنے کی تلقین کرتا ہے جو کہ پاک کلام کے برعکس نظریات رکھتے ہیں۔ "خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کر لے جو انسانوں کی روایت اور ذینوی ابتدائی باتوں کے مطابق

ہیں۔ آئیں ہم سمجھی زندگی کے اس اہم پہلو کا ذرہ زیادہ تفصیل سے مطالعہ کریں۔

خبر رسانی کی سطحیں

ہر شخص ہمیں حصوں سے بنتا ہے: روح، جسم اور جان۔ (۱- حصلہ تکمیل ۲۳:۵)

ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں اس سے ہمارا جسم خبر رسانی کیلئے پائچے حواس، خر استعمال کرتا ہے۔ سمعنا، سوچنا، چکھنا، سخوننا۔ ہمارے جذبات (محضات)۔ ہماری مرضی (اختیاب کرنے کی صلاحیت) اور ہمارا ذہن (ذہانت) ان سب چیزوں کا منبع ہماری جان ہے۔ ہماری شخصیت ہماری جان سے ثبتی ہے۔ کبھی کبھار جان کو دل کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ روح لوگوں اور ہمارے چوکر دام حوال سے خبر رسانی کا کام کرتے ہیں میں دوسری سطح مہما کرتا ہے۔

آدمی کی روح

اگرچہ لوگ جسم اور جان کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لیکن میں آئیں۔ وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کیلئے تیار کر دیں۔ (۱- کریمیوں ۹:۲- ۹:۸؛ مزید ریکارڈیں یحیاہ ۵۵:۹، ۱۱:۳۳-۳۶) ہمارا بدن (آنکھ اکان) نہ ہی ہماری جان (دل) پورے طور پر خدا اور اُس کی راہوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن خدا نے ہر انسان کو ایک روح کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور ہر انسان کی روح گناہ میں مردہ ہے۔ لیکن نجات پانے سے ہماری روح خدا کے روح کے دل سے زندہ ہو جاتی ہے۔ (روموں ۱۳:۱۱-۶؛ ۱- کریمیوں ۱۵:۲۲؛ افسیوں ۲:۳۹، ۳۸:۲) خدا نے زدھانی چیز س جو ہمیں دیں ہیں پاک روح اُنہیں دیکھتے اور سمجھتے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ”مگر ہم نے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔“

(۱- کریمیوں ۲:۱۲) کہا کے ساتھ خبر رسانی کا کام انسانی زینت یا آدمی کی حکمت سے بالاتر ہے۔ اسکی روح ہماری روح کو سمجھاتی ہے۔ اور ہم اُن باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سمجھانے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سمجھانے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔“

بائل کا تبدیل کروانے والا نظریہ

آسمانی شہر ہت کے بارے میں اب تک ہم بہت کچھ کچھ چکے ہیں۔ جس میں ہم نے یہ بھی سیکھا ہے:-

★ دنیا کا نقطہ نظر (نظریہ) کیا ہے؟

★ نقطہ نظر کس طرح تکمیل پاتا ہے؟

★ ہمارے اپنے نظریے کو جانتے کی اہمیت

★ بائل کے نظریے کو ترقی دینے کی ضرورت

بلطور پا سڑ اور رہنماء ہمارے لئے برا فائدہ مند ہو گا اگر ہم موثر انداز میں تعلیم دیے۔ منادی کرنا اور بائل کے نظریے کو بتانے کے بارے میں سیکھ جائیں۔ اس کا لازمی غرض یہ ہے کہ ایسا ما حوال پیدا کرنا جہاں انفرادی طور پر زندگی کو تبدیل اور نیا بتانے کیلئے پاک روح کو دعوت دی جائے۔

نیا بتانا یا گیا زہن۔ ہمارا نظریہ تبدیل کرتا ہے

”اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل ننھی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاڑتا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔“ (رومیوں ۱۲:۲)

پاکیزگی

ہر ایماندار کی روحانی ترقی اور برسوٹی کیلئے پاکیزگی کا ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم سیکھ چکے ہیں کہ ہماری زندگی کی خدا کیلئے مخصوصیت اور مستقل صاف کردار کا حال ہونا پاکیزگی کہلاتا ہے۔ پاکیزگی کا معیار اسچھے کردار سے زیادہ ہوتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس سے خدا کے کلام کی سچائی کا انعام ہوتا اور اُس پر ہمارا ایمان ہوتا ہے اور ایماندار کی زندگی میں پاک روح تبدیلی لاتا ہے۔ سچی روح کو پانے سے قبل جو کچھ ہم تھے اور جو کچھ ہم نے کیا وہ دنیا کے معیار سے متاثر ہو کر اسکے مطابق کیا۔ (ہم نے پہلے مطالعہ کر لیا ہے کہ کئی طریقوں سے دنیا کا نظریہ تکمیل دیا جاتا ہے) لیکن نجات پانے کے بعد پاکیزگی کے جاری میں کی وجہ سے ہمارا دنیاوی نظریہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ جب ہمارے نظریے کی بنیاد بائل ہو جاتا ہے تو پھر ہم خدا کے پاک کلام کی باتیں فرمائی کرنے اور پاک روح کے کام سے تعاون کرنے والے ہیں جاتے

(1- کریمیوں 2:13) بطور مسکی خدا کی ذات کو سمجھنے میں مدد دینے کیلئے ہمیں "محیٰ عقل" دی گئی ہے۔ (1- کریمیوں 2:16) خدا نے ہمیں ہر وہ چیز جو ہمیں ہو جاتا ہے۔ (رومیوں 12:2) پاجانے کے دلیل سے ہماری عقل نبی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ہمارا نظریہ تبدیل ہوتی ہے۔ (2- پطرس 1:3) لیکن اکثر اوقات ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے جو کچھ خدا نے ہمیں دیا ہے اسے ہم کا موازنہ ہمیں ان باقتوں سے کرنا چاہیے جو ہمیں کریں۔ خدا نے کہا ہے کہ جو پاک روح کے مطابق چلتے ہیں وہ خدا کے ہیں۔ (رومیوں 8:12-17) بطور میں اس نے ہمارے لئے ممکن کیا ہے کہ ہم اپنے خدا کے تعلیم نہیں پانی اور نہی انسانیت کو پہنچو جو خدا کے مطابق سچانی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔" (افسوس 4:20-24) جب ہم نئے مرے سے پیدا ہوتے ہیں تو ہماری روح زندہ ہو جاتی ہے اور ہم خدا سے ہاتھیت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہ بات چیت دو طرفہ ہوتی ہے جس میں ہم بولتے ہیں اور وہ سنتا ہے۔ (زبور 4:3) 1- یوحنا 14:5) اور یہ اتنا ہی ضروری ہے کہ جب خدا ہم سے ہم کلام ہو تو ہم بھی خدا کے ساتھ روحانی طور پر گفتگو کرنے کیلئے ہمیں کافی مدت درکار ہوتی ہے۔ خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے میں جو رکاوٹیں پائی جاتی ہیں وہ ہماری زندگی میں ختم ہونی چاہئیں اور ہمیں روحانی اثر پذیری میں بڑھنا چاہیے۔

نفساتی آدمی

پاک روح سچائی کا روح ہے جو ہمارا مددگار ہے اور ہمارے اندر رہتا ہے۔ پاک روح ہم پر خدا کے کلام کے ذریعہ ہماری خامیاں اور کمزوریاں خاہر کرتا ہے تاکہ ان کی دوستی ہو سکے۔ یہ صلاح کاری ہمارے ذہنوں کی تبدیلی کا عمل ہے۔ نیا اور تبدیل شدہ ذہن نہ صرف بڑی ذہنی قابلیت رکھتا ہے۔ لیکن وہ خدا کے کلام کی سچائی کو جانے اور پیچانے کی قابلیت بھی رکھتا ہے۔ ہماری تبدیلی کے عمل سے یہ تجھہ لکھتا ہے: "اور خداوند روح ہے اور جہاں کہیں خداوند کا روح ہے وہاں آزادی ہے....." (2- کریمیوں 18:17:3) جب ہمہ انی انسانیت کو طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ (1- کریمیوں 2:14) نفساتی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اسکے نزدیک بیووقوفی کی باتیں نہیں اور نہ وہ انہیں سمجھے سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر کھی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ خدا کی روحانی باقتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔

روحانی آدمی

تاہم جب ہم نئے مرے سے پیدا ہوتے ہیں تو ہمیں روحانی چیزوں کی بجهہ آن لگتی ہے۔

جب ہماری عقل نبی ہو جاتی ہے تو ہماری زندگیاں بھی تبدیل ہو جاتی ہیں۔ تبدیلی کا مطلب ہے کہ چال چلن اور کروار میں ثابت اور واضح تبدیلی کا ہونا۔ یا بل میں تاہم

ہے کہ مجھ میں ہم نے خالق ہیں۔ "اسلئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو ذریعہ اپنی راہوں پر چلنے کیلئے ہماری رہنمائی کرے۔ زندگی۔ شیطان اور ہماری جسمانی وہ نبیا مخلوق ہے بُپرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نہیں۔ خواہشات ہمیں خدا سے دور لے جانا چاہتی ہیں۔" مگر میں یہ کہتا ہو گئیں۔" (2- کرتیوں 5:17) پاک روح ہر ایماندار پر چالی طاہر کرنے کیلئے ہم کے روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پُورا نہ کرو گے..... اور اگر تم روح کی بدایت سے چلتے ہو تو شریعت کرے ماتحت نہیں رہے۔" (کرتیوں 5:16-18) نصانی آری (غیر نجات یافت) کی روح تمرد ہوتی ہے اور وہ خدا سے دور ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے اندر روح کے خلاف جنگ ہمیں ہوتی کیونکہ پاک روح ان کے اندر سکونت ہمیں کرتا۔ جسم اور جان اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق جو کچھ چاہیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ قاضیوں کے دور میں نبی اسرائیل کرتے تھے۔ ہر شخص جو کچھ اس کی نظر میں اچھا معلوم ہوتا تھا وہی کرتا تھا۔ (قصۂ 21:25) لیکن جب ہم نے خالق پر ہو جاتے ہیں تو پاک روح ہماری زندگی میں کام کرتا۔ ہمیں راستہ ازی کی طرف لے جاتا ہے۔ ہماری کسی کی وجہ سے ہماری جان (اور اکثر ہمارا بدن) پاک روح کی مخالفت کرتی ہے۔ ہماری پہلی زندگی کی عادتیں یا خواہش ہمیں دوبارہ گناہ میں دھکیلنا چاہتی ہیں۔ اس لئے پاک روح مدد اور رہنمائی نہیں کرتا۔" اور اے بھائیو! میں تم سے اس طرح کلام نہ کرسکا جس طرح روحانیوں سے بلکہ جیسے جسمانیوں سے اور ان سے جو مسیح میں بچے ہیں۔" (1- کرتیوں 1:3)

یوں تو بہت سی وجوہات ہیں جسکی بناء پر ہماری عقولوں کو نیا ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ ان میں سے ایک ہے۔ ہم مقتنی زیادہ ٹھڈا کی راہوں کو جانتے اور بحثتے ہیں اتنا ہی زیادہ ہماری کچھ میں آنے لگتا ہے کہ کیا کچھ ٹھڈا کی مرضی کے مطابق ہے اور کیا کچھ ہماری (انسانی) مرضی کے مطابق ہے۔ جب ہم اپنی جسمانی خواہشوں کے خلاف روح ہماری رہنمائی راہوں کو منتخب کرتے ہیں تو ہماری روح مضبوط ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ ہماری روح ہماری جسمانی راہوں کے بجائے پاک روح کی مرضی کے مطابق کام کرنے لگتی ہے۔ اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نہیں ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جائز تاکہ خدا کے نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔" (رومیوں 2:12)

عقل کی مسلسل تجدید ہوتے رہنے سے ہم خدا کے کلام کی تابع فرمائی کرنے لگتے ہیں۔ یعنی عقل زیادہ آسمانی سے کلام کا اثر قبول کرتی اور پاک روح سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔ ہماری پہلی عادات ختم ہو جاتی ہیں اور اگلی جگہ نئی عادات لے لیتی ہیں۔" مگر تم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پاٹی۔ اور نہیں

ہے کہ مجھ میں ہم نے خالق ہیں۔" اسلئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو ذریعہ اپنی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نہیں۔ اسکے اندر سکونت کرتا ہے۔ پاک روح ایماندار کی رہنمائی کرنے (یوحنا 13:1) سکھانے (یوحنا 14:26) اور وقت دینے (گلنتیوں 5:17,16) کیلئے سکونت (یوحنا 14:17) کرتا ہے۔ پاک کلام ایماندار کی یسوع کے انداز مگر یہاں کو کیجھ میں مدد کرتا ہے۔" جو کچھ باب کا ہے وہ سب میرا ہے۔ اسلئے میں نے کہا کہ وہ مجھے ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دیگا۔" (یوحنا 13:13-15؛ ہریدیکیس یوحنا 14:15-17، 25, 26:15-26)

اندر وہی کشمکش

پاک روح بطور شخصیت ہمارے لئے ایک بُرا اختر ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری مدد کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم فتح مدد سے زندگی بر کریں۔ لیکن پاک روح ہماری زندگی میں ایسا کام ہماری مرضی کے بغیر نہیں کرتا۔ ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ پاک روح کے کام کو خوش آمدید کے یا اس کی مخالفت کرے۔ ہمیں چاہئے کہ یا ہم خدا کی روح سے رہنمائی حاصل کریں یا اپنی سمجھ اور عقل پر بھروسہ کریں۔ ہمیں چاہئے کہ یا ہم خدا کے کلام کی تابع فرمائی کریں اور تجدیل ہو جائیں یا اس کی مخالفت کریں اور اپنی حالت کو برقرار رکھیں۔

کبھی کبھارا ہمیں ان چیزوں کا انتخاب دن میں کئی بار کرنا پڑے۔ پاک روح ہم میں سکونت پذیر ہے اور ہمیشہ ہمارے اندر تجدیلی لاتا ہے تاکہ ہم زیادہ یہ یسوع کی شبیہ پر ہو جائیں۔ تجدیلی کا یہ عمل آسان نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے ہمارے اندر کشمکش اور جنگ پیدا ہو جائے۔ ہم خداوند کی مرضی پوری کرنا چاہئے ہیں۔ لیکن ہمارا بدن اپنی راہ لینا چاہتا ہے۔ پولوس رسول اس بات کو یوں میان کرتا ہے۔" کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک ذوسرہ کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔" (گلنتیوں 5:17)

تجدید اور مضبوطی

بانیل ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارے اندر روح اور جسم کے درمیان لا ای رہتی ہے۔ (رومیوں 7:12، 11:2-1، 23:7) ہماری روح اور جسم دونوں ہمارے خیالات۔ اعمال اور چنانچہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ وہ پاک روح کے

انسانیت کو پہنچو جو خدا کے مطابق سچانی اور راستبازی سے پاک روح کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ جب ہماری عقل نئی ہو جاتی ہے تو پھر ہم زیادہ اس کی شہید ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ کون سے اوزار ہیں جنہیں خدا ہماری تبدیلی کیلئے استعمال کرتا ہے۔ آئیں ہم ان میں سے چند پر غور کریں:-

1- مکافہ اور معلومات کیلئے باہل سڑی

خدا کے کلام کے بارے میں شخصی معلومات ہونے کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جاسکتا۔ باہل مقدس نبی نوع انسان کیلئے مکمل مکافہ ہے اور اس میں پچھہ بڑھانا یا گھٹانا نہیں چاہیے۔ (مکافہ 19:22) ہم دو بینا دی طریقوں سے باہل مقدس کو پڑھ سکتے یا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ پہلا معلومات حاصل کرنے کیلئے اسے لوگوں Logos یا تحریر کلام کہا جاتا ہے۔ یوتانی زبان میں ”پاک کلام“، کیلئے فقط Logos استعمال ہوا ہے۔ باہل میں پائی جانے والے واقعات اور حقائق کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کو علم کہا جاتا ہے۔ مثلاً

- ★ باہل مقدس کے حصے (یا اور پہاڑا عہد نامہ، نبوی کتب، تاریخی کتب اور شاعرانہ کتب۔
- ★ باہل کی کتابوں کے نام۔
- ★ باہل کے ادارے ایساں کی تقسیم۔
- ★ باہل کے عہدوں۔
- ★ باہل کی تاثیل اور کہانیاں۔
- ★ باہل مقدس میں پائی جانے والی شخصیات اور کروار۔
- ★ باہل کی تاریخ اور اس کی تاریخی ترتیب۔

مندرجہ بالا فہرست میں مندرجہ ذیل میں سے ہمیں باہل کی درست طور سے مجھے اور اُس کی تقطیم کرنے کے بارے میں پتے چل جاتا ہے۔ اُن سے ہم خدا کی فطرت۔ اُس کی پاکیزگی اور قادر مطلقیت کے بارے میں سمجھتے ہیں۔ ہم اُس کے وعدوں اور اُس کی دستیابی سے واقف ہو جائیں گے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہم پاک اور اُس کے مقاصد کیلئے الگ ہونے کے بارے میں سمجھتے ہیں۔

جب ہم اس طرح سے باہل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم تحریر کلام ”لوگوس“ Logos متعلق ہیں۔ (2-پھر 3:1) خدا نے ہمیں دیے ہیں اپنا بینا جس کے دلیل سے ہم تجات پاتے ہیں۔ (یوحا 16:3) اُس کا پاک روح جو ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ (یوحتا 13:13) اور اُس کا پاک کلام جو ہمیں راستباز ہونے کی ہدایت کرتا ہے۔ (زبور 105:119) سچوں کو تجدید شدہ عقل رکھنے کی خواہیں ہوں چاہئے۔ جس بنیاد قائم کرتے ہیں۔

اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔ (افیوں 4:20-24) جب عقل کا تجدیدی عمل جاری رہتا ہے تو ہماری تبدیلی لازمی ہو جاتی ہے۔ اور نئی انسانیت کو پہنچ لیا ہے جو معرفت حاصل کرنے کیلئے اپنے

خالق کی صورت پر نئی بتتی جاتی ہے۔ (کلسوں 10:9-10) بالآخر ہماری عقل اور روح دونوں آپس میں ہم آئنک اور تنقیح ہو جاتے ہیں اور ہمارا بدن اپنا اثر رکھنے والی چھوڑ دیتا ہے۔ تجدید اور تبدیل کا یہ عمل تجات کے وقت شروع ہوتا ہے اور جب تک ہم اپنے اہم مقام (آسمان) پر نہیں چلتے جاتے جاری رہتا ہے۔ (رویوں 30:8:1-2۔ کرنیوں 13:12:2۔ کرنیوں 18:3)

پاہل سے پاہل

پاہل حضرات مجھے امید ہے کہ آپ خدا کے کلام کو جانے اور اسے مسلسل اور کامل طور پر اپنی کالیسیا کو سکھانے کی اہمیت کو واضح طور پر سمجھے گئے ہوں گے۔ ہم میں سے ہر کوئی ایک نظریہ رکھتا ہے جو کہ شاید خدا کے پاک کلام سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ ہم سب کی عقل کو سچائیوں اور پاک روح کے جاری کام سے مل کر ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں تھے ہونے اور تبدیل ہونے کا عمل زندگی بھر رہتا ہے۔ حال ہی میں مجھے کسی نے پوچھا کہ تبدیل کا عمل کیوں اتنی دیر لیتا ہے؟ خدا ہم میں تبدیلی کا کام یک دم کیوں نہیں کرتا؟ میں نے جوابا کہا: اس سوال کا جواب خدا ہی دے سکتا ہے۔ خدا کے ساتھ تعلق داری کے تاثر میں ہمارے انتباہات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ زندگی کی تبدیلی مشکل سفر ہے لیکن خدا نے ہمیں وہ سب اوزار لیتی اختیار اور قوت دیے ہیں تاکہ ہم کامیاب ہو سکیں۔

باب - 8

تبدیل اور نیا بنانے والے اوزار

خدا نے اپنی حکمت سے ہمیں وہ سب کچھ مہیا کر دیا ہے جو ”زندگی اور دینداری“ سے متعلق ہیں۔ (2-پھر 3:1) خدا نے ہمیں دیے ہیں اپنا بینا جس کے دلیل سے ہم تجات پاتے ہیں۔ (یوحا 16:3) اُس کا پاک روح جو ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ (یوحتا 13:13) اور اُس کا پاک کلام جو ہمیں راستباز ہونے کی ہدایت کرتا ہے۔ (زبور 105:119) سچوں کو تجدید شدہ عقل رکھنے کی خواہیں ہوں چاہئے۔ جس بنیاد قائم کرتے ہیں۔

کریں کہ وہ آپ پر کلام کے بھید ظاہر کرے اور انہیں سمجھنے کی توفیق دے۔

2- دعا کی اہمیت

ذعات تبدیل کرنے والا ایک اہم اذار ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب آپ کو سمجھ آجائے کہ یہ آپ اور خدا کے مابین گفتگو ہے۔ اکثر اوقات ہمیں سمجھایا جاتا ہے کہ دعا کے ذریعہ ہم اپنی درخواستیں خدا کے حضور پیش کرتے ہیں۔ ہم اُس سے دعا میں اپنے لئے کچھ مانگتے ہیں۔ لیکن ہم اُس کا جواب نہیں میں ناکام ہوتے ہیں۔ ہمیں امید نہیں ہوتی کہ خدا ہم سے بولے گا۔ لیکن دعا یک طرفہ تسلیم نہیں ہوتی۔ دعا خدا اور ارادوں کو جانچتا ہے۔ (عبرانیوں 4:12) بالکل کی روحانی فطرت ہونے کی وجہ سے پاک کلام کو ہم سے بولنے۔ روح سے روح اکیلے استعمال کرتا ہے۔ جب ہم پاک کلام پڑھتے یا اسکا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ اچانک

ہمارے لئے چاہا اور زندہ بن کر ہماری سمجھیں آتا ہے۔ اس وقت ایسا لگتا ہے کہ پاک روح کسی خاص بات یا کام کے بارے میں جس کی ہمیں فکر یا خیال ہے۔ براہ راست چاہیے۔ جب ہم کلام پڑھ رہیں ہوں تو ہم خدا سے پوچھیں کہ اے خدا! اس آیت یا بات کا کیا مطلب ہے؟ ہمارا ذریعہ ایسا ہو کہ ہمیں پاک روح سے امید ہو کر وہ اپنی خدا کے پاک کلام کے ذریعہ انسان سے گفتگو کرنے کا عمل نجات یافتہ لوگوں میں عام چاہیا ہم پر ظاہر کرے گا۔ ہمیں پاک روح سے دعا مانگی چاہیے کہ وہ آپ پر خدا کے ساتھ تعلق داری میں پائی جانے والی رکاوتوں کو ظاہر کرے تاکہ آپ ان باتوں کے بارے میں معافی مانگ سکیں اور غالب آئیں۔

3- پچھی پرستش کی اہمیت

لغت پرستش کے معنی تعریف اور عبارت کے ہیں۔ پرستش کا بنیادی مقصود خدا کی مرضا کو ہماری زندگیوں میں پورا ہونا ہے۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ خدا اچاہتا ہے کہ ہر فرد و بشر اُس کی پرستش کرے۔ پرستش کا بنیادی مطلب یہ وہی یا ظاہری طور پر عبادت کرنا ہیں ہے بلکہ روحانی طور پر عبادت کرنا ہے۔ یوسف نے کنویں پر سامری عورت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: ”مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے یاد رکھیں کہ آپ کو صرف علم ہی حاصل نہیں کرنا بلکہ اُس کی سمجھ اور فہم بھی حاصل کرنا۔ کہ سچے پرستار باب کی پرستش روح اور سچانی سے ہے۔ (امثال 7:4) پاک کلام میں سے خدا نے جو کچھ آپ کی زندگی کے بارے میں ظاہر کیا ہے آپ کیلئے ضروری ہے کہ آپ اُس پر عمل پیرا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا خدا روح ہے اور ضرور یہ کہ اُسکے پرستار روح اور سچانی سے پرستش کریں۔ (یوحنا 4:28) جیسا یہوئے نے سامری عورت کو اُس سے پرستش کریں۔ آپ نے خدا کا تازہ پیرا حاصل کیا ہو یا کئی اور درسرے جوابات۔ آپ فیملے کریں کہ آپ خدا کے کلام کے بارے میں صرف علم (Logos) ہی نہیں حاصل کریں گے بلکہ اُسکی سمجھ بھی۔ اپنے دل کو حساس بنائیں اور خداوند سے دعا

(1) موسیقی کا شاہک۔ مثلاً ”عبد القی موسیقی“ یا

پاک کلام کی سمجھ اکٹھاف اظہار سے آتی ہے۔ بولے گئے کلام کیلئے ایک اور یونانی لفظ ”ریما“ rhema ہے۔ یہ پاک کلام کی روحانی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کا کلام سمجھ نہ ہبیں الفاظ کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ پاک روح سے پھونکا اور پھر گیا۔ زندہ۔ قوت والا اور روحانی ہے۔ ”کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جوڑا کر کے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔“ (عبرانیوں 4:12) بالکل کی روحانی فطرت ہونے کی وجہ سے پاک کلام کو ہم سے بولنے۔ روح سے روح اکیلے استعمال کرتا ہے۔ جب ہم پاک کلام پڑھتے یا اسکا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ اچانک ہمارے لئے چاہا اور زندہ بن کر ہماری سمجھیں آتا ہے۔ اس وقت ایسا لگتا ہے کہ پاک روح کسی خاص بات یا کام کے بارے میں جس کی ہمیں فکر یا خیال ہے۔ براہ راست ہم سے خاطب ہو رہا ہے۔

چاہیے۔ کیونکہ وہ روحانی ہوتے ہیں اور پاک کلام خدا کے الہام سے ہے۔ (2- یونانی 16:3) علم الہیات کے ماہر کہتے ہیں کہ پاک روح پاک کلام کی ہمیں جو کچھ فراہم کرتا ہے وہ سمجھ و ہمیں ہوتی بلکہ روحانی ہوتی ہے۔ یہ ہمارے لئے شخصی طور پر زندگی تبدیل کرنے والا اور سچائی کا اظہار ہے بن جاتا ہے۔ ایک فرانسی (غیر نجات یافتہ) آدمی روحانی پاتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ (1- یونانی 13:2-15)

بالکل مطہری کے دوران کلام (ریما) rhema زندگی تبدیل کرنے والا بن جاتا ہے۔ بے شک خدا نے آپ کو اپنے لئے گھری باتیں تیاریں۔ پھر آپ کو حساس ہوتا ہے کہ خدا پاک کلام کے ذریعہ زندگی پر گھر اڑڑا لئے والی سچائی ظاہر کر رہا ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ کو صرف علم ہی حاصل نہیں کرنا بلکہ اُس کی سمجھ اور فہم بھی حاصل کرنا۔ کہ سچے پرستار باب کی پرستش روح اور سچانی سے ہے۔ (امثال 7:4) پاک کلام میں سے خدا نے جو کچھ آپ کی زندگی کے بارے میں ظاہر کیا ہے آپ کیلئے ضروری ہے کہ آپ اُس پر عمل پیرا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مطلب ہو کہ آپ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ کسی کو معاف کریں۔ اپنی عادت یا روتیہ تبدیل کریں۔ آپ نے خدا کا تازہ پیرا حاصل کیا ہو یا کئی اور درسرے جوابات۔ آپ فیملے کریں کہ آپ خدا کے کلام کے بارے میں صرف علم (Logos) ہی نہیں حاصل کریں گے بلکہ اُسکی سمجھ بھی۔ اپنے دل کو حساس بنائیں اور خداوند سے دعا

کے تابع ہو کر اسے اپنا خدا اور ندانہ اور روزانہ اس کے حضور جا کر اپنے آپ کو اُس کے روح کے کام ہونے کیلئے کھولنا۔

4- کلیسیا کے ساتھ خدا کا اہمیت

"..... اور ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے بازنہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دن کونزدیک ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کیا کرو"۔ (عبرانیوں 10:24,25)

مقامی کلیسیا گر جا گر نہیں ہے۔ بالغاظ دیگر کلیسیا چچ بلذگ کوئی کہا جاتا۔ کلیسیا ایمانداروں کا گردہ یوں تھی ہوتا ہے کہ تختِ اکھتا ہوتا ہے۔ (1- کرتھیوں 12: 1، افسیوں 22:1-23:2) جب کلیسیا کی رہنمائی کرنی ہو یا جس کا سر اُس میں شامل ہوں تو تم نہیں کام موجود ہونا ضروری ہے:-

(i) کلیسیا کی بنیاد بابل پر ہو

"..... کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی رُوح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے"۔ (2- پطرس 20:21)

(21,20:1) بابل کی بنیاد پر تمام شدہ کلیسیا کوئی طریقوں سے جانچا جاسکتا ہے۔ تعلیم بابل مقدس کے مواد اور آیات سے دی جاتی ہو۔ کلیسیا کے افراد اپنے ساتھ عبادت کے دران اپنی بھلیں لا میں اور انہیں استعمال کرتے ہوں۔ پاسزا اور رہنماء خدا کے کام کے وفادار طالب علم ہوتے ہوئے اُس کے مطابق زندگیاں سر کرتے ہوں۔ زینا میں کوئی اسی کتاب یا کسی قسم کا میڈیا موجود نہیں ہے جو کہ خدا کے کام میں کچھ جمع یا تفریق کر سکے یا اُس کا مقابلہ ہو۔ روحانی طور پر صحت مند کلیسیا میں تعلیم دینے کی بنیاد خدا کا کام ہوتا ہے۔

(ii) تعلیم کے لحاظ سے کلیسیا مضبوط ہوئی چاہئے

"..... اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پہنچ کر کہانیوں پر متوجہ ہونگے"۔ (2- تیجھیں 4:3,4) کوئی بھی دی جانے والے تعلیم کی بنیاد خدا کا کام ہونا چاہئے۔ کلیسیا کا ایک تحریری "ایمان کا بیان" ہو جس میں اُس کے ایمان کے بارے میں تعلیمات ہوں جو بابل کی آیات کی روشنی میں بیان کی ہوں۔

پرستش کے یہ دونوں نظریات ذرست ہیں۔ تاہم اگرچہ دونوں ہماری پرستش اور عبادت کے بنیادی تعریف میں جائیں تو پھر اس بات کا خطرہ ہے کہ عبادت کے ثانوی معنی کو ہم اُن کے بنیادی معنی سمجھ بیٹھیں۔ اکثر اوقات ہم عادتی موسیقی سے لطف انہوں تو ہوتے ہیں لیکن ہمارا روزانہ کا طرزِ زندگی خدا کیلئے وقت نہیں ہوتا۔ پرستش سمجھی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ سمجھی زندگی ہے! "بس اے بھانیوامیں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر ثم سے التناس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی فربانی ہوئے کیلئے نذر کرو جو زندگے اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو، یہی تہاری معقول عبادت ہے"۔ (روجھ 1:12)

فعلِ مند سمجھی زندگی بر کرنے کیلئے دل پرستش اور عبادت لازمی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہماری روح کی خدا کی روح سے رفاقت اور شراکت ہو یا ایسا اُس وقت ہو سکتا جب ہم اُس کے آئے جھکیں اور اُس کی تعریف کریں۔ ہماری انہروںی حالت (پورے دل سے اُس کو خدا احمد اور با دشادھانہ) کا اظہار ہماری ظاہری پرستش اور عبادت سے ہوتا ہے۔ اگر ہم پورے دل سے اپنا خدا احمد اور با دشادھانہ مانتے ہوئے اُس کی پرستش اور عبادت نہیں کرتے تو پھر وہ حکم بلا قوت رسم کے متادف ہو گی۔

وہ دینداری کی وضع توز کھین گے مگر اُس کے اثر کو قبول نہ کریں گے ایسوں سے بھی کنارہ کرنا"۔ (2- تیجھیں 5:3) ہم دل پرستش اور رجی پرستش کے مابین کس طرح اتفاق ہے؟ "محیٰ" پرستش کی کیا پیچان ہے؟ چچ میں ہفتہوار پرستش ہوتی ہے لیکن روحانی پرستش اس سے ہو جائے کہ ہماری روزمرہ کی عملی زندگی سے ظاہر ہو کہ ہم یوں تھے کوئی خدا کے کام میں کچھ جمع کے تابع ہونے کے خواہش مند ہیں۔ پگی پرستش کا پیانہ۔ (2- کرتھیوں 3:18)

میں پول درج ہے: "مگر جب ہم سب کرے جیں تھاب چھروں سے خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اُس خداوند کے وسیلہ سے جو روح ہے ہم اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں"۔

خدمت کے کام کا اہم ترین پہل لوگوں کی تبدیل شدہ زندگیاں ہیں۔ بطور پاسزا اور رہنماء میں لوگوں کو عبادت اور پرستش کا ایسا مسلسل باحوال مہیا کرنا چاہئے جہاں وہ خدا سے ملاقات کر سکیں۔ لوگوں کو خدا کی تعریف اور تعظیم کرنے کا وقت دیں اور اُس کے بعد لوگوں کی زندگیوں میں اُس کے کام ہونے کا انتظار کریں۔ پورے طور پر یوں

جب ہم بچ گئے تو پاک روح گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے خاندان کا حصہ بن گئے ہیں۔ نجات کے وقت پاک روح بسمیں دیا گیا۔ (یوحننا 8:5-6، طپس 5:3) پولوس رسول مزید بسمیں بتاتا ہے کہ نجات پانے وقت ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے:-

﴿خُدَا بَابَكَرِے سَاتِهِ بَسَارَے گُھرِی تَعْلِقَ دَارِی
بَوْجَاتِی ہَرے﴾۔ (گلْتیوں 4:6؛ رومیوں 16:8، 15:16)
﴿ہُم مسیح یسوع کی وراثت میں بھی حصہ دار ہیں۔﴾ (گلْتیوں 7:4)

یہ چیزیں جو ہماری روحانی لئے پالکی سے مطابقت رکھتی ہیں ہماری نجات کے وقت فوری طور پر معرض وجود میں آتی ہیں۔ یہ سب کام صرف خدا کے فضل ہی سے ہونے ہیں۔ ہماری لئے پالکی ہماری نجات کی طرح ہمارے اعمال اور کوششوں کی بدلت حاصل نہیں ہوتی۔ نجات کے موقع پر ہم اپنے خُدَا بَابَکَرِے شفقت بھرے باتھ سے خُدَا کے خاندان میں پورے طور پر بطور بیٹھ قبول کئے جاتے ہیں۔ جب ہم خُدَا کی باتوں میں شخصی طور پر بالغ اور منظم ہوتے ہیں تو ہماری خدمت کا کام موثر اور پہل دار ہوتا ہے۔ تابہم ہماری موثر اور پہل دار خدمت کی وجہ سے خُدَا ہمیں زیادہ پیار نہیں کرنے لگ جاتا یا ہم پہلے سر زیادہ اس کے بیٹھ بن جاتے ہیں۔ قبولیت کے وقت ہم پورے طور پر اس کے بیٹھ بن جاتے ہیں۔ بطور ایماندار ہماری پہلی پہچان خُدَا کا بیٹا اور اُسکے خاندان کا حصہ بونا ہے۔ اس کے بعد دوسری چیزیں ہیں۔

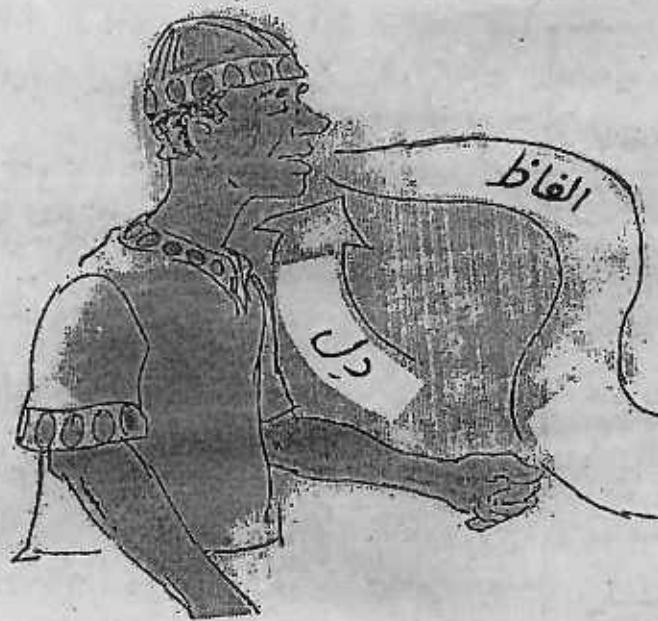
(iii) کلیسا کو ایماندار کی زندگی میں پاک روح کے کام کی اہمیت کو تسلیم کرنا چاہیے

”کہا تم نہیں جانتے کہ تُسہارا مدن روح القدس کا مقدس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خُدَا کی طرف سے ملا ہے“ اور ”تم اپنے نہیں۔“ (۱- کرنیوں 6:19) یہ روح مجھ کے دل میں نہیں شدہ کام جو کہ صلیب پر ہوا اس میں کچھ شامل کرنے سے خبردار اور مقاطر ہیں۔ اس گرام سے پچھے کیلئے آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ شریعت۔ رذیہ اور سلوک کے توامیں۔ لباس پر زور دینے کی بجائے اندروںی روحاںی تبدیلی پر زور دیں۔ پیروںی واضح داری کو پاک روح کے تبدیل کرنے والے اندروںی کام کے مقابل کے طور پر پیش کرنا ضروری اور بے کار ہے۔ ”کیا تم ایسے نادان ہو کہ رُوح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو؟“۔ (گلْتیوں 3:3) خدا اطاعت گزار لوگوں کی تلاش نہیں کرتا جو کہ محض پیروںی تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کے بجائے خُدَا حقیقی تبدیلی یعنی دل کی تبدیلی چاہتا ہے۔ اس اندروںی تبدیلی سے انسان کے رُوحیں اور ذمہ قائم میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ (کلیسوں 2) ہمیں یقین ہے کہ پاک روح تجدیدی اور تبدیل کرنے والے اوزاروں باطل۔ ذعا۔ عبارت اور کلیسا کے ساتھ مل کر کی ایماندار کی زندگی میں وقت والا تبدیل کرنے والا کام سر انجام دے سکتا ہے جو خود کو مجھ یسوع کی خداوندیت کو مانتا ہے۔ اگر ہم اسے نچھوڑیں گے وہ ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ ”اسی باعث سے میں یہ ذکہ بھی اٹھاتا ہوں لیکن شرماتا نہیں کیونکہ جس کام میں نہ یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے۔“ (۲- تیسیس 12:1)

پولوس رسول اسی لفظی تصویر کو اپنے گلْتیوں کے خط میں جاری رکھتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ جس طرح رُومی ثقافت میں لے پالک ہونے میں گواہی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح مسیحیوں کیلئے بھی ایک گواہی دی گئی ہے: پاک رُوح! (گلْتیوں 6:4)

پچھے

اضافی اصول



جب ہمارا باتل والا اسکی نظریہ ہو جاتا ہے اور ہمیں دوسروں کو بھی اُسے اپنائے کو 2۔ بطور انسان سوچنا کہتے ہیں تو ہمیں چند اصول اپنے ذہن میں رکھنے چاہیں۔

1۔ خدا کے ساتھ یا اُس کیلئے کام کرنا
دوسروں کو خدا اور اُس کے کلام کی سمجھا درایمان کی مقبولی میں حوصلہ فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں انہیں خدا اور کلام پر بھروسہ رکھنے میں مدد کرنی چاہیے۔ یہ سب میں خدا کی آزمائشیں آنے دیتا ہے جس کا ایک بنیادی مقصد ہے کہ جو کچھ ہم کہتے ہم زندگی قوائد و ضوابط بنانے سے نہیں کر سکتے۔ بطور پاسٹر اور ہمما ہمارا بیناری مقصد ہیں اُس پر ہمارا ایمان بھی ہے کہ نہیں۔ (یوحنا 6:6، 8:2، 10:8) ہمارے کام دوسروں کی یسوع کے ساتھ تعلق داری بنانے میں مدد کرنا ہے۔ البتہ ہماری بھی یسوع ہمارے لفظوں سے زیادہ بلند آواز رکھتے ہیں۔ خدا کو ایسے مردوں اور عورتوں کی تلاش نہیں ہے جو سچائی کو جانتے ہیں بلکہ ایسون کی تلاش ہے جو سچائی پر عمل کرتے

خدا کے ساتھ محل کر کام کرنا اُس کے ساتھ تعلق داری کا نتیجہ ہے۔ اُس کی خواہش ہے کہ وہ ہمارے اندر جاؤں کے بیٹے۔ بیٹیاں ہیں کام کرے۔ ہم اپنی شخصی زندگیوں اور گھر کو صدمہ پہنچایا اور وہ گرگیا اور بالکل برباد ہو گیا۔

کلیسا میں پاک زدوج کے تبدیل کرنے والے عمل سے تعاون کرتے ہیں۔ اس لحاظ (متی 7:27، 26:15) میں پاک زدوج کے ساتھ محل کر کام کرنے والے بن جاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس طرح آدمی سوچتا ہے اُسی طرح کے اُس کے کام ہوتے ہیں جیسے ہم خدا کے ساتھ محل کر کام کرنے والے بن جاتے ہیں۔ (یوحنا 15:15)

آدمی کے کام ہوتے ہیں ویسی اُس کی عادتیں ہوتی ہیں۔ جس طرح اُس کی عادتیں ہوتی ہیں اُس کے ساتھ داری ہوتی ہے۔ بطور ایماندار ہم بادشاہ کے بیٹے اور بیٹیاں اور مالک ان کو کی تعلق داری ہوتی ہے۔ جس طرح کا انسان کا چال چلن ہوتا ہے اُسی طرح کی اُس کی قسمت ہوتی ہے۔ ہماری تمی قسمت ہے ہم..... اُس کے دوست ہیں ناکر ناکر (یوحنا 9:15-17) ہم اُس کی محبت اور تعلق داری بیٹھ س خوشی سے اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ ہماری شہریت آسمان سے ہے اور ہم بیٹھے (یسوع) کے بمشکل ہوں....." (رومیوں 8:29)

اپنے بادشاہ کے اپنی ہیں!

3- ”آئین“ یا خدا کے ساتھ متفق ہونا

ایمان اور دستور اور رسم و رواج کامل طور پر باہل کے عین مطابق ہونے چاہیں۔

6- ہماری شہریت

یاد کھیں کہ ایماندار ہوتے ہوئے ہماری شہریت آسمانی ہے۔ (فلپیوں 20:3) اس لئے ہمارا ذیادی نظر یہ آسمانی تاظر میں ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم جس کسی بھی ثقافت اور رسم و رواج میں رہتے ہیں وہ ہمارے لئے ٹانوی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ہمارا گھر اور ہماری قومیت آسان کی طرف سے ہے۔ اس لئے اب تم ہندوستانی۔ پاکستانی۔ افریقی۔ امریکن۔ یورپین یا کوئی اور قومیت نہیں رکھتے۔ لیکن ہم سب سے پہلے تھی ہیں ابطور سمجھی ہماری کتب الاطنی۔ عقائد اور رسم و رواج سب ٹانوی حیثیت رکھنے کو نکل ہم سب سے پہلے تھی لوگ ہیں اور پھر کچھ اور۔

پاشر سے پاشر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں پاشر حضرات کی ایک کلاس میں دیانتاری کے بارے میں پڑھا رہتا۔ سبق کے آخری حصے میں میں نے کہا کہ چوری کرنا غلط کام ہے خواہ آپ کتنی ہی چھوٹی چیز کی چوری کیوں نہ کریں۔ کلاس میں سے ایک پاشر نے تھہر کرتے ہوئے کہا کہ اس منک میں اگر کوئی شخص اپنی کوئی چیز مٹا لا ہاتھ کی گھری کہیں رکھ کر چلا جاتا ہے اور وہ گھری جس کو ملے لے لیتا ہے تو وہ گھری اُس کی ملکیت ہو جاتی ہے حتیٰ کہ گھری اٹھانے والے کو پتہ بھی ہو کہ وہ گھری حقیقت میں کس کی ہے۔ جب میں نے اُس کی اس بات کا جواب دیا تو انہیں رہپکال گا۔ میں نے اُن کو کہا کہ یہ منک آپ کا نہیں ہے اس لئے اس منک کے رسم و رواج آپ پر لا گوئیں ہوتے! اب آپ کی شہریت آسمانی ہے۔ اور آسان کے قوانین وہ ہیں جن کے مطابق ہم ابطور سمجھی زندگی بر کرتے ہیں۔ خدا کہتا ہے تو چوری نہ کرنا۔ اور اب یہ آپ کا رواج ہے۔ پاشر حضرات نے جب ذیادی رواج کو پاک کلام کے معیار کی روشنی میں پرکھا تو انہیں پاک کلام کی چائیوں کی فونگا سمجھا گئی۔

7- ثقافت کو تعلیم سے الگ کرنا

جب ہم باہل کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ سمجھنے میں مختار ہنا چاہیے کہ کیا تھامی (مقامی) ہے اور کیا قائمی (عالمگیر)۔ مثال کے طور پر نئے مہد نامے میں چارا ناجیل پائی جاتی ہیں ہر انجیل الگ لوگوں (مقامی) کو تحریر کی گئی ہے۔ لیکن ہر انجیل میں ایک (عالمگیر) ہی پیغام پایا جاتا ہے۔ جس کو ہر قسم کے لوگ سمجھ سکیں۔

★ متی کی انجیل ایک یہودی نے دوسرے یہودیوں کو کلام سیکھانے کیلئے تحریر کی۔

★ مرقس کی انجیل ایک یہودی نے غیر یہودیوں کو کلام سیکھانے کیلئے تحریر کی۔

پہلے ہمیں مشاہدہ کرنا چاہیے کہ ہم کیا مانتے ہیں اور پھر خود کو جانپنا چاہیے کہ کیا کچھ ٹھدا کے کام کے مطابق نہیں ہے۔ خدا کا کام جو باہل ہے ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ جو خدا اقوال کرتا ہے وہ ہمیں بھی قول کرنا چاہیے۔ جس چیز کو خدا اور دکتا ہے ہمیں بھی اُسے تذکرنا چاہیے۔ ہمیں اُسکے ساتھ متفق (یا آئین) ہونا چاہیے۔ (عاموس 3:3) کبھی کبھار ہمارا شخصی تجربہ یا ذیادی تربیت کا لکڑا ہماری زندگانی عقل اور سمجھے سے ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا جب ہمارے ایمان کا امتحان ہوتا ہے۔ آئین ہم اس خواہ سے پولوس رسول کا رفیع یہ بکھیں: ”اسی باعث سے میں یہ ذکر بھی اٹھاتا ہوں لیکن شر ماتا نہیں کیونکہ جسکا میں نے یقین کیا ہے اُسرے جانتا ہوں اور مجھے یقین یہ کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے۔“ (2- جمیع 12:1)

4- مسیح یسوع کے ایچی

ہر ایماندار کی اس زمین پر بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ یسوع کے ایچی کے طور پر زندگی ببر کرے۔ ہمیں یسوع کو بطور بادشاہ پیش کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ (2- کرتھیوں 5:20) اسی وجہ سے ہماری شخصی تبدیلی بہت ضروری ہے۔ اگر ہماری زندگیاں یا ایمان یسوع سے مطابقت نہیں رکھتے تو پھر ہم کس طرح پورے طور پر یسوع کو اپنی زندگیوں سے ظاہر کر سکتے ہیں؟

ہمیں ہر وقت اور ہر جگہ اس کے ایچی بننا ہے نا کہ صرف خدمت کے کام کے دربار میں گھر میں جائے ملازمت، سکول میں یا جہاں کہیں بھی ہم ہوں۔ جب ہم اُس کی مانند ہو جاتے اور پاک روح کی ہدایت کے بارے میں حساس ہو جاتے ہیں تو پھر ہم اپنے اور گذیادی کے لوگوں میں ذرست طور پر یسوع کو پیش کر سکتے ہیں۔

5- سچائی کے مثلاشی

”انہیں سچائی کرے وسیلہ سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی یہ۔“ (یوحنا 17:17؛ یور 119:160) ہمیں سچائی کا مثلاشی بننے کی ضرورت ہے جیسا کہ باہل میں تحریر ہے۔ سچائی آپ کو آزاد کرے گی اور جھوٹ آپ کو غلام بنا دے گا۔ ”اور سچائی سے واقف ہو گئے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔“ (یوحنا 8:32)

آدمی سچائی بھی جھوٹ کہلاتا ہے۔ کوئی چیز بات یا توقع ہوتی ہے یا جھوٹ۔ شیطان اسے سمجھتا ہے اور اکثر ہمیں دھوکا دینے کیلئے سچائی کو تو زمزدگی پیش کرتا ہے۔ ہمارا

میں سے اپنی بیوی سے محبت رکھنے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سکھایا اور پاسٹر حضرات تاکل ہو گئے اور وہ توپ کرتے ہوئے روئے رہنے لگے۔ ان پاسٹر ڈولز نے ایسے ماحول اور ثقافت میں نشوونما پائی تھی جہاں شوہر حضرات اپنی بیویوں کو پہنچ کرتے ہیں اور وہ خود ایسا اس لئے کیا کرتے تھے کیونکہ ان کے باپ دادا کو ایسا کرتے دیکھتے تھے۔ انہوں نے کبھی احساس نہ کیا تھا کہ یہ دستور اور روانج بالکل کے بر عکس اور اپنے جیوں ساتھی کیلئے نقصان دہ اور خداوند اس سے ناخوش ہوتا ہے۔ ان پاسٹر حضرات کا مطابق تحریر کیا گیا تاکہ وہ پاک کلام کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ لیکن انجیل کا پیغام ثقافت کے حافظ سے تبدیل ہوا اور نہ تنقیف سے آزادی حاصل ہوئی۔

پاسٹر سے پاسٹر

آپ چوزہ ہیں یا عقاب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کسان جو کہ چوزے پالتا تھا۔ ایک دن وہ کھیت میں سے گذر رہا تھا تو اُسے ایک بڑا انٹا پڑا ہوا ملا۔ انٹے کی جسامت کو دیکھ کر جیران ہو گیا کہ یہ انٹا اسکے جانور کا ہو گا۔ وہ اُس انٹے کو اپنے گھر لے گیا۔ یہ دیکھنے کیلئے کوئی کلام کو تبدیل کرنا چاہیے اور نہ ہی خدا کے پاک کلام پر سمجھوتہ کرنا چاہیے۔ ایک خاص قسم کی موٹی مرغی اُس انٹے میں سے پچھل کالئے کیلئے اس پر بیٹھ گی۔ ایک خاص قسم کی موٹی مرغی اُس انٹے کوینے کیلئے موزوں پائی گئی اگرچہ یہ انٹہ اُس کے درمیے انٹوں سے بہت بڑا تھا۔ مرغی کو اپنے انٹوں اور اس بڑے انٹے کے ساتھ انٹوں پر بیٹھا دیا گیا۔ پچھلے دنوں بعد چھوٹے انٹوں میں سے پیلے رنگ کے چوزے نکلے۔ اُنکے بعد آخر میں بڑے انٹے میں سے بھک سے اُنٹا ہوا ایک موتا سا بڑے پنبوں والا گدلا خاکستری رنگ والا بڑا چوزہ نکل آیا۔ جب درمیے چوزوں نے اس نئے بڑے چوزے کو دیکھا تو ان سب نے سوچا ”سب سے بخدا کھائی دینے والا چوزہ ہے۔“ اُس چھوٹے پرندے کو زندگی گذارنا مشکل لگ رہا تھا۔ اگرچہ اُس نے خود کو چھوٹے چوزوں کے درمیان موزوں اور فرش ہونے کی کوشش کی لیکن اسکی جسامت عجیب تھی اور وہ چوزوں کی طرح نہیں لگتا تھا اور اپنی بیوی توکلی چونچ سے خوارک کوڑھنگے مارنا اُس کیلئے بڑا چیلنج تھا۔ چھوٹے ہی دنوں بعد درمیے چوزے اُس سے دور رہنے لگ کیونکہ وہ بڑا عجیب ساد کھائی دیتا تھا۔ اسلئے وہ خود کو تھنا اور زد کیا ہوا محسوس کرنے لگا۔ ایک دن چھوٹے پرندے نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا کہ دورہ جلال پرندے آسمان میں اُپر کو اڑ رہے ہیں اور اساد کھائی دیتا تھا کہ وہ اُس کے سر کے اوپر چکر کاٹ رہے اور ایسی آوازیں لگاتے تھے جو کہ مرغیوں جیسی تھیں۔ اُن کی آوازیں جیران ہیں اور بہ کثیر تھیں اور ایسا لگتا تھا کہ وہ اُس چھوٹے پرندے کو اپنے ساتھ ہوا میں اُڑنے کی دعوت دے رہے ہوں۔ وہ پرندے کی دنوں تک اُس کے سر پر چکر

★ لوقا کی انجیل ایک غیر یہودی نے درمیے غیر یہودیوں کو تحریر کی۔

★ یوحنا کی انجیل یہودیوں نے غیر یہودیوں کیلئے تحریر کی۔

مزید بحث

★ روئیوں کی کتاب روئیوں کی سوچ کے انداز کے مطابق لکھی گئی۔

★ میرانوں کی کتاب عبرانی رسم درواج اور سوچ کے مطابق لکھی گئی۔

ہر کتاب کے پڑھنے والوں کی ثقافت اور رسومات (ذیناوی نظریات) کے میں مطابق تحریر کیا گیا تاکہ وہ پاک کلام کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ لیکن انجیل کا پیغام ثقافت کے حافظ سے تبدیل ہوا اور نہ تنقیف سے سمجھوتہ کیا گیا۔

پاسٹر سے پاسٹر

بلطور پاسٹر اور ہنسا نہیں دنیا کے مختلف نظریات سے سمجھوتہ کرنے والا نہیں بننا چاہیے۔ آج کل کئی رہنماء اور پاسٹر ایسے ہیں جو چال کو ظن انداز کرتے ہوئے درمیے عقائد اور نظریات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں تاکہ وہ درمیوں میں قبول کئے جائیں۔ ہمیں اپنے آپ کو موجود دوستیاں اور رسومات کے مطابق اور موزوں بنانے کیلئے خدا کے پاک کلام کو تبدیل کرنا چاہیے اور نہ ہی خدا کے پاک کلام پر سمجھوتہ کرنا چاہیے۔

مثلاً: ”یہ کہنا کہ یہ صرف نبی ہے یا کی خدا اُوں میں سے ایک ہے کیونکہ ثقافت کی خدا اُوں پر ایمان رکھتی ہے۔ اس طرح کی تعلیم سے سمجھوتہ کرنا خطرناک ہو گا کیونکہ یہ بدعت ہے۔ اس سے ہم گناہ کے غلام اور پریشان ہو جائیں گے۔ خدا ایک ہے۔ نجات دہنہ ایک ہے اور اُس کی سچائی کی منادی کی جانی چاہیے۔ یہ کہنا کہ عورت کو گرجا گھر میں اپنے سر کوڑھا لکھنا چاہیے۔ (ریکھیں 1-16) اس بات سے ثقافت دستور کی عکاسی ہوتی ہے جس سے صرف پتہ چلا ہے کہ اُس ثقافت میں خدا کو عزت دینے کا اظہار تھا کہ عورت عبادات کے دوران اپنے سر کوڑھا لکھتی تھی۔ یہ زوجانی تعلیم نہیں ہے کہ عورت عبادات کے دوران سر کوڑھا لکھنے بلکہ یہ ثقافت دستور ہے۔

8- بے خبر نہ رہیں

پلوؤں رسول کر تھس کی کھلیسا کو اپنے پہلے خط کے 12 دیں باب میں تاکید کرتا ہے کہ وہ زوجانی نعمتوں کے بارے میں بے خبر نہیں۔ (۱- کر تھیں 1:12) ”بے خبر نہ رہنے“ کا یہ اصول ہمارے نظریات کے کئی علاقوں پر لا گو ہوتا ہے۔ بے خبر ہونے کے سادہ الفاظ میں معنی ہیں کہ کسی حقیقت یا سچائی کو نہ جانتا یا اُس سے بے خبر ہونا۔ مثال کے طور پر کئی ممالک کی ثقافت میں ایک بات مشترک ہے کہ شوہر حضرات اپنی بیویوں کو پہنچنے ہیں۔ حال ہی میں ایک کافر نس میں ایک خادم نے افسوس 5 باب

لگاتے رہے اور پھر غائب ہو گئے۔

اُس وقت کے بعد سے چھوٹا پرندہ آن بڑے پہ جالی پرندوں کے ساتھ ہوا میں اُڑنے کے بارے میں سوچنے لگیں اُسے معلوم تھا کہ چڑے ہوا میں نہیں اُڑ سکتے۔

کیونکہ وہ زمین پر رہنے والے پرندے ہیں نہ کہ آسمان پر اُڑنے والے!

ایک روز جب کوئی اُسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ اُس نے اپنے پر پھیلائے اور پھر پھڑائے۔ وہ زمین پر سے بڑے شاندار طریقے اور قوت سے اٹھا گیا۔ وہ دراصل اُڑنے سے بہت خائف تھا۔ کیونکہ وہ سوچتا تھا کہ اگر وہ اُڑ ا تو در سب چوڑے اُس کے بارے میں کیا سوچیں گے؟

ہماری شہریت آسمانی ہے۔ ہمارے دنیاوی نظریات پر دنیا کے منفی اثرات پائے جاتے ہیں جن پر باطل کی تبدیل کرنے والی قوت اور کام اور پاک روح کی رہنمائی سے غالب آیا جاسکتا ہے۔

"لیکن خداوند کا انتظار کرنے والے ازسرے نورور حاصل کریں گے۔ وہ عتابوں کی مانند بال و پیر سے اڑیں گے وہ دُڑیں گے اور نہ جو کیوں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے"۔
(یسوعہ 31:40)

خدا نے سچوں کو عقاب بننے کیلئے نمایا ہے تاکہ چڑے! اگرچہ ہم دنیا میں ہیں لیکن ہم دنیا کے نہیں ہماری شہریت آسمانی ہے۔ ہمارے دنیاوی نظریات پر دنیا کے منفی اثرات پائے جاتے ہیں جن پر باطل کی تبدیل کرنے والی قوت اور کام اور پاک روح کی رہنمائی سے غالب آیا جاسکتا ہے۔

حقیقت میں یہ ایک بڑی دلچسپی ہو گی جب ہم اپنے آپ کو۔ اپنے گھر انوں۔ اپنی کلیساوں اور فنیز کو خدا کی نکاح سے دیکھا شروع کریں گے۔ یہ ہے جو باطل کا نقطہ نظر ہے اور جو کرتا ہے کہ ہماری شہریت آسمانی ہے۔ ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں اُس کو آسمانی نقطہ نظر سے دیکھنا۔ خدا کی بادشاہی کے کام میں اپنی جگہ تلاش کرنا جبکہ ہم پاک روح کے دلیلہ یوں کی صورت پر تبدیل ہوتے جاتے ہیں۔ میری آپ کیلئے ذعا ہے کہ: "اور تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اُس کے بدلانے سے کسی کچھ امید ہے اور اُس کی میراث کے جلال کی دولت مقدسوں میں کچھ کچھ ہے۔" (انسیوں 18:1) آمین۔

روزانہ وفاداری سے باطل مقدس بھی پڑھا کریں۔ کیونکہ خدا کے کلام میں آپ کے دل کی باتیں عیان کرنے کی قوت پانی جاتی ہے۔ (عبرانیوں 12:4) پھر جو آپ کلام میں پڑھتے ہیں اُس پر عمل کریں۔ تاکہ آپ کلام پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ (یعقوب 22:1)

پس اُس نے زمین تک محدود رہنے والا چڑہ بننے رہنے کی بجائے آن بڑے پرندوں کی مانند آسمان میں بلندیوں پر پرواز کرنے کا پوشیدگی میں خواب دیکھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ بڑے پہ جالی پرندے پر پھر واپس آگئے اور اُس چھوٹے پرندے کے سر پر چکر لگانے لگ گئے۔ اگرچہ وہ بہت بلندیوں پر پرواز کر رہے تھے لیکن پھر بھی وہ اُن کی آواز اُن سکتا تھا جو اُسے کہہ رہے تھے "آؤ ہمارے ساتھ ہو اُس پر واڑ کرو!"۔ اُس چھوٹے پرندے کے ساتھ ایک عجیب واقعہ ہوا۔ اُس نے اچاک اپنے کندھے پیچے کی طرف کے اُس نے اپنے پر پھیلائے اور قوت اور قدر اپنی جودہ اپنے پدن میں رکھتا تھا۔ جس کا اُسے علم رکھتا اُنے لگا اس درج پر اپنی آنکھیں کاڑتھو اچک دار اُر ان کرتا ہوا وہ جلدی اُن دو بڑے پرندوں کے پاس فضا میں پہنچ گیا۔ جب وہ اُن کے درمیان پہنچا تو اُسے محسوس ہوا کہ وہ اُن جیسا ہے۔ وہ بڑے خوبصورت۔ قوت والے اور بُرے جالی تھے۔ اچاک اُسے پتہ چلا کہ میں چڑہ نہیں ہوں میں عقاب ہوں اجب اُسے محسوس ہوا کہ جس جگہ کا وہ رہنے والا ہے وہ اُس جگہ پہنچ گیا ہے تو وہ بہت خوش ہوا۔ زندگی میں ہی بار اُس نے چاپیا را در قبولیت کو محسوس کیا۔ دو بڑے پرندوں میں سے ایک نے چھوٹے پرندے سے کہا: "ہم جی ان ہیں کہ آپ کو ہم میں شامل

پا ستر سے پا ستر

پا ستر خدا کی طرف سے زوجانی مقام دیتے جانے کے بارے میں نے ایمانداروں کو سکھانے اور تربیت دینا اسی لئے بہت ضروری ہے۔ ان کیلئے جاننا ضروری ہے کہ خدا کون ہے اور اُس نے یسوع کے دلیل سے ان کیلئے کیا کچھ کیا ہے اور وہ ان سے کیا توقع رکھتا ہے۔ انہیں یہ کہنا چاہیے کہ وہ بطور خدا کے پیارے بننے کے طرح کام کریں اور بطور اُس کے ایچی کس طرح رسمی زندگی پر کریں۔

ہمیں انہیں چھوٹے بچوں کی طرح "یسوع میں بچے" زوجانی خوارک کھلانے۔ سکھانے اور تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ بطور خدا کے چواہے یہ ہمارا بینادی بنا دا ہے۔ (۱- پطرس ۳: ۹) یہ پاسانی کردار ایک عظیم بنا دا ہے اور جس پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ خدا نے بھیڑوں کی ذمہ داری ہمیں سوچی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں زوجانی خوارک ہمیا کریں اور خداوند کے ساتھ چلتے کی راہنمائی کریں۔ اس کام کیلئے ہمیں ذہین۔ باصلاحیت یا بہت زیادہ تعلیم یافت ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن ہمیں موی کی طرح وفادار ہونا چاہیے۔ (عبرانیوں ۲: ۳) بطور پا ستر بھیڑوں کو پیار کرنا اور انکی ہر طرح سے رکھوائی کرنا چاہیے۔ (اعمال ۲۷: ۲۹) ہمیں اپنے گلہ کی محبت سے خدمت کرنی چاہیے۔ ان کی مد کرنی چاہیے کہ وہ بطور آسمانی باپ کے بیٹے اور بیٹیاں بالغ ہوں اور ترقی کریں۔ بطور کلیسا ای رہنماء ہمیں خود کو بھیڑوں کا عظیم اور وقاردار چروایا ثابت کرنا چاہیے۔ ہمیں ہمیشہ انہیں پاک کلام کی ذرست تعلیم دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے آسمانی باپ کی پہچان میں آگے ہو جیں۔ ہمیں ایک دن حساب دینا ہو گا کہ ہم نے کتنی وفاداری سے اس پاک بنا دے پر عمل کیا۔ (عبرانیوں ۱۳: ۱۷)

(۱- پطرس ۴: ۲- ۵)

پا ستر سے پا ستر

گلتوں ۸: ۴ پلوں رسول لکھتا ہے: "لیکن اُس وقت خدا سے نیا اتفاق ہو کر تم ان معبدوں کی غلامی میں تھے جو اپنی ذات سے خدا نہیں۔" پھر پلوں رسول لکھتا ہے: "... ضعیف اور نکسی ابتدائی باقتوں" (گلتوں ۹: ۴) پلوں واضح طور پر پاک زوجہ کی مدد سے شیطانی قوتوں کا قطیل نہیں (انسانی) رسمات اور فلسفے سے جوڑتا ہے۔ لوگ جب نہیں ہوتے ہیں تو ان پر شیطان کی چکرانی نہیں ہوتی۔ بہر حال شیاطین نے ہمیں بھی جوئے انسانی نہاب ایجاد کئے ہیں اور ان کے دھوکوں کی غلامی نے خدا کی خلائق کو تباہ دہرا دکھ دیا ہے۔

تاہم جب شیطان اور اُس کی قوتوں کا مقابلہ خدا کی پچھی قوتوں ہوتا ہے تو وہ فکر مند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قوت کا زور صلیب پر ثبوت پکا ہے۔ (کسیوں ۱۵: ۱- ۲؛ عبرانیوں ۱۴: ۲؛ یوحنا ۸: ۳- ۱؛ ۴: ۴) وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ ابدالاً بادعاً دب میں ڈال دیتے گئے ہیں۔ (مکافہ ۱۰: ۲۰) خدا نے یسوع کو ہمیں نیاز نہ ہب۔ فلسفہ یا نہیں! رسمات دینے کیلئے ڈیا میں نہیں بھیجا بلکہ خدا کی زندگی دینے آیا۔ (یوحنا ۱۰: ۱۰) یہ زندگی پاک زوجہ کی قوت سے سچ (کسیوں ۱۸: ۵) کرتا ہے تاکہ اُس کا کام کیا جائے۔ اور ابدی اور زندہ امید کا احساس ہو۔ (۱- پطرس ۱: ۳- ۹) یسوع کے دلیل سے ہم جھوٹے نہاب اور فریب یعنی کرڈیاولی ابتدائی اور کمزور باقتوں سے آزاد کے جا چکے ہیں تاکہ خدا کے پیارے بیٹے کی سچائی اور روشنی میں چلیں۔ (کسیوں ۱: ۱۳) ہمیلیو یا ہا

پا ستر سے پا ستر

ہم سب ایسے زوجانی رہنماؤں کے بارے میں جانتے ہیں جو خدا کے مرضی کے مطابق بنا تے گئے اور خدا نے انہیں بھر پور طور پر استعمال کیا۔ خدا نے انہیں اچھی نعمتیں اور ملاجیتیں دیں تھیں۔ اُس نے انہیں اپنی خدمت کے کام اور دوسروں کی اُس کے ابدی مقاصد کیلئے چینتے کیلئے استعمال کیا۔

لیکن ان سب باقتوں کے باوجود انہوں نے بے دینی کو اپنے دلوں میں داخل ہونے دیا۔ اکثر اوقات غرور یا خود غرضی اُن کی زندگیوں میں داخل ہو گئے جس کا علاج نہیں کیا گیا۔ جلد ہی وہ مختلف گناہوں میں گھر گئے مثلاً پیسوں کی چوری کو ذرست قرار دینا۔ جسی بداعلاقی۔ اپنے گھر انہوں کو چھوڑ دیا یا دوسرے جسم کے کاموں کو ترجیح دی۔ انہوں نے اپنے عہدوں۔ القاب اور عزت سے محبت کی۔ "کیونکہ وہ خدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا چاہتے تھے۔" (یوحنا ۱۲: 43) خداوند کی خدمت کرنے کے بجائے دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ کچھ وقت کیلئے ایسا لگ کر رہنماؤں کو خدمت کا میاںی سے ہو رہی ہے لیکن وہ دراصل لوگوں اور جنی کہ خدا کے ساتھ بھی نہیں بازی کرتے ہیں۔ لیکن خدا انہیں میں نہیں اڑایا جاتا۔ (گلتوں ۶: ۸، ۷: ۶) نہیں خدا اگناہ اور سرکشی کے بارے میں نزدی بر تھا۔ (عبرانیوں ۱۲: ۳- ۱۵؛ یہوداہ ۸- ۱۱) گناہ آلو دہ رویہ سے خطرناک نہایت برآمد ہوتے ہیں حتیٰ کہ جاتی آتی ہے۔ (یعقوب ۱: ۱۳- ۱۵) یہ بات سب پر بیشوں کلیسا ای رہنماؤں کے لگو ہوتی ہے۔

ہے کہ اپنے خاندان کی ضرورتیں پوری کرنا۔ اُن کی پروش کرنا اور ان کو خداوند کی راہوں کی تعلیم دینا۔ (استھا 7:6) پس پاک کلام کو روشنی میں نشری کا کام خداوند کے ساتھ آپ کی شخصی تعلق اور یہوی بچوں کی ذمہداریوں کے بعد آتا ہے۔ بالغاظ دیگر کبھی ترجیح انسان کا خدا کے ساتھ شخصی تعلق اور گھر بیو ذمہداریاں ہیں اور دوسری اور آخری ترجیح خدمت کا کام ہے۔

اگر آپ کی ازدواجی زندگی یا پس پتے نظر انداز کے جاتے ہیں تو آپ کلیسا اپنی رہنمائی کے لائق نہیں ہیں۔ (۱- تھیس 1:3-5) خاندان اور بچوں کے بارے میں غفلت بر حتف کا مزید بدتر نتیجہ یہ نکالتا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور اُس کے منسوبوں کو حاصل کرنے کے ناقابل اور نارضامند ہو جاتے ہیں۔

گھرانے اور خدمت کے کام کے مابین توازن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص اسے خوش اسلوبی سے سڑا جام نہیں دیتا۔ لیکن ہمیں ہمیشہ اپنی زندگی میں خدا کی ہدایات کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ہدایات اُس کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ پس پاک کلام کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کو اپنے خاندان کی راہنمائی کیلئے خدا کی ترجیحات اور معیاروں کا پتہ چل سکے۔ (افسیوں 4:1-6؛ گلکسیوں 2:3، 13:2، 14:1-3؛ پطرس 7:1-3؛ اور ملاکی 16، 20:3)

پاشر سے پاشر

عزیز پاشر ایادِ حکیم کہ پاک روح آپ کو کوئی ایسا کام کرنے کیلئے رہنمائی نہیں کرے گا جس سے خدا ناخوش ہو یا پاک کلام کے بر عکس ہو۔ پاک روح بطور مستیث کا تیرا اقتوم (تیر افرود) ہمیشہ خدا کے کلام کی تصدیق کرے گا اور پاک کلام کی تابع فرمائی کرنے کی ہدایت کرے گا۔

اگر آپ محبوں کریں کہ پاک روح آپ کو کچھ کرنے کو کہرا ہے تو بہتر ہو گا ایسے لوگوں سے صلاح لیں جو تکمیل ایمان میں بالغ اور کلام کو خوب جانتے اور سمجھتے ہوں۔ (امثال 6:24؛ 14:11) ایسے صلاح کاروں کا انتخاب کریں جو خدا کے کلام کے تابع فرمائی اور قادر ہوں۔ ایسے لوگوں کی تلاش کریں جو آپ کی کیوں اور خامیوں کے بارے میں دلیری سے آپ کو بتائیں۔

آپ کو اس بات کا بھی یقین ہو کہ جو کچھ آپ پاک روح کی طرف سے ہدایت پا رہے ہیں وہ خدا کے کلام کے میں مطابق ہو۔ مثال کے طور پر پاک روح کبھی بھی وہ چیز لینے کو نہیں کہے گا جو آپ کی طبیعت نہیں ہے کیونکہ پاک داشت طور پر بتاتی ہے کہ چوری نہ کر۔ (خروج 15:20؛ افسیوں 4:28)

گناہ کی وجہ سے پاشر حضرات اور برادری میں کلیسا کی گواہی خراب ہوتی ہے۔ کئی گھرانے ذکار اور مصیبت میں متلا ہوتے ہیں اور جن لوگوں کو رہنمائی کی ناکامیوں کے بارے میں پتہ چلتا ہے وہ بھی ذکری اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ بے شک شیطان کلیسا اپنی رہنمائی کو آزمائشوں میں ڈال کر جاہد بر باد کرتا رہتا ہے۔ (لوقا 31:22) لیکن گناہ کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اسکا آغاز دل سے ہوتا ہے۔

(ستی 12:15، 34:19-20؛ پطرس 2) جب ہمارے دل پورے طور پر خدا کے وفادار اور تابع فرمان نہیں ہوتے تو ہمارے دلوں سے خداوند کی موجودگی اور حضوری ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم پورے طور پر اپنے دلوں کو خداوند کو دیں تو وہ ہمارے آگے آگے چل کر ہماری راہوں کو تیار کرے گا۔ (۱- سموئیل 3:7؛ امثال 5:3)

پس پاشر حضرات اپنے دل کی خلافت کریں! (امثال 4:23) روزانہ اپنے دل کو دعا میں خدا کے تابع کریں اور اُس سے کہیں کہ وہ آپ پر اپنی کمزوریاں۔ گمراہیاں یا جسمانی خواہشوں کو ظاہر کرے جو آپکے دل میں جڑ پکڑ رہی ہیں۔ ہم اپنے دل کو نہیں جانچ سکتے۔ (بریماہ 17:10، 9:10)

لیکن خدا ہمارے دلوں پر لگا رہ کھاتا ہے۔ (۱- سموئیل 16:7) اور پاک روح کی قوت سے ہم پر ظاہر کر کے ہمیں رہائی دے سکتا ہے۔

روزانہ وفاداری سے باکل مقدس بھی پڑھا کریں۔ کیونکہ خدا کے کلام میں آپ کے دل کی باتیں عیاں کرنے کی قوت پائی جاتی ہے۔ (عبرانیوں 12:4) پھر جو آپ کلام میں پڑھتے ہیں اُس پر عمل کریں۔ تاکہ آپ کلام پر عمل کرنے والے ہن جائیں۔ (یعقوب 1:22)

پاشر سے پاشر

جب کسی کے والدین اسے نظر انداز یا زدیا ترک کرتے ہیں تو وہ سوچتا ہے کہ وہ خدا اور دوسرے لوگوں کے خذدیک غیر اہم اور بے کار انسان ہے۔ پس اے پیارے پاشر بھائی میں آپ کو نصیحت کرنا ہوں کہ آپ اپنی نشری کی مصروفیات کو اتنا زیادہ نہ بڑھائیں کہ آپ اپنی اوقیان تین ذمہداری کو پورا کرنے میں ناکام ہو جائیں۔ یعنی کہ آپ اپنے یہوی اور بچوں کو وقت دینا چھوڑ دیں۔ باکل مقدس واضح طور پر بتاتی ہے کہ آپ کا خاندان اور ازدواجی زندگی آپ کی نشری سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ (افسیوں 5:22-33) خداوند کے ساتھ آپ کی شخصی تعلق دراری آپ کی زندگی کیلئے اول درجہ رکھتی ہے۔ لیکن اگر آپ کا شادی شدہ ہیں تو یہوی آپ کی دوسری ترجیح ہے۔ اگر آپ کے سچے ہیں تو ان کی گنبداشت کرنا آپ کی تیری ترجیح ہے۔ اس کا مطلب

کیا آپ اپنے اعمال رسالے کی رکنیت کی تجدید کروانا چاہتے ہیں؟

آپ اپنے اعمال رسالے والے لفافے پر لگے ہوئے بیبل کو دیکھیں
بیبل کے دائیں جانب "EXPIRE" کے بعد تاریخ (ماہ/سال) درج ہے۔ حساب لگانے سے اگر یہ تاریخ آج کے دن سے لیکر چھ ماہ سے کم
بیش ہے تو ہم آپ کو اپنی رکنیت کی تجدید کروانے کی ضرورت ہے۔
آپ کو اعمال کا ہر شمارہ حاصل کرنے کیلئے اپنی رکنیت کی تجدید کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو اپنی رکنیت کی تجدید یا اس وقت کروانی ہو گی جب
آپ کی رکنیت ختم ہونے میں چھ ماہ باقی رہ جائیں۔

مندرجہ ذیل طریقے سے آپ اعمال رسالہ حاصل کرنے کیلئے اپنی رکنیت کی تجدید کر سکتے ہیں۔

☆ اعمال کے مندرجہ ذیل تجدیدی فارم کو کاٹیں۔ ☆ تجدیدی فارم پر دی گئی تمام پہلویات پر عمل کریں۔ (ہاں یا نہیں کے گرد وائرہ بنائیں)

☆ تجدیدی فارم پر دیئے گئے ہر سوال کا جواب دیں اور اسے صاف صاف لکھیں۔ ☆ اور اسے درج ذیل پر پر ارسال کرویں۔

تو یہ اعمال رسالہ کوئی خط و خطابت کا کوئی نہیں ہے۔ اعمال رسالہ پر منہ کے بعد آپ کوئی منہ نہیں حاصل کریں گے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اس رسالے سے یہی مفید باتیں حاصل کریں گے۔ یعنی کہ بیبل کی روشنی میں تعلیم اور خدمت کرنے کی عملی تربیت اس رسالے کو پڑھنے سے آپ کو تعلیم دینے۔ خدمت کرنے اور دوسروں کو گواہی دینے میں مدد ملے گی۔ ایشیا۔ لاطینی۔ امریکہ اور افریقہ کے رہنماؤں کو یہ رسالہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ کلیسا یا کوئی رہنماء اعمال رسالہ دو سال کیلئے حاصل کرتے ہیں اور پھر یہ سمت ختم ہونے کے بعد انہیں اپنی رکنیت دو سال کیلئے دوبارہ تجدید کروانی ہوتی ہے۔

اعمال رسالے کا تجدیدی فارم / کتاب چڑواہے کا عصا کیلئے درخواست فارم اہاں یا نہیں پر نشان لگائیں

1- میری اعمال رسالے کے حضول کیلئے 6 ماہ بعد رکنیت ختم ہونے والی ہے اس نے مجھے اس کی تجدید کروانی ہے۔ ہاں یا نہیں

2- میرے اعمال رسالے کا بیبل نمبر _____ ہے رکنیت ختم ہونے کی تاریخ _____

3- میں پاکستان میں بکھیساںی رہتا ہوں۔ میں کم از کم بخت میں ایک بار 20 افراد یا اس سے زائد افراد کو بیبل کی تعلیم دیتا ہوں۔

4- کیا آپ کے پاس کتاب "چڑواہے کا عصا" کی ایک عدد کا پی ہے؟

5- کیا آپ کتاب "چڑواہے کا عصا" کے حضول کیلئے درخواست کر رہے ہیں؟

6- اپنے کمل نام اور پرائیویٹ نام:

میرا آخری نام _____

میرا اڈاک کا پتہ _____

شہر _____ صوبہ _____ ملک _____ میرا کلیسا یا مسجد یا مداری _____

وخط _____ تاریخ _____

7- کیا اعمال میں تحریر تعلیم با آسانی سمجھا آتی _____ سمجھنے میں مشکل ہے _____ مددگار _____ مددگار نہیں _____

اگر صفحہ پر آپ اپنی گواہی یا اثاثات ایک اگر صفحہ پر لکھ کر تہیں بھیجنیں۔

فارم کو اس پر یہ پارسال کریں:

لیکنڈر مر فراز

CELL # 0323-3285838

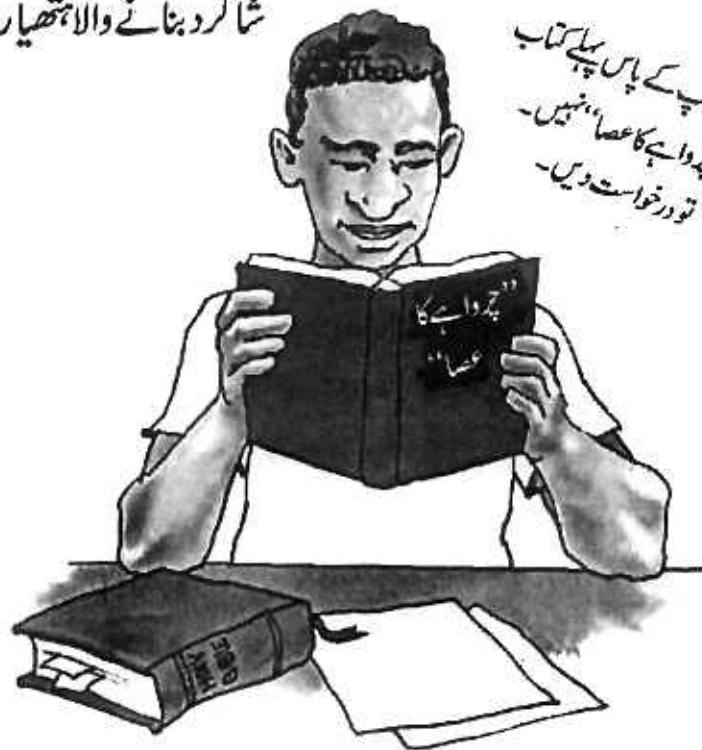
مکان نمبر 29/7 ڈرگ روڈ کینٹ بazaar۔ کراچی۔ 50350

کلیسیائی رہنمای توجہ فرمائیں!

کیا آپ پاک کلام کو کتاب بنام "چروابے کا عصا" کی مدد سے مطالعہ کرتے ہیں جو کہ ورلڈ میپ کا شاگرد بنانے والا ہتھیار ہے؟

کئی لوگ "چروابے کا عصا" گواہیک مکمل بائل سکول سمجھتے ہیں۔ یہ کتاب 1200 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے کلیسیا رہنماؤں کی تربیت اور کلام سے لیس کرنے کیلئے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں کئی مصنفوں کی تحریر ہیں جو پاک روح کی معموری سے بائل مقدس کی روشنی میں لکھی گئیں ہیں۔ اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں ایشیا، افریقہ اور لاٹینی امریکہ کے کلیسیائی رہنماؤں کی روحانی ضروریات کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا گیا ہے۔

اگر آپ رسالہ "اعمال حسنہ" کیلئے قاری ہیں اور آپ نے انہیں بک "چروابے کا عصا" حاصل نہیں کی تو ابھی اسکے حصول کیلئے درخواست دیں



اگر آپ کے پاس پہلے کتاب
"چروابے کا عصا" نہیں۔
تو درخواست ویس۔

چروابے کا عصا مشتمل ہے:-

(1) نئے ایمانداروں کیلئے تربیتی دستی کتاب جس میں ایسے مقامیں پائے جاتے ہیں جنہیں آپ نور یادوں کو سکھا سکتے ہیں۔

(2) کلید الکتاب جس میں بائل کے بڑے موضوعات کے بارے میں بڑاروں حوالہ جات درج ہیں تاکہ آپ انگلی مدد سے درسروں کو بائل کی تعلیم دے سکیں۔

(3) رابنسماون کیلئے تربیتی رابنخا جس میں کلیسیائی رہنماؤں کیلئے بہترین تربیتی مواد ہے جسے ورلڈ میپ نے گذشتہ میں سال سے زائد عرصہ میں اکھا کیا۔

مندرجہ بالا سب چیزیں سمجھا کر کے ایک کتاب بنائی گئی جگہ کام "چروابے کا عصا" ہے۔ اس کتاب کو حاصل کرنے کیلئے آپ صفحہ نمبر 68 پر دیئے گئے درخواست فارمہنڈر کے دیئے گئے پتہ پر ارسال کر دیں۔

نامکمل درخواستیں قابل قبول نہ ہوں گی۔ اس لئے تمام مطلوب معلومات فراہم کرنا نہ بھولیں۔